انوار الامانی

تألیف

سید علی حسین عفی عنہ

Marfat.com

کتاب ہذا کے جملہ حقوق بطور حق کاپی رائٹ محفوظ ہیں - کوئی صاحب اس نام پر کلاً یا جزواً قصد طبع نہ فرماویں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اکبر

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ

یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنیوالوں کیلئے

انوارِ لاثانی

سنہ ۱۳۶۴ھ

رمضان المبارک

یعنی سوانح حیات محبوبِ سبحانی قطبِ ربّانی غوثِ صمدانی عارفِ حقّانی مقبولِ بارگاہِ رحمانی حضرت قبلہ حاجی پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی - قادری - مجددی - علی پوری - محلّہ مغزلی - ضلع سیالکوٹ

مصنفہ و مولّفہ

خادم الفقراء محمّد رفیق ابن محمّد اسماعیل کھوکھر
کوٹلی لوہاراں شرقی (سیالکوٹ)

تعداد ۱۰۰۰

مطبوعہ حجازی پرنٹنگ پریس لاہور

حجازی پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد اسمٰعیل پرنٹر چھپوا کر سید علی حسین شاہ صاحب نے علی پور شریف ضلع سیالکوٹ سے شائع کیا۔

Marfat.com

نذر

53495

ایک فقیرِ بے نوا حُسنِ عقیدت کے سدا بہار پھول
(یعنی اپنی ناچیز تالیف) جگر گوشۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضور
سیّدۃ النساء خاتونِ جنّت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ اقدس
میں نہایت ادب و احترام سے پیش کرتا ہے۔

محمد رفیق عفی عنہ

Marfat.com

گذارش

جدنا و مرشدنا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات کو اللہ جل شانہٗ نے وہ مرتبہ کرامت فرمایا تھا کہ آپ کے مقامات کا صحیح ادراک اور بیان فی الحقیقت ایک مشکل کام ہے۔ کیونکہ کیفیاتِ قلبی اور مشاہداتِ روحانی کو سمجھنا اور انہیں لفظی جامہ پہنانا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے حضور کی ذاتِ بابرکات کے متعلق تو اتنا عرض کرنا ہی کافی ہے۔ کہ "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب"

روحانی تعلق رکھنے والے اپنی استعداد کے مطابق اس آفتابِ رشد و ہدایت سے استفادہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔

حضور کے فیض کو عام کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آپ کے سوانح حیات اور ملفوظات طیبات مرتب کر کے شائع کر دیئے جائیں۔ مگر یہ کام نہایت ذمہ داری کا تھا۔ ہر ایک بات کی تحقیق اور تدقیق درکار تھی۔ تاکہ جو کتاب مسترشدین کے ہاتھ میں آئے۔ اس کی ہر ایک بات اور ہر ایک واقعہ مصدقہ ہو۔ عزیز محمد رفیق سلمہٗ نے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور خداوند پاک نے اس بابرکت خدمت کے لئے انہیں منتخب فرما لیا۔ میں نے معتبر خلفاء اور مریدین سے صحیح حالات اور واقعات کے مسودات حاصل کر کے عزیز مذکور کو دے دیئے۔ جس نے انہیں مناسب عبارت میں تحریر کر کے طباعت کے قابل بنا دیا۔

میں نے اس کتاب کو دوبارہ تمام و کمال پڑھا ہے۔ تمام واقعات بالکل صحیح اور درست ہیں اور رطب و یابس سے مبرا ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز حضور کے عقیدت مند بالخصوص اور تمام مسلمان بالعموم اس کتاب کے مطالعہ سے بے انتہا فیوض و برکات حاصل کریں گے۔

Marfat.com

اِس کتاب کی طباعت میں دیر کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ بعض مریدانِ باخلاص اور عقیدتمندانِ خاص نے کچھ مالی مدد اِس کتاب کی طباعت کے لئے فرمائی تھی۔ وہ روپیہ جن جن صاحبوں کے پاس لبطور امانت پڑا تھا وہ بندہ کو نہیں پہنچا تھا۔ اگرچہ اب تک بھی یہ امانت نہیں پہنچائی گئی مگر بندہ زیادہ انتظار نہ کرتے ہوئے توکل بخدا اُس کی اشاعت پر آمادہ ہوگیا۔ اور خداوندپاک نے اپنے کمال کرم سے اُس کی طباعت کا بندوبست فرما دیا۔ اب یہ مُبارک کتاب آپ کے سامنے ہے۔ جس میں مندرجہ واقعات کے صحیح اور مُستند ہونے کا بندہ کامل طور پر ذمہ دار ہے۔ اب اگر کوئی دوسرا شخص غیر مستند اور رطب و یابس سے بھری ہوئی کتاب اِس موضوع پر پیش کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ حضور کی شان میں انتہائی بے ادبی کا مرتکب ہوگا۔ اور یارانِ طریقت میں تفریق اور بدعقیدگی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ عزیز محمد رفیق کی ان مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے۔ اور اُسے حضور کے فیوضات سے مالامال کرے۔ (ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد)

سید علی حسین عفی عنہٗ
(سجادہ نشین دربار علی پور)

Marfat.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلیّ العظیم ونصلّی علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ ذوی المجد والتعظیم

سب تعریف وثنا اُس ذات مستجمع الصّفات کے لئے ہے جس کی یافت حدِ ادراک سے ارفع واعلیٰ ہے۔ وہ ذات جس نے انسان کو ایک مشتِ خاک سے بنایا۔ اور خلعتِ اشرف المخلوقات سے ممتاز فرمایا۔ اور اپنے خاص بندوں پر اپنی صفات و تجلّیات کے پرتو ڈال کر اپنی یاد کے لئے مخصوص کرلیا۔ اور ان کے دلوں کو نورِ معرفت سے منوّر کیا۔ اور علوم لدنّی کے باب اُن پر وَا کئے۔

جس کو چاہیں خود بُلا لیتے ہیں آپ
ڈھونڈھتا پھرتا ہے کوئی کُو بکُو۔

اے ربّ العالمین سزاوارِ حمد وثنا تیری عظمت وجبروت کے حضور میں سجدہ شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے ایک حقیر وذلیل انسان کو ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور بغیر کسی علّت کے قبول فرمایا۔ قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بِلَا عِلَّۃٍ اے اللہ عزوجل کماحقۂ تری حمد وثناء بیان کرنے سے ازبس عاجز ہوں۔

خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست

یااللہ تو ہی میرے مافی الضمیر سے واقف ہے معبود اور حاجت روا ہے۔ میرا یہ عمل تیری ہی خوشنودی کے لئے ہے۔ تیرے برگزیدہ اور پارسا بندوں کی محبت محض تیرے

Marfat.com

لئے ہے۔ الہٰی اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد تری حمد بیان کرنا ہے۔ اور تیرے برگزیدہ اور مقبول انسان کی روشِ زندگی اُس کے متوسلین کے علاوہ ہر مسلمان تک پہنچانا ہے کہ اُن کے طرزِ عمل کو دیکھ کر یہ حقیقت منکشف ہو کہ قرآنِ پاک و حدیث شریف پر عمل پیرا ہو کر اور کسی کامل و اکمل ولی سے رابطہ رکھنے سے انسان فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔

الہٰی خلقت کو تیری طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ اگر کوئی کم فہم اس تالیف سے کوئی اور مطلب لے تو وہ اُس کی اپنی سمجھ ہوگی۔

اے غفور الرحیم۔ میں سراسر غلطی اور ہیچمدان ہوں۔ میرے اغلاط واسقام اور نافہمدگیوں کو تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَانَا۔

الٰہ العالمین دل و دماغ اور سینہ کو اتنی وسعت بخش کہ تیرے سب انعام واکرام اور نور و تجلیات سے بہرہ اندوز ہو سکوں۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَآ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

درود لامحدود ذات اقدس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر کہ جس کے طفیل سب عالم و عالمیاں کو پیدا کیا گیا۔ وہ ذات جس نے خطا کار و خطا کوش انسان کی تربیت اور اصلاح فرما کر حق سبحانہٗ تعالیٰ کے نور پاک سے رُو شناس فرمایا۔ اور انعام واکرام اور معرفت سے بہرہ اندوز ہونے کی تعلیم دی۔ اور رحمۃ اللعالمینی کی نورانی خلعت اوڑھ کر بندگانِ خدا کی تربیت فرمائی۔ اور فرما رہے ہیں۔

مقامش عبدہٗ آمد ولیکن ❖ جہانِ شوق را پروردگار است

حضور پُرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دلوں کا نور و سرور اور ایمان ہے۔ خداوند کریم ہر مومن کو آپ کی محبت کا خزینۂ بے بہا عطا فرمائے۔ میں آپ کی خدمتِ پاک

Marfat.com

میں درود وصلوٰۃ کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کے اہل بیت اطہار وجمیع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر۔ چوں کہ یہ کتاب خدا کے برگزیدہ ولی کی نقشِ حیات ہے۔ لہٰذا یہ نقیر ہر ولی کی بارگاہ میں اپنی عقیدت پیش کرتا ہے اور راہِ طریقت کے ہر سلسلہ کی تعظیم کو واجب جانتا ہے۔ خاصکر نقشبندیہ مجددیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ اور چشتیہ کا تو دلدادہ ہے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی سید شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ وسیدنا ومولانا مجدد الف ثانیؒ وسیدنا ومولانا معین الدین اجمیریؒ وسیدنا و مولانا حضرت علی الہجویریؒ (داتا گنج بخش صاحب لاہوری)، اور شاہ شرف الدین بوعلی قلندرؒ اور حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ دہلوی اور سیدنا امام علی الحق صاحبؒ شہید سیالکوٹی رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے تو ایک خاص اُنس ہے۔

اما بعد۔ میں اپنی عمر کی تقریباً اٹھارھویں منزل میں تھا۔ کہ مرشدِ کامل کی جستجو نے بے قرار کیا۔ دعا تھی کہ کوئی ایسا مردِ کامل نصیب ہو جس کی توجہ سے غنچۂ دل کھل جائے۔ کوئی ایسا آفتاب میسر ہو جس کی ضیاء سے شبِ زندگی ہمیشہ کے لئے پُرنور ہو جائے۔ مجھے تلاش تھی ایسے آئینہ کی جو تجلیاتِ الٰہی کو دلوں پر لا سکے۔ میرا ذوق وشوق اس بقاباللہ ولی کی جستجو میں تھا جس کے دامنِ پاک میں آنے سے موت کا کھٹکا نہ رہے۔ کسی زندہ مرد کی تلاش تھی جو زندہ کر دے۔ جوئندہ یابندہ۔ وہ دن میرے لئے کتنا سعید تھا۔ جب کہ میں اور میرا دوست محمد یعقوب آپ کے دستِ حق پرست پر بوسہ زن ہو کر بیعتِ تقویٰ وتوبہ سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد آپ کے دربارِ پُرانوار پر تو ہم پروانہ وار حاضر ہوتے رہے مگر اس شمعِ پُرضیاء کو دعوت تشریف آوری دینے کی ہم میں جرأت نہ تھی۔ آپ کے تبلیغی اور نور کو تقسیم کرنے والے دوروں کا حال سُن کر دل میں اشتیاق کی چنگاریاں سُلگتیں۔ مگر وائے احساسِ کمتری کہ حروفِ مدعا زبان تک نہ آتے۔

Marfat.com

مگر اللہ والوں سے کیا پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ علاقہ گجرات میں سفر کر رہے تھے کہ معاً کوٹلی کی طرف رُخ کیا اور شہر غریباں سے خاموش گذرنے کو فرمایا۔ مگر

گر بیائی بسرِ تربتِ ویرانۂ ما

بینی از خونِ جگر آب شُدہ خانۂ ما

محمد خاں (آچھ گوچھ) والوں کے اشارے نے مجھے چونکا دیا۔ اور میں نے اُس شاہ معظم کی سواری کو جا لیا۔ وہ رحمت کردگار تھی جو اُس دن ہمارے ہاں آئی۔ یہ دن بھی کتنا مبارک اور نور افشاں تھا جس کی یاد تا دمِ واپسیں نہ بھولے گی

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ است	افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است

ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را	کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

اسی دن اس قطب الاقطاب نے ہمارے رہائشی مکانوں کی بنیاد رکھی۔

میرے گھر دولتِ کونین خود آئی چل کر

میں ہوں اور اُس کی تمنائے ہم آغوشی ہے

آج کا دن بھی بہت ہی مبارک و بابرکت ہے جبکہ میں دلِ مضطرب اطمینان و سکون سے لبریز پاتا ہوں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر سعادت و خوش نصیبی کی اور کیا بات ہوگی کہ میں اس برگزیدہ ہستی کی خدمت سے پورے طور پر سبکدوش ہو رہا ہوں جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی منظورِ نظر اور اپنے وقت کے اولیائے عظام و صوفیائے کرام کے دائرہ کی قطب اور مرجع ہر خاص و عام تھی۔

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح حیات قلمبند کرنے کا محرک ایک مبارک رویا ہے۔ اور حقیقتاً یہ آپ ہی کی نظرِ کیمیا اثر کا کرشمہ ہے کہ مجھ ایسے ناکارہ و ہیچمدان اور گمنام انسان کے ہاتھوں سے اتنا بڑا کام انجام پایا ورنہ من آنم کہ من دانم۔ الحمد للہ اُس مبارک رویا کی تعبیر آج میرے سامنے ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ

Marfat.com

مَنْ يَّشَآءُ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان پاک بھی کس قدر مبارک اور عالی حوصلہ ہے کہ انھوں نے ایک فقیر بے سر و سامان کو اجازتِ تالیف دے کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

سیّدنا و مولانا حضور صاحبزادہ سید شاہ علی حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے نہایت محنت اور کوشش کے ساتھ مسوّدات فراہم کئے اور پھر اس فقیر بے مایہ کو جن دشوار گذار مراحل سے گذرنا پڑا وہ حضور صاحبزادہ صاحب مد اللہ ظلہ العالی کی چشم بینا و قلب بصیر سے پوشیدہ نہیں۔

جامِ جہاں نما ہے ضمیرِ منیرِ دوست
اب کیا سمجھ کے عرضِ تمنّا کرے کوئی

سروِ نونہالِ بستانِ مرتضوی و جگر گوشہ حضرت شاہ لاثانیؒ سیّدنا و مولانا حضور قبلہ شاہ علی حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اجازت تالیف کے بعد اس ذرہ بے مقدار کو ظاہری و باطنی توجّہ سے محروم نہیں رکھا اور ان فیوض سے نوازا جو کئی برس کی بادیہ پیمائی کے بعد بھی شاید حاصل نہ ہو سکتے۔

شمعِ من یافتہ ضیا از وے * مسِ من گشتہ کیمیا از وے

دل تو چاہتا تھا کہ ان فیوض و اکرام کا کچھ تذکرہ کروں۔ مگر چونکہ آپ کے پہلو میں بھی حضرت شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کا ٹکڑا ہے۔ لہذا آپ مناسب نہیں سمجھتے کہ ان کی شہرت ہو۔ میری تربیت ابھی نامکمل ہی تھی کہ حضور قبلہ عالمؒ دنیا سے رحلت فرما گئے مگر تشنگی جس سے تھی یعنی حضور کے لگائے ہوئے نخل کی جس نے آبیاری کی وہ حضرت صاحبزادہ صاحب

ترجمہ:۔ میری شمع نے ان سے روشنی حاصل کی۔ میں جو کہ مانندِ تانبہ کے تھا۔ اُن کی توجہ سے کیمیا بن گیا۔

Marfat.com

سلسلہ الرحمٰن ہی کی ذات پاک ہے۔ الحمدللہ کہ آپ کے طفیل

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے   پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے سب صاحبزادگان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تمام نے اس فقیر کو نگاہِ شفقت سے دیکھا۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را۔ ازاں بعد اپنے والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے کمال مہربانی اور شفقت سے مجھے خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ خداوند کریم اُن کے اس عمل کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

الحمدللہ کہ اس فقیر درمند کو آغاز جوانی ہی میں مبارک اور برگزیدہ خاندان اہل البیت اور اللہ کے پاک بندوں کی خدمت کیلئے قلم اٹھانے کی توفیق ارزانی ہوئی۔ یہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور مرشد کامل سیدنا حضور شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر کا فیضان ہے۔ یہ تالیف نہایت صحیح اور معتبر زبانوں سے مرتب کی ہے۔ محض فرطِ محبت و عقیدت ہی کو مدنظر نہیں رکھا بلکہ میزانِ تواریخ اور سلف صالحین کے قائم کردہ اصولوں کی پیروی کی ہے اور رطب و یابس سے پرہیز کیا ہے۔ بجے بجے واقعات کا ملخص پیش کیا ہے۔ تاہم مجھے کم مائیگی علم کا پورا پورا احساس اور اعتراف ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے مودبانہ التماس ہے کہ جہاں کوئی بات یا واقعہ غریب و ضعیف دیکھیں تو میری نافہمید گی سمجھیں۔ کیونکہ حضور پُرنور شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پاک میرے فہم و فراست سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اگر کہیں اغلاط و اسقام دیکھیں خواہ وہ لفظی ہوں یا معنوی تو بجائے طعن و تشنیع کے قلم عفو سے درست کر دیں۔ اس کے بعد نیازمندانہ التجا ہے کہ کتاب کو پڑھ کر اس دردمند او زیر معاصی خادم کو نہ بھول جائیں۔ بلکہ حضور قلب سے دعائے مغفرت فرما کر

Marfat.com

عنداللہ ماجور ہوں۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

دربار مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم
کا خادم

محمدؐ رفیق عفی عنہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب سبحانی قطب ربانی قدوۃ الواصلین شمس العارفین مجسمۂ ہدایت چشمۂ ولایت حضرت سیدنا و مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی قدس سرہ

کی شخصیت پاک پر اجمالی نظر

آپ بوستان رسول اور گلستان مرتضوی کے ایک سدا بہار پھول اور خاندانِ سادات کے فردِ فرید تھے۔ طریقت میں آپ کی بیعت حضرت قبلہ عالم خواجۂ خواجگان قبلہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چورا ہی سے تھی۔ حضرت باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی سے آپ نے منازل سلوک طے کئے اور خلعت خلافت حاصل کی۔ آپ کے محاسن باطنی کو کماحقہٗ بیان کرنا یا آپ کی مبارک شخصیت کو کامل طور پر واضح کرنا ناممکن ہے۔ وہ آفتاب حقیقت تھے۔ اور اپنے سینے مبارک میں اسرار و معارف کے بحر بیکراں لئے ہوئے تھے۔ آپ کا قلب اطہر مہبط انوار و اسرار اور تجلیات الٰہی کا مرکز تھا۔ وہ معمورۂ عالم کے لئے بارانِ نور تھے۔ اور دلوں کی کھیتیوں کے لئے ابر بہاری تھے۔ وہ باغ زہرا رضی اللہ عنہا کے معطر پھول اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجسم سنت تھے۔ وہ سادگی کے مبلغ غرباء مسکینوں اور بے نواؤں کے پیر تھے۔ وہ ہادی۔ سخاوت اور رحم و کرم کا پیکر تھے۔ بحر انوار و بحر اسرار اور منشوری تھے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ بھولے ہوؤں کو اللہ سے ملاتے تھے۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ آپ کا سایہ نفس و شیطان کے لئے خنجر برہنہ تھا۔ وہ شیخ۔ ولی اور قطب تھے۔ شریعت کے پیرو اور ماحی بدعت تھے۔ آپ کے قلب اطہر میں اسم الٰہی کا شجر سرسبز و شاداب ہوا اور اسم الٰہی کے مبلغ تھے۔ آپ دلوں کے حکیم اور مزکّی تھے۔ آپ صاحب ارشاد رہنما

Marfat.com

اور مربّی تھے۔ آپ مدینۂ اطہر کے آفتاب سے پُرنور ہو کر دنیا میں مہتاب بن کر ضیا بار ہوئے۔ آپ کے پہلو میں قلبِ سلیم تھا۔ آیۂ نور کی تفسیر تھے۔ مردِ کامل اور فقیرِ بے ریا تھے۔ فناہ فی اللہ ہو کر بقا باللہ ہوئے۔ غرض میں کیا کہوں کہ وہ کیا تھے۔ محبوبِ خدا تھے۔

علی پور شریف سیّداں کی زمین آپ کا مولد و مسکن تھی۔ اور وہی خاک پاک آپ کا مدفن بنی۔ دُور دُور کے طالب اس شمعِ پُرضیا پر پروانہ وار جھکے اور دامنِ دل نور کی کرنوں اور مُراد کے پھولوں سے بھر کر لے گئے۔ ظاہری نگاہ میں آپ ایک وجیہہ باوقار پُرجلال خوش گفتار بامراد نیک سیرت خوبصورت مردِ کامل تھے۔ مگر نگاہِ باطن میں آپ نورِ اسمِ ذات سے نگہدار رہے تھے۔ آپ کے لمعات دُور دُور تک ضو فشاں تھے۔ خوشبو سے معطر اور نور سے منوّر تھے۔ قیل و قال کی بجائے جذب و حال سے آراستہ تھے۔ عالم الغیب نے آپ کو علومِ لدنّیہ سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ سیدھے سادے مگر پُرتاثیر اندازِ تکلّم سے ایسے ایسے اسرار و معارف کا انکشاف فرماتے کہ سننے والے وجد میں آجاتے۔ بڑے بڑے جیّد علما آپ کی صحبتِ بابرکت کو فخر سمجھتے تھے۔ آپ کا قلبِ اطہر خزانۂ جلیلِ اکبر تھا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ انکو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انھیں خلوت گزینوں میں

جو نکتہ یا مسئلہ کسی عالم سے حل نہ ہوتا وہ آپ سے ہو جاتا تھا۔

اے لقائے تو جوابِ ہر سوال — مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

Marfat.com

سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ سے آپ کو روحانی اتحاد و رابطہ تھا۔ اور اس بات کو اکثر اشاروں میں فرمایا کرتے۔ حضرت محبوب سبحانی قطب الاقطاب سیدنا شاہ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ جیلانی اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الفِ ثانی رح سے آپ کو بے حد عقیدت و محبت اور رابطہ تھا۔ اہلِ بیت اطہار کے دُلا میں تو آپ یگانہ تھے۔ خصوصاً سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے والہانہ عقیدت تھی۔ الغرض آپ زمرۂ اولیاء کرام میں ایک ممتاز شخصیت تھے۔ آپ کی توجہ اس قدر نورانی اور امراضِ باطنی کو شفا دینے والی تھی۔ کہ

"الفاظ میں بیاں نہیں ہو سکتی ذوقِ ایں بادہ نیابی بخدا تا نچشی"

آپ کی نور افشاں نگاہ بجلی کی طرح تیز تھی۔ آپ نور الہٰی سے دیکھتے تھے۔ صاحب فراست تھے۔ آپ کا کوئی عزیز خواہ وہ زمین کے کسی کونے میں ہو کتنی ہی مُسافت پر کیوں نہ ہو آپ کی تربیت اور فیض سے محروم نہ رہتا۔ بشرطیکہ دل رکھتا ہو۔ آپ کے پہلو میں اسم الہٰی کا مصباح (چراغ) روزِ ازل سے ہی قدرت کاملہ نے ودیعت فرمایا ہوا تھا۔ رشد و ہدایت اور توفیق و ہمت آپ کی فطرت پاک ہی میں مضمر تھیں۔ حضرت قبلہ باوا جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ چوراہی نے اپنے نوری چراغ سے آپ کے چراغ کو روشن کیا۔ پھر کیا تھا۔ آپ نورٌ علی نور بن گئے۔ دن بدن پرواز بڑھنے لگی۔ سلوک کے تمام منازل طے فرمائے صفاتی مقام طے کئے ذات بحت تک رسائی حاصل ہوئی۔ چنانچہ تہجّد کے وقت سوز و گداز سے پڑھا کرتے۔

چوں کہ در ذات تو شدم فانی
کے بسوئے صفات مے بینم

آپ کا وجودِ پاک اسم الہٰی کے نور کا مرکز تھا۔ جب کسی خوش نصیب

Marfat.com

کا تعلق و رابطہ آپ سے ہو جاتا۔ اور آپ اسم ذاتی کا برقی تار اس کے قلب اطہر پر لگا دیتے تو اسے ایک زبردست پاور ہؤس سے اپنا لگاؤ معلوم ہوتا تھا۔ وہ جگمگا اُٹھتا اور اس کے سب لطائف خودبخود ذاکر اور منور ہو جاتے

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر نور وحدت جس سے آتا ہے نظر

انسان کے دل کے اندر قدرت کاملہ نے روزِ ازل سے ہی نورِ اسمِ ذات عطا فرما دیا ہے۔ پہلے دن سے ہی اِس کے اندر اِسم الٰہی کی تخم ریزی کر دی گئی ہے۔ مگر اس تخم کی نشو و نما کیلئے ایک دوسرے کامل انسان کی ضرورت ہے جو اس کی فاسد قوتیں اور خیالات زائل کرتا رہے اور اس کی تربیت کرے نفسانیت مٹا کر روحانیت بخشے۔

ہیچ نہ کشد نفس را جز ظلِ پیر دامنِ آں نفس کُش محکم بگیر
گر تو سنگِ خارائی مرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اللہ العالمین کی بارگاہِ قدس میں پرواز کیلئے دو پر درکار ہیں۔ ایک عبادت اور دوسرا استعانت جس خوش نصیب کو یہ دونوں پر نصیب ہو گئے ہیں۔ وہ با مراد ہے۔ کوئی شخص بجز امداد اولیاء مراد کو نہیں پہنچا۔ دین و دنیا میں آن اللہ والوں کی استعانت تائید خداوندی ہے

مردانِ خدا خدا نباشند لاکن ز خدا جدا نباشند

شیخ کامل طالب صادق کا لطیفۂ ناسوتی لیکر پرورش کرتے رہتے ہیں اور مہربانی سے لطیفہ لاہوتی اُسے بخش دیتے ہیں۔ طالب صادق کے دل کا تعلق ایک باطنی رشتہ کے ذریعہ مرشدِ کامل کیساتھ ہوتا ہے اور اسی ذریعہ سے روحانی غذا حاصل کرتا ہے۔ یہی وہ رابطۂ شیخ ہے۔

Marfat.com

جس کے بغیر انسان کا دل بیدار نہیں ہو سکتا۔ محض اپنی کوشش اور اُردو وظائف سے دل کی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہوتی نفس کے زور سے غنچہ وا ہوا بھی تو کیا۔ جسے نصیب نہیں آفتاب کا پرتو دل کی زندگی تو کسی مردِ کامل کی نگاہِ پاک کی مرہونِ منت ہے۔

ص پرورش دل کی اگر مدنظر ہے تجھ کو مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس
یک زمانہ صحبتے با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

مرشدانِ کامل دنیا کیلئے الا العالمین کی ایک نعمت بے بہا ہیں۔ وہ طالبانِ صادق کیلئے مربّی ہوتے ہیں۔ بندے اور خدا کے درمیان وسیلہ ہوتے ہیں۔ وہ طالبانِ صادق کا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب فرما کر تجلّیہ روح فرما دیتے ہیں۔ اور اسرار الٰہی سے آشنا کر دیتے ہیں وہ بگڑے ہوئے انسان کو سنوارتے ہیں۔ بگڑے ہوئے کا سنوارنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔ یہ مرشدانِ کامل ہی کا حصّہ ہے۔ کہ ایک اُلجھے ہوئے انسان کو سُلجھا کر اسفل السافلین کی پستی میں گرے ہوؤں کو اٹھا کر حریم قدس سے آشنا کر دیتے ہیں۔ اور رشک ملائک بنا دیتے ہیں۔ شیخِ کامل ایک سراسر خاطی و مجرم سیاہ کار کو اپنے لطف و کرم سے سنوار کر مدینہ اطہر کے دربار معلّی تک لے جاتا ہے۔ یہی وہ وجود بابرکت ہے جو اپنے طالبانِ صادق کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس پر لا ڈالتا ہے۔ یہی وہ شعلۂ جوّالہ ہے۔ جو مریدانِ با اخلاص کے دل پہ ضیا باری فرما رہا ہے۔ اور ان کے دلوں سے تو بتو ظلماتی حجابات اٹھا رہا ہے۔ مرشدِ کامل خدا کا نیک بندہ خلقِ خدا کو فیض پہنچاتا ہے۔ مگر خود مستور رہتا ہے۔

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا

پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ درویش خدامست سلطان و امراء کی بارگاہ سے بے نیاز ہوتا ہے۔ یہی وہ وجودِ بے ریا ہوتا ہے۔ جو امراء اور سلاطین کو حق بات برملا دیتا ہے۔ مرشد کامل ہی کو بارگاہ الہیٰ سے یہ توفیق نصیب ہوتی ہے کہ اگر موج میں آجائے تو ایک ہی نگاہ لطف سے منازل سلوک طے کرا دے یہی خدا کا برگزیدہ انسان چور پر نگاہ کرم فرما کر قطب کے مرتبہ پر فائز فرما سکتا ہے مرشد کامل ہی کی توجہ سے طالب صادق کے دل میں اسم اللہ کا نوری شجر پھلتا پھولتا ہے۔ اور اس سنگلاخ زمین سے نور کی نہریں اور رشد و ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

مرشدِ کامل کے توسّل سے ہی بزمِ روحانیاں میں جگہ ملتی ہے۔ روحانیوں کا سلسلہ ایک نوری رشتہ سے منسلک ہے۔ ایک کامل و اکمل روحانی خدامست فقیر اور مرشد کامل سے رابطہ ہر اولیائے کرام اور مشائخین عظام سے تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

قدم در جستجوئے آدمی زن   خدا ہم در تلاشِ آدمی است

یہ لاثانی شخصیت نورانی پیکر ہمہ صفت موصوف تھے۔ مُرشدِ کامل تھے۔ حسب و نسب کے اعتبار سے بھی فائق۔ حسنی و حسینی تھے ان کا وجود اطہر تو عالمِ ناسوت میں پاکیزہ ماحول شریعت و طریقت کا پیرو رہا اور طائر روح عالم ملکوت و لاہوت کی سیر میں تھا۔ اور دل تجلّیات و اسرار الٰہی اور ذکر اللہ سے سرشار تھا۔ آپ کی نور سے دھلی ہوئی پاکیزہ صورت کی زیارت دل کی زندگی تھی۔ آپ کی دردناک عارفانہ پُرجلال آواز حجاباتِ دل دُور کرتی تھی۔ آپ کا جلال امراض باطنی و خطراتِ دل اور نفس و شیطان کیلئے برقِ خاطف تھا۔ اور جمالی حالت توحید کے پروانوں کو دعوتِ نور و سرور تھی۔ آپ کی نورِ توحید سے مخمور آنکھیں عالمِ مثال

Marfat.com

سے بھی آشنا تھیں۔ روحانیوں کی مجلس کے فرد فرید تھے۔ آپ معلم تھے۔ نہایت نفیس اور لطیف تھے۔ خوفِ خدا سے لرز جانے والے تھے۔ آپ حاجی الحرمین اور عابد و زاہد تھے۔ مستقل مزاج۔ متقی۔ مجاہد مرتاض۔ ذاکر اور حق گو تھے۔ خلوت در انجمن اور سفر در وطن آپ کا شعار زیست تھا۔ عاجز اور دردمند تھے۔ رقیق القلب اور عقلمند و ذہین تھے۔ بزم سلاطین و امراء سے بے نیاز رہے۔ رئیس و امراء آپ کے دربار میں آئے اور حق سن کر گئے۔ غریب نواز اور سادہ تھے دنیا کی بوقلمونی اور زینت و آرائش سے نفور صابر و قانع تھے۔ رحمدل تھے۔ آپ کا طرزِ عمل اسوۂ حسنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ آپ عاشقِ رسول محب اور محبوب تھے۔ اللہ سے راضی رہے اور اللہ آپ پر راضی ہوا اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور ذکر کرتے تھے اور اللہ کی طرف سے نور و سرور و لطف و کرم اور تجلیات سے نوازے جاتے رہے۔ موتو قبل ان تموتو کے مصداق تھے۔ آپ کی زندگی پاکیزہ تھی۔ اور آپ بیشک حیات طیبہ کے مالک ہیں۔ حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنی زندگی کے حقائق و معارف اور فیض ہائے باطنی کا مجسم اور کامل نمونہ ہمارے پاس چھوڑ گئے وہ وجود پاک آپ کے گلشن کے پاسبان ہیں۔ اور بسیاں ماہِ کامل ضیا بخش ہیں جن کے خصائل و شمائل دیدۂ بینا ہیں۔ اسی مرد کامل۔ قطبِ عالم کے فیوضاتِ باطنی کا مظہر ہیں۔ جو دیدۂ ظاہر سے پنہاں ہو کر علی پور شریف کی سرزمین میں روضہ اقدس کے اندر آرام فرما ہیں۔

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخیٔ نقش پا کی

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ رکھنے والے تیرے مبارک ہاتھوں میں

Marfat.com

آپ کی حیات اقدس کے سوانحات ہیں۔ ان کو غور سے پڑھ اور دل میں جگہ دے تیرے لئے یہ حضور کا پیام غیر فانی ہے۔ آپ کی زندگیٔ مبارک کا لمحہ لمحہ دعوت فکر و عمل دے رہا ہے۔ اور آپ کا ہر سانس تجھے ذکر اللہ کی تلقین کر رہا ہے۔ حضور کی پاک تعلیم واضح طور پر فرما رہی ہے۔ کہ تو دنیائے دوں کی بے جا محبت سے آزاد ہو۔ ماسوا سے رشتہ توڑ۔ دل کو ذکر الٰہی سے آباد رکھ عمل صالح کی صلاحیت پیدا کر اور سفلی کشش سے آزاد ہو کر دیکھ تیری پرواز قدسیوں کو محوِ حیرت کر دے گی۔ روحانیوں میں تیرا خیر مقدم ہوگا۔ وقت کی قدر کر اور خدا سے غافل نہ ہو۔

در دست فقیر نقدے نیست جز وقت

آں نیز گر از دست رود وائے برو

کتاب کو غور سے پڑھ اور عمل کی کوشش کر خدا کی رضامندی عملی زندگی میں ہے۔ محض گفتگو اور آرزوئیں کار زارِ حیات میں آسودگی منزل کا باعث نہیں ہو سکتیں۔

(مؤلف) میں ایک گمنام اور غریب انسان تھا یہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی پاک نگاہوں کا فیض ہے۔ کہ آپ کی پاک سیرت اپنی علمی بے بضاعتی کے اعتراف کے باوجود محبت بھرے دل سے دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے

رومی[1] فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

---

[1] مراد سکندر اعظم شہنشاہِ ایشیا۔

Marfat.com

باب اوّل

ابتدائی حالات ۔ شجرہ نسب

زبدۃ العارفین حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب بتیس واسطوں سے حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ سنہ ۱۵۴۰ء کا واقعہ ہے۔ کہ نصیر الدین ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سوری سے شکست اُٹھا کر ایران گیا اور طہماسپ شاہ سے استعانت کا خواستگار ہوا۔ مگر طہماسپ شاہ نے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ لہذا ہمایوں مایوس ہو کر اہل اللہ کی طرف رجوع ہوا۔ اور حضرت نظام الدین شاہ صاحب شیرازی کی خدمت پاک میں حاضر ہوا۔ اور اپنا حال بیان کر کے طالب دعا ہوا۔ آپنے دعا فرمائی اور دوبارہ طہماسپ ہی سے مدد طلب کرنے کو فرمایا۔ ہمایوں نے عرض کیا۔ کہ میں ایک دفعہ اس کے ہاں سے ناکام لوٹا ہوں۔ آپ نے فرمایا اب جاؤ انشاء اللہ وہ ہرگز انکار نہ کریگا۔ لہذا وہ حسب الارشاد گیا۔ تو شاہ طہماسپ کو اپنا معاون پایا۔ اور اس سے امدادی لشکر لیکر ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ راہ میں پھر حضرت نظام الدین شاہ صاحب سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ حضور غلام کیساتھ تشریف لے چلیں یا اپنے خاندان کے کسی بزرگ کو ہمراہ کر دیں کہ ان کی برکت اور قدومِ میمینت لزوم کیوجہ سے مجھے کھوئی ہوئی عظمت واپس مل جاوے لہذا آپنے اپنے پوتے سید حسین شیرازی صاحب اور انکے صاحبزادے محمد سعید صاحب نوروز عرف دادا پیر بانیٔ علی پور شریف کو ہمایوں کے ہمراہ کر دیا۔ ہمایوں نے چند ہی دن میں اپنا کھویا ہوا ملک واپس لے لیا۔ اور تخت پر

Marfat.com

بیٹھتے ہی۔ ان ہر دو حضرات کے معقول وظیفے مقرر کر دیئے۔ ہمایوں کے بعد جب اکبر بادشاہ تخت نشین ہوا تو اُس نے دین الٰہی سے منحرف ہو کر ایک علیحدہ دین کی بنیاد رکھی جسکا نام "دین الٰہی اکبر شاہی" مشہور ہوا۔ حضرت سید محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِن حالات کی بنا پر بہت ہی کبیدہ خاطر ہو گئے۔ چونکہ آپ کی شادی سیّد شمس الدین یعنی اکبر بادشاہ کے داروغہ کے ہاں ہوئی تھی۔ اور داروغہ صاحب مذکور کا وطن تحصیل پسرور (پنجاب) میں تھا۔ لہٰذا آپ نے داروغہ صاحب کی وساطت سے علاقہ پسرور میں سکونت کی اجازت حاصل کر لی۔ اور آپ کو اجازت ہو گئی۔ کہ حسب دلخواہ اراضی لے لیویں چنانچہ آپ نے تحصیل پسرور میں اپنے نام پر سعید پور آباد کیا عرصہ کے بعد یہ موضع کسی وجہ سے غیر آباد ہو گیا۔ پھر آپ کی پانچویں پشت میں سیّد علی اکبر شاہ صاحب نے اپنے نام پر اس کو دوبارہ آباد کیا۔ اور اِس کا نام علی پور رکھ دیا۔ تب سے آپ کا خاندان یہیں آباد چلا آتا ہے۔ یہ ہیں آپ کے خاندان کے مختصر حالات جو نہایت معتبر ذریعہ سے ماخوذ ہیں اب آپ کا شجرہ نسب لکھا جاتا ہے۔

حضرت قبلہ سیّد پیر جماعت علی شاہ صاحب الثانی رح بن حضرت سیّد سید علی شاہ صاحب بن سیّد مہر علی شاہ صاحب بن سیّد فیض کریم شاہ صاحب رح بن سید محکم دین شاہ صاحب بن سید صغیر الدین شاہ صاحب رح بن سیّد میر سید صاحب بن سیّد علی اکبر شاہ بن سید محمد امین شاہ صاحب بن سید شاہ محمد صاحب بن سید حیدر علی شاہ صاحب بن سید محمد سعید شاہ نوروز صاحب (عرف دادا پیر بانی علی پور شریف) بن سید حسین شاہ صاحب شیرازی۔ بن سید منصور شاہ شیرازی بن سیّد نظام الدین شاہ صاحب بن سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بن سید خلیل اللہ شاہ صاحب بن سید شمس الدین شاہ

Marfat.com

بن سیّد عبداللہ شاہ صاحب بن سید نور اللہ شاہ صاحب بن سیّد خسرو شاہ صاحب بن سیّد محمد عارف شاہ صاحب بن سید اسد اللہ شاہ صاحب بن سید محمدؐ طاہر احمد شاہ صاحب بن سید حسین شاہ کلاں بن سید محمدؐ علی العارض بن سیّد محمد دیباج شاہ صاحب بن سیّد امام محمدؐ جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیّد امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام بن سیّد امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسّلام بن سیّد الشہدا حضرت امام سیدنا حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام بن سیدنا و مولٰنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ امام اوّل ۔

سادات کرام یعنی اہل البیت حضرت محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ برگزیدہ خاندان ہے کہ جس سے اکثر نور و عرفاں اور رشد و ہدایت کے چشمے پھوٹتے رہے ہیں گویا بحرِ رسالت سے یہ نور و ہدایت کی نہریں دنیا میں جاری و ساری ہیں ۔ ان کی محبت ان کی دوستی رسول اکرم علیہ الصلوات والسلام کی دوستی ہے ۔ وہ علم جو اسرارِ مخفی تھا اور حضور پُر نور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا و مولٰنا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب اطہر میں القا فرمایا تھا ۔ وہ علم اور نور ہم کو ولائے اہل بیت سے ہی اقتباس ہوسکتا ہے ۔ اولیائے عظام اسی نورِ پاک کے قسیم ہوتے ہیں حقیقتاً ان اللہ والوں سے جہاں بھی کوئی چشمہ پھوٹا ہے تو اس نے دنیا کے بیشتر حصّہ کو سیراب کیا ہے ۔ ان ہدایت کے چراغوں سے جہاں کہیں بھی کوئی دیا روشن ہوا ہے ۔ تو اس نے مثل آفتاب ضیا بخشی کی ہے ۔

دور دور اور مدت کے آوارۂ جستجو لوگوں نے اپنے قلوب روشن کئے ۔

5349 5

Marfat.com

اور حسب استعداد دولتِ تسکین سے مالا مال ہوئے۔ علی پور کی یہ مبارک ہستی انہیں چراغوں میں سے ایک چراغ تھی۔ انہیں رہنماؤں سے ایک رہنما تھی اور یہ باطنی علوم کا بے بہا خزانہ ہم میں عرصہ دراز تک موجود رہا۔ اللہ اکبر آپ کی مبارک ادائیں اور پاک نگاہیں عہد رفتہ کی یادگار تھیں۔ مبارک ہو ان لوگوں کو جنہوں نے اس پاک وجود کو پایا اور اپنا رابطہ آپ سے قائم کیا اور آپ کی نورانی نگاہوں سے اپنے دل کے اندر نور توحید کو جذب کیا اور مسرور ہوئے۔ اور آپ کی توجہ سے اپنے مُردہ قلوب زندہ کیے۔ آپ کی ہستی قلوب ہائے مردہ کیلئے ابر رحمت تھی اب میں اس وجود پاک کے سوانح حیات شروع کرتا ہوں اور ان کے اتباع کی توفیق خدائے عزوجل سے مانگتا ہوں

کرنا ہے جو کچھ کرلے یہاں وقت یہی ہے
کام آئیگا آخر کو نہ فریاد نہ نالا

ولادت باسعادت

حضرت قبلہ عالم سیدنا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب (الثانی) قدس سرہٗ بتاریخ ۱۲ ماہ ساون سمت ۱۹۱۶ بکرمی مطابق ۱۸۶۰ء مطابق ۱۲۷۷ ہجری المقدس بروز جمعۃ المبارک بوقتِ صبح بمقام علی پور کتم عدم سے منصۂ شہود پہ جلوہ گر ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کو جب یہ مبارک خبر پہنچی تو بہت خوش ہوئے۔ اور گھر آکر لختِ جگر کے نورانی چہرے کو دیکھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر بجالائے اور آپ کا اسم گرامی سیّد جماعت علی شاہ رکھا گیا۔

Marfat.com

قبلہ عالم کا زمانہ طفولیت

حضور قبلہ عالمؒ بچپن ہی سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ لغویات اور فضول کھیلوں سے آپ کو فطرتاً نفرت تھی۔ اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ جیساکہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ کبھی گالی گلوچ وغیرہ کی نوبت نہیں آئی۔ اپنے دوستوں میں عزیز تھے۔ والدین کو رنجیدہ نہیں کیا نہایت صابر قانع اور محنتی تھے۔ آپ جب کھیت میں ہل چلانے والوں کی مدد کو بڑھتے تو آپ کے قبلہ والد صاحب فرماتے۔ کہ بیٹا جاؤ تم آرام کرو۔ مگر آپ اپنی طاقت کے مطابق برابر کام میں مشغول رہتے۔ آپکا جی محنت سے نہ اکتاتا۔ ایک مختصر سے گاؤں میں رہنے کے باوجود آپ اچھے سے اچھے شہری تعلیم یافتہ لڑکوں سے زیادہ شائستہ اور صفائی پسند تھے۔

اللہ بخش ولد الٰہی بخش موضع چندر کے والے بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے علی پور کے معتبر حضرات سے معلوم کیا۔ کہ ایک دفعہ علی پور میں ایک مجذوب بزرگ تشریف لائے۔ جو اپنا قیام گاؤں سے باہر ہی رکھتے۔ جب بھوک پیاس غلبہ کرتی۔ تو گاؤں میں آکر کسی گھر کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاتے۔ جس سے اہل خانہ سمجھ جاتے۔ کہ ان کو بھوک یا پیاس ہے۔ تب وہ کھانا لاکر دیتے وہ بزرگ کھانا کھاکر پھر باہر ہی چلے جاتے۔ اور کسی سے کوئی سروکار نہ رکھتے گاؤں کے لڑکے ان کے پاس اکثر جمع ہو جاتے۔ حضور قبلہ عالم بھی اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ اُن کے پاس جاتے۔ اور ادب و احترام کے ساتھ وہاں تشریف فرما رہتے۔ ایکدن کا واقعہ ہے۔ کہ اپنے ہمجولیوں کے اصرار پر آپ اِس مجذوب کے سامنے ہی کسی کھیل میں مشغول ہو گئے۔ اُنہوں نے دیکھا

Marfat.com

اور فرمایا کہ تم ایسی فضول کھیلوں کے لئے نہیں ہو۔ لہذا کھیلوں میں مت پڑو۔ آپ یہ سن کر اس بزرگ کے پاس آ بیٹھے۔ اور پھر اس کے سامنے کسی کھیل میں نہیں پڑے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ "ولی را ولی مے شناسد" اس دن کے بعد اس مجذوب اور آپ کے مابین گفتگو کا سلسلہ رہا جس سے آپ کے ہمجولی حیران تھے۔

خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ و مرزا سکندر بیگ نقشبندی مجددی کی خدمتِ بابرکت میں اکثر وقت گزارتے۔ بہت ہر دلعزیز اور خوش خصال تھے ہر چھوٹا و بڑا آپ کا لحاظ کرتا تھا۔

تنہائی آپ کو بچپن ہی سے پسند تھی۔ راتوں کو بیدار رہتے۔ کم کھاتے۔

صاحبزادہ علی حسین صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں نے والدہ محترمہ سے سنا ہے وہ فرماتی تھیں کہ ہم کو اپنے خاندان کے بزرگوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ ایام بچپن میں گھر سے کئی کئی روز غائب رہتے۔ تلاش کرنے پر کسی اہل اللہ درویش یا خانقاہ سے ملتے۔ غرضیکہ کوئی اندرونی جذبہ تھا جو آپ کو بے قرار کر رہا تھا۔ جوں جوں آپ کی عمر مبارک بڑھتی گئی۔ آپ کا روحانی ذوق و شوق۔ اور جذبہ عشق الٰہی ترقی پذیر ہوتا جاتا تھا۔ یہی جذباتِ ذوق و شوق اور محبت الٰہی تھے جس نے آگے چل کر ایک جہان کو اپنا دریوزہ گر بنانا تھا۔ یہی جستجوئے حق تھی جس سے کہ بے شمار انسانوں نے فیض یاب ہونا تھا۔ بچپن ہی سے آپ کو بیتاب کر رہی تھی۔ حضور نے زمانۂ طفولیت اپنے والدین کے زیرِ سایہ نہایت پاکیزہ دلپسند بدہ روش سے بسر کیا اور کسی یگانہ و بیگانہ کی دل آزاری نہ کی۔

Marfat.com

تحصیل علم

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک جب آٹھ یا نو برس کی ہوئی تو آپ کے والد صاحب قبلہ نے آپ کو گاؤں میں مولوی عبدالرشید صاحب کے پاس علوم دین سے بہرہ اندوز ہونیکے لئے بٹھا دیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے آپ کو قرآن شریف پڑھانے کے بعد حدیث پاک و فقہ و تصوف کی ضروری ضروری کتابوں کا مطالعہ کروایا۔ اب تو یہ عالم تھا۔ "وہ سامنے پیاسے کے کس نے رکھ دیا ساغر کھلا" آپ تصوف پر بہت غور و خوض فرماتے۔ اولیا اللہ کے حالات اور صوفیا و سالکین کی حکایات سے بہت محظوظ ہوتے۔ آپ کی عادت مبارک تھی۔ کہ ہر مسئلہ پر غور و فکر کرنے کے بعد آگے بڑھتے۔ تدبر فی القرآن کرتے اور خلوت میں جاکر کچھ سوچا کرتے جوں جوں آپ تعلیم حاصل کرتے گئے۔ آپ کے ذوق و شوق میں ترقی ہوتی گئی۔ اور آپ کا مبارک سینہ جس سے کہ بے شمار انسانوں کیلئے دریائے فیض و کرم جاری ہونیوالا تھا۔ وسعت پکڑتا گیا۔ جو پڑھتے اس کے مفہوم کو نہایت درستگی کے ساتھ ذہن نشین کرلیتے تھے۔

کتب تصوف کے مطالعہ سے آپ کے جذبات عشقیہ اور طلب حق میں بہت ترقی ہوئی اولیائے کرام اور صوفیا کے حالات آپ کو دلیل راہ ثابت ہوئے۔ وہ جذبات عشقیہ جو کہ آپ کی پاک فطرت میں مضمر تھے۔ آپ کے دل و دماغ میں نشو و نما پانے لگے وہ نور جو آپ میں روز ازل سے ودیعت کیا گیا تھا۔ اب آپ کے دیدہ و دل سے ظاہر ہونے لگا۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ فضول بحث زاید از ضرورت علم سے اجتناب تھا۔ مطالعہ کا حقیقی اثر آپ کے دل و دماغ پر منقش ہو جاتا۔ تعلیمی مشاغل کے باوجود آپ کھیتی باڑی کے کام میں بھی حصہ لیتے۔ وقت کو ضائع نہ

Marfat.com

کرتے۔ اگر تعلیم سے فرصت ہوتی تو کاروبار میں لگ جاتے۔

حضور قبلۂ عالمؒ کی مبارک جوانی

حضور قبلۂ عالمؒ جب فارغ التحصیل ہوئے۔ تو اسوقت عین عالم شباب میں تھے۔ اس عالم میں جس میں بڑے بڑے شہ زور اور جری انسانوں کے پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں جہاں قدم قدم پر لغزش کا احتمال ہوسکتا ہے۔ جس عالم میں حافظِ حقیقی کے فضل کے بغیر صحیح وسالم رہنا دشوار ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کے یہ برگزیدہ صوفی سنت ختم الرسلؐ کے مظہر۔ جوانی کے عالم میں شراب شوق اور عشق وسرور اور محبتِ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستیز دل کے جلووں میں ایسے مستغرق ہوئے۔ کہ غیر کی طرف آنکھ اُٹھا کر ہی نہیں دیکھا۔ شب وروز محویت کے عالم میں رہتے۔ خلوت کو عزیز رکھتے۔ ہر طرح فارغ البال آزاد عالی نسب نوجوان ہونے کے باوصف بہت منکسر المزاج نہایت مؤدب اور حیادار تھے۔ اخلاق حمیدہ آپکا شعار زندگی تھا سخی یہاں تک تھے۔ کہ گھر سے جو کچھ پاتے وہ راہ مولا میں دے دیتے۔ طبیعت بہت سادہ تھی۔ بناؤ سنوار زیب وزینت اور نمود وریا سے نفرت تھی۔ آپ کی مبارک جوانی قرآن پاک کی اس آیۃ شریف کی تابع عمل اور زندہ تفسیر تھی۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ط

اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ

بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنیوالے فخر کرنیوالے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ع

میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز

Marfat.com

گر [illegible] کی ہے۔

کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق — کبھی سوز و سرورِ انجمن عشق

اللہ بخش ولد الٰہی بخش موضع چندر کے بیان کرتے ہیں۔ کہ حضورؒ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ایامِ جوانی میں اہل اللہ حضرات کی تلاش اور رہبرِ کامل کی جستجو میں اکثر سفر پیدل طے کرتا رہا ہوں۔ جہاں کہیں بھی کوئی بزرگ بتائے جاتے تھے۔ میں وہاں ضرور جاتا۔ آپؒ نے فرمایا۔ کہ میں جوشِ عشق میں آ کر چالیس چالیس میل کا سفر دوڑ کر ہی طے کر جاتا۔ حضرت صاحبزادگان بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور قبل از بیعت یعنی ایامِ جوانی میں کئی سال حضرت سیّد نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیداں والی کے پاس تشریف لے جاتے۔ سیّد نور شاہ صاحبؒ سے آپ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ وہ آپ کا بہت ہی لحاظ رکھتے چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ گھوڑی پر سوار ہو کر حضرت سید نور شاہ صاحب سے ملنے کیلئے تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو انہوں نے آپ کی گھوڑی دیکھ کر فرمایا۔ کہ گھوڑی بہت اچھی ہے۔ آپؒ نے فرمایا ہاں اچھی ہے۔ اگر آپ کو شوق ہو تو بے شک سواری کر لیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ ہی کو مبارک ہو۔ کچھ تھوڑی سی پس و پیش کے بعد سیّد نور شاہؒ صاحب نے گھوڑی پر سواری کر لی۔ اور فرمایا۔ گھوڑیئے بے ادبی معاف کرنا۔ کیونکہ تو بہت بڑے مردِ کامل کی گھوڑی ہے۔ اور ادب کے قابل ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سے واقعات ہیں۔ میں صرف چند ہی ضروری حالات قلمبند کر رہا ہوں۔ کیونکہ کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کا خوف عناں گیرِ قلم ہے۔

حضور قبلہ عالم شاہ کو ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام مبارک عمر مریدانِ با اخلاص کیلئے ایک دفترِ نصیحت ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آپ دربارِ مصطفویؐ کے ایک

Marfat.com

مقدّس فرد اور سرکار مرتضوی کے لختِ جگر تھے۔

مُشتقّۃٌ عن رسولِ اللّٰہِ بنخیتہٖ طابت عناصرہٗ والخیمُ والشّیم

اس کی صفتیں رسول خدا سے نکالی گئی ہیں بہت عمدہ ہیں اس کے عناصر اور خوبی خصلتیں

نکاح مُبارک

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا نکاح مبارک تحصیل بسرور ساکن چک جگت رائے المعروف چک قریشیاں جو کہ علی پور سے دو کوس جانب مغرب واقعہ ہے۔ ایک نہایت معزز اور اچھے خاندان میں ہوا۔ حضرت مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا نہایت صالح سلیقہ شعار اور عفت مآب تھیں۔ بیسیوں عورتیں آپ کی خدمت میں رہ کر مستفید ہوئیں۔ حضورؒ کے خلفا اور درویش آج تک حضور قبلہ مائی صاحبہ کے عہد پاک کو یاد کرتے ہیں۔ حضور قبلہ عالمؒ کی حینِ حیات ہی میں آپنے رحلت فرمائی۔ مائی صاحبہ قبلہ رحمتہ اللہ علیہا کے بعد چونکہ گھر کا اندرونی انتظام تسلّی بخش نہ رہا لہذا۔ آپنے نکاح ثانی۔ ایک عمر رسیدہ عفیفہ سے کیا۔ یہ حضور مائی صاحبہ حضرت پیر چنن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ آلو مہار شریف والوں کے حلقۂ ارادت سے ہیں۔ نہایت پارسا۔ خدا یاد شب بیدار اور معاملہ فہم ہیں۔ حضور قبلہ عالمؒ سے ان کو بے حد عقیدت و ارادت ہے۔ خداوند تعالیٰ ان کا سایہ با برکت تادیر ہم غلاموں کے سر پر قائم رکھے۔ آمین

بیعت

حضور قبلۂ عالم رحمتہ اللہ علیہ جب کئی ایک اہل اللہ کی صحبت با برکت سے فیض حاصل کر چکے تو آپ کو داخلِ طریق ہونیکا شوق دامنگیر ہوا۔ کئی ایک بار خود

Marfat.com

شریف سے بھی ہو آئے تھے ۔ مگر تاہنوز سلسلۂ بیعت میں منسلک نہیں ہوئے تھے ۔ دل میں شوق تھا ۔ لہٰذا آپنے ارادہ فرمالیا ۔ کہ حضرت قبلہ عالم خواجہ خواجگاں جناب فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرف باواجی صاحب کے دست حق پرست پر ہی بیعت ہو جانا افضل ہے

خان محمد صاحب ساکن قطرووال بیان کرتے ہیں ۔ کہ میں نے حضور سے موضع بھرڑی ریاست جموں میں عرض کی ۔ کہ یا حضرت اپنے داخلِ طریق ہونے کی حکایت بیان فرمائیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ کہ میرے داخلِ طریق ہونیکا واقعہ یوں ہے ۔ میں نے سنا کہ خواجہ خواجگاں حضرت باواجی صاحبؒ چورہ شریف والے لاہور چاہ حضرت میراں جی صاحب تشریف لائے ہیں ۔ یہ سن کر میں اسی روز لاہور چلا گیا ۔ جب وہاں پہنچا تو معلوم ہوا ۔ کہ حضرت باواجی صاحبؒ موضع ٹپیالہ دوست محمد کے ہاں تشریف لے گئے ہیں ۔ پھر میں وہاں گیا ۔ مگر آپ وہاں سے بھی تشریف لے جا چکے تھے ۔ معلوم ہوا ۔ کہ آپ موضع دھونکل متصل وزیرآباد تشریف فرما ہیں ۔ لہٰذا میں اسی وقت وہاں پہنچا ۔ وہاں سے معلوم ہوا ۔ کہ آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں ۔ میرے دلمیں بیں جوش عشق تھا ۔ لہٰذا میں وہاں سے سیالکوٹ آیا آپ کی زیارت سے دیدہ و دل روشن کئے اور اطمینان نصیب ہوا ۔ اور پھر داخلِ طریق ہوکر بارگاہِ الٰہی میں شکریہ ادا کیا ۔

اللہ بخش ولد الٰہی بخش بیان کرتے ہیں کہ حضرت باواجی صاحب کے حلقہ نشینوں میں سے کچھ آدمی ایک دن ذکر کرتے تھے ۔ کہ حضرت باواجیؒ صاحب اوراد و وظائف سے فارغ ہوکر مشرق کی طرف منہ کر کے اکثر بیٹھتے ۔ ہم نے ایکدن دریافت کیا کہ یا حضرت اس میں کیا بھید ہے ۔ آپنے فرمایا کہ اس طرف ایک شہباز ہے جس کو پکڑنا چاہتا ہوں جس روز حضور شاہ کا ثانیؒ داخلِ طریق ہو گئے ۔ تو باواجی صاحبؒ دستوں

Marfat.com

میں فرمانے لگے۔ کہ یہی وہ شہباز ہیں۔ جس کی ہمیں جستجو تھی۔

آمد آں یارے کہ ما مے خواستیم

جب حضور بیعت سے مشرف ہو گئے تو آپ کی روحانی تربیت شروع ہو گئی اور آپ پر معارف الٰہی ظاہر و واضح ہونے شروع ہو گئے۔ آپ صحیح اتباع اور اخلاص و ادب و حیا کی بدولت حضرت باواجی صاحبؒ کے منظور نظر ہو گئے اور بہت جلد اپنے پیرو مرشد کے دلمیں عزیز ہو گئے حضرت باواجی صاحبؒ آپکی طرف خاص الخاص توجہ فرماتے۔ باواجی صاحب رح کی توجہ کی برکت سے آپکا قلب اطہر مستنیر ہو گیا۔ قدرت کاملہ ایسے افراد کو روز ازل ہی سے چن لیتی ہے اور ان کے سینوں میں سب کچھ رکھ دیتی ہے۔ مگر ان قوتوں کو بیدار کرنے کیلئے اور جوہر ہائے باطنی کی نشوونما کیلئے اور دل سے حجابات اٹھانے کیلئے ضرور ہے کہ کسی شیخ کامل کی صحبت میسّر ہو اور اس کے توسل سے فیض حاصل ہو۔ مسئلہ اثبات بیعت میں بزرگوں کے بے شمار قول ہیں۔ اور کئی ایک رسالے بھی لکھے گئے ہیں۔ اس بیعت کا نام بیعتِ تقویٰ ہے۔ نہایت ہی ضروری ہے کہ طالب مولا کسی مردِ کامل کے فیضانِ صحبت سے اپنی مراد کو پہنچے۔ حضور قبلہ عالمؒ نے کافی عرصہ حضرت باوا جیؒ صاحب کی صحبت کیمیا اثر میں بسر کیا ہے۔ اور اپنے اخلاق و ادب کی بدولت حضرت باواجیؒ صاحب کو اس قدر مہربان کر لیا۔ کہ گھر کے بہت سے کام آپ کے سپرد ہوتے جن کو آپ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے۔ آپ بچپن ہی سے دنیا سے منہ موڑے ہوئے تھے۔ مگر اب تو رہی سہی حبّ دنیا بھی دل سے نکل گئی۔ حضور باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ "میں قیامت تک تجھ سے راضی ہوں"۔ حضرت باواجی صاحب آپ کو نام لیکر نہیں بلکہ "شاہ صاحب" کہہ کر پکارا کرتے۔ اور فرمایا کرتے کہ تم دیا اور تیل تو گھر سے ہی لیکر آئے اور یہاں آکر

Marfat.com

اور نورٌ علیٰ نورٌ ہو گئے۔ یہی وہ مشعلِ رشد و ہدایت آگے چل کر آسمان طریقت پر مہر ضوفشاں کی طرح معمورۂ دنیا کے بیشتر حصہ کو منور کرتی رہی۔

عطائے خلافت

سرمد غم عشق بوالہوس را نہ دہند ۔۔۔ سوز دل پروانہ مگس را نہ دہند
عمرے باید تا یار آید بکنار ۔۔۔ ایں دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند

ترجمہ

اے سرمد غم عشق کی دولت بوالہوس کو نہیں دیتے ہیں۔ پروانے کا سوز محبت مکھی کو نہیں دیتے ہیں دوست کو زینت آغوش ہونے کیلئے ایک مدت درکار ہے۔ یہ ہمیشہ رہنے والی دولت ہر شخص کو نہیں دیتے ہیں

حضور قبلۂ عالم رح حضرت باواجی صاحب رح کی نگاہِ پاک میں بہت مقبول اور باطنی کیفیت میں وسیع تھے۔ گویا آپ کے سوز دروں کے جلوے نگاہِ مرشد میں جلوہ گر تھے۔ لہذا حضرت قبلہ باواجی صاحب نے آپ کو خلعتِ خلافت سے نوازا۔ آپنے نہایت ادب و انکساری کے ساتھ اس نعمت عظمےٰ کو قبول فرما لیا اور جو چیز آپ کے مقدر میں رکھی تھی یعنی نور طریقت سے خشک دلوں کی سیرابی اور اسوۂ حسنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی رنگ میں تبلیغ اس کے ظہور کا وقت اب قریب آگیا۔

لہذا حضرت باواجی صاحب رح نے چند نصیحتوں کے ساتھ آپ کو اجازت مرحمت فرما دی اور اس چشمہ معرفت نے آپ کی منازل بھی تمام کر دیں۔ اسوقت آپ کے قلب اطہر پر تجلیات کی بارش تھی۔ اور چہرہ اقدس روشن تھا۔ نور کی کرنیں آنکھوں سے ہویدا تھیں۔ اور سینۂ مبارک علوم لدینہ سے آراستہ تھا۔ آپ پر معرفت الٰہی کا پورا پورا رنگ چڑھ گیا۔ جس رنگ کے متعلق قرآن پاک

Marfat.com

میں یوں ذکر ہے ۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً ترجمہ ہم نے اللہ کا رنگ لیا اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے ۔

صِبْغَۃُ اللّٰہ و صفِ این رنگ لطیف
لَعْنَتُ اللّٰہ و صفِ این رنگ کثیف

اللہ تبارک وتعالیٰ جس انسان کو برگزیدہ فرماتا ہے اس کو اپنی محبت اور طلب کے سوا مافیہا سے بے نیاز کر دیتا ہے ۔ اس وقت کی کیفیت اور حضور وسرور کو بیان نہیں کیا جاسکتا ۔ وہ ایک حالت ہوتی ہے جس کو اہل اللہ ہی جانتے ہیں آپ بہت دیر تک استغراق میں رہے ۔ اور بارگاہ الٰہی میں شکریہ ادا کیا ۔
خلافت ۔ کار آسان نہیں ایک بہت بڑا بارِ امانت ہے ۔ جس کی کماحقہٗ حفاظت اور اہتمام اسی شخص کا کام ہے جس کو خداوند قدوس نے روزازل ہی سے چن لیا ہو ۔ یہ دولت ہر ایک کی قسمت میں نہیں ۔ خلافت بہت بڑی ذمہ داری ہے ۔ انسان جسکا خلیفہ بنے اس کے تمام حقائق و معارف اور خصائل و شمائل کا مظہر ہونا چاہئے ۔ عوام تو تھوڑے ہی معاملہ میں بہک جاتے ہیں ۔ مگر خاصانِ خدا کیلئے ترقیاتِ ظاہری و باطنی کا یہی پہلا باب ہے ۔

شراب عشق پی کر جو نہ بہکے ظرف اس کا ہے
کہ اک اک بوند اسکی رکھتی ہے تاثیر مے خانہ

حضورؒ جب اس خلعتِ گراں بہا سے مشرف ہوئے تو آپ بہت زیادہ استغراق اور محویت میں رہنے لگے ۔ اور آپ کے وجود کا رُواں رُواں ذکر الٰہی اور حُب شیخ کے سوا مافیہا سے سرد تھا ۔ حضرت باداجیؒ صاحب کی نصیحتیں ہر وقت مدنظر رہتیں ۔ طالبانِ مولا کی رہ نمائی ۔ اور نور معرفت سے زنگ خوردہ دلوں کی صفائی کو جس

Marfat.com

خیر وخوبی سے آپنے انجام دیا۔ تکلفات ونمود وریا سے جس قدر آپ کو نفرت تھی درویشی اور سادگی کو جس حد تک آپنے قبول فرمایا۔ اس پر ہم مریدان با اخلاص ہی نہیں بلکہ ہر کہ ومہ شاہد ہے

میں یہاں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کو اپنے مرشد اور پیر خانہ سے کتنا انس تھا۔ آجکل لوگ رسمی طریق پر داخل سلسلہ ہو کر منتظر خلافت رہتے ہیں۔ اور فتوحات کی تمنا دل پر غالب کر لیتے ہیں یا بہت ہی جلد حضرت الٰہی جائے نشان کے دیدار کے خواہاں بن جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں آتا کہ جس مبارک ہستی کے دست با برکت میں ہاتھ دیا ہے۔ اس کا دیدار تو ابھی پوری طرح نصیب نہیں ہوا۔ یعنی صحبت شیخ تو کامل طور حاصل نہیں ہوئی۔ لیکن صحبت حق کے خواب ابھی سے لینے لگ گئے ہ

فکر ہر کس بقدرِ ہمت اوست

مطلب یہ ہے۔ کہ بجز محنت ومجاہدہ اور محبت شیخ کے آسودۂ منزل ہونا ناممکن ہے۔ قطب الاقطاب پیر دستگیر محبوب سبحانی حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باوجود آل نبیؐ اولادِ علی کرم اللہ وجہہٗ صالح باپ کے بیٹے طاہرہ ماں کے نور نظر ہونے کے ایک مدت تک محنت وریاضت میں منہمک رہے پھر جا کر آسمان معرفت پر نمایاں ہوئے اسی قسم کے ہزاروں واقعات ہیں۔ جن سے عیاں ہے کہ محبت شیخ اور مجاہدہ سالک کیلئے بہت ضروری چیزیں ہیں یہی کیفیت حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ اور آپ تادمِ واپسیں ثابت قدم رہے جو چیز آپکو زیادہ پسند ہوتی وہی فی سبیل اللہ خرچ کر دیتے۔ فتوحات کی آمدن تو اکثر جو رہ شریف روانہ کر دیتے

مولوی فضل الٰہی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضور کے کچھ مویشی نقصان ہو گئے متاثر ہو کر فرمانے لگے۔ کہ مال کا نقصان تب ہوتا ہے۔ جبکہ زکوٰۃ

Marfat.com

نہ ادا کی جاوے۔ مگر میں تو اپنے پاس اتنا سونا چاندی ہی جمع نہیں رکھتا اور جو ہوتا بھی ہے اس کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کر دیتا ہوں پھر یہ نقصان کیوں ہوا۔ کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد خود ہی فرمانے لگے ہاں۔ ہاں۔ اس سال دربار چورہ شریف اور سرہند شریف نہیں جا سکا۔ اور یہ میری غیر حاضری کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ آپ اس سال بوجہ بیماری حاضری سے معذور رہے۔ آپ ہر سال چورہ شریف اور سرہند شریف حاضر ہوتے۔ اور فراخدلی سے خدمات کرتے۔

نبی احمد صاحب موضع لنگر کے تحصیل نارووال بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور نے جب چورہ شریف کے آخری سفر کرنے کا عزم کیا۔ تو ان دنوں بوجہ طویل بیماری کے آپ نہایت کمزور اور نحیف تھے۔ مگر زبان پاک سے برابر فرماتے تھے کہ میری لاش کو بھی وہاں ضرور پہنچانا ہے۔ تاکہ میں آخری وقت میں بھی وہاں سے شرمسار نہ ہونے پاؤں۔ بعض دوستوں نے معذوری دیکھتے ہوئے آپ کو روکنا چاہا۔ تو فرمایا کہ جو مجھے وہاں سے روکے وہ میرا دشمن ہے۔ خدا کرے کہ میں اسی حاضری میں جان بحق ہو جاؤں۔ اس کے بعد بہت دلآویز گفتگو فرماتے رہے۔ اور حضرت باواجی صاحبؒ کی نوازشات اور عنایات کا تذکرہ کرتے رہے۔ اور فرمایا حضور باواجی صاحبؒ کے بیٹے اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق تھے۔

باب دوم
عادات و ملفوظات

حضور کی سادگی: حضور قبلہ عالم فخر سادات سیدنا شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جاہ و جلال اور وسعتِ رزق اور فراوانی نعمت سے کون شخص واقف نہیں مگر یہ کتاب آنیوالی دنیا کے لئے

Marfat.com

بھی ایک پیام تقلید ہے۔ متبع شریعت فقیر اور اپنے وقت کے قطب کے حالاتِ زندگی ہیں۔ لہذا میں واضح کر دیتا ہوں۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دے رکھا تھا۔ بہت وسیع اور زرخیز زمین کے قطعات عنایت کئے ہوئے تھے اور ملک کے اطراف واکناف میں آپ کے بے شمار روحانی فرزند تھے گو با ہر اعتبار سے فارغ البال اور آسودہ تھے۔ مگر باوجود اتنی وسعت کے آپنے فقر درویشی اور سادگی کو پسند فرما لیا۔ موجودہ دور میں بہت کم لوگ ایسے ملتے ہیں۔ جو لباس اور خوراک میں اتباعِ سنت کو مقدم رکھیں۔ ہر ایک نے مروجہ دستور سے کچھ نہ کچھ رنگ قبول کر ہی لیا ہے حضور قبلۂ عالمؒ نے خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنتِ اطہر کو جس حسن وخوبی سے زندہ کیا ہے اُس سے ایک زمانہ واقف ہے۔

جہاں کو درس دیا زندگیٔ سادہ کا
تکلفات کے پُرزے اڑا دیئے تونے

حضور نے تمام عمر کوٹ واسکٹ وغیرہ نہیں پہنی۔ بہت قیمتی پاپوش استعمال نہیں کی۔ لباسِ فاخرہ نزدیک تک نہیں آنے دیا۔ کھدر کا تہمد اور ململ کی دستار اور سادہ پیرہن مبارک آغازِ جوانی سے لیکر تادم وصال آپ کا شاہانہ لباس تھا۔ اللہ اکبر یہ سادگی اور آپ کا رعب وجلال کہ بڑے بڑے سخنور آپ کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے۔

جان محمد صاحب ببرال کا بیان ہے۔ میرے بھائی نے آپ کی خاطر کانپور سے ایک بہت عمدہ اور قیمتی کاٹھی روانہ کی۔ میں وہ کاٹھی لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مگر آپنے لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر تمہارا بھائی اتنی رقم درویشوں میں تقسیم کر دیتا تو بہتر ہوتا

حضرت مولانا حافظ ظفر علی صاحب مرحوم پسروری ایکدفعہ بہت قیمتی زری دار

Marfat.com

جوتی پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے دیکھ کر فرمایا۔ حافظ صاحب آپنے بہت اسراف کیا ہے۔ اگر اس پاپوش کو فروخت کر کے آپ دس برہنہ پا آدمیوں کے پاؤں ڈھانپنا چاہتے۔ تو ڈھانپ سکتے تھے۔ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایکدفعہ تلے دار جوتی پہن کر دربار شریف حاضر ہوا۔ آپنے دیکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

نفس ما ہم کمتر از فرعون نیست   لیک اورا عون مارا عون نیست

مولوی صاحب ذکر کرتے ہیں۔ کہ میں آپ کی زبان مبارک سے یہ سنکر بہت نادم ہوا۔ اور اس دن کے بعد پھر زری دار جوتی استعمال نہیں کی۔ آپ قرآن پاک سے اکثر یہ آیت پڑھ کر نصیحت فرمایا کرتے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۔

تحقیق بے جا خرچ کرنے والے ہیں بھائی شیطان کے

فرمایا۔ درویش اگر نفس کی خواہش سے حلال چیز بھی استعمال کرے تو اس پر حرام ہے۔ یعنی اسراف ایسی بری چیز ہے۔ کہ حلال کو حرام بنا دیتی ہے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ آپنے فرمایا۔ کہ مجھ پر حضرت باداجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دعا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تبارک و تعالیٰ کا اتنا فضل و کرم ہے۔ کہ اگر چاہوں تو بہت عمدہ لذیذ خوراک اور بیش قیمت لباس استعمال کر سکتا ہوں۔ مگر میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ مجھے سادگی زیادہ مرغوب ہے۔

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت   فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے کبھی پر تکلف کھانے نہیں کھائے تھے آپنے سادہ غذا پر ہی تمام زندگی بسر فرمادی جب آپکی خدمت میں بہت مرغن شوربا وغیرہ پیش کیا جاتا۔ تو آپ اکثر ٹھنڈا پانی ڈال کر استعمال فرماتے اور فرمایا کرتے۔ کہ مجھے کہیں کشتی پر تو نہیں جانا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ حکیم خادم علی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایکدفعہ میں آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ حضور اس وقت کھانا کھا رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کہ آئیے حکیم صاحب کھانا کھائیے۔ کیوں کہ آپ میرا کھانا پسند فرمائیں گے۔ حکیم صاحب قبلہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اسوقت آپ خشک روٹی نمک اور مرچ کیساتھ کھا رہے تھے میں نے بھی آپ کے ساتھ مل کر کھائی۔ اور دلمیں سلف صالحین کی یاد تازہ ہوئی۔ ایک شخص نے آپ کو دعوت دی جس میں بہت تکلف سے کام لیا گیا۔ اور کھانوں پر سونے چاندی کے ورق لگائے گئے آپ جب کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو وہ تکلفات دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس آدمی سے فرمایا کہ درویش ایسے کھانے پسند نہیں کرتے۔ اور ساتھ والے ایک غریب گھر میں جا کر مٹی کے برتنوں میں ساگ اور جوار کی روٹی اُس شاہ اولیاء نے تناول فرمائی۔

مولوی فضل الٰہی صاحب۔ سائیں مہر شاہ اور صاحبزادگاں کا بیان ہے کہ آپ زیادہ تر ساگ سبزی اور چٹنی خشک روٹی کے ساتھ پسند فرماتے تھے۔ آپ باسی روٹی کو ٹھنڈی روٹی کہا کرتے اور اس کو نہایت شوق سے استعمال فرماتے۔

دُودھ اور گھی وغیرہ گاہے گاہے ضرورتاً استعمال کرتے ورنہ آپکی غذا میں داخل نہ تھے۔ یہ تھی آپ کی خوراک جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ باوجود اس کم خوری کے آپکی صحت بہت خوب اور وجود مبارک بہت مضبوط۔ رفتار بہت تیز آواز میں رعب نظر مبارک بالکل صحیح اور چہرہ مبارک پر جلالت تھی غرضیکہ آپ اوصاف ظاہری میں بھی ممتاز تھے۔ ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر کیسا صادق آتا ہے۔

فقر خیبر گیر با نانِ شعیر

بستۂ فتراک او سلطان و امیر

ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ حسب معمول خشک روٹی نمک کے ساتھ کھا رہے تھے

Marfat.com

چند عزیزوں نے عرض کیا کہ حضور آپ اس قدر جانِ پاک کو کیوں تکلیف دیتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ تو استعمال کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میاں انسان کا پیٹ مانند تنور کے ہے اس کو گرم کرنا ہے خواہ گھاس پھوس سے کیا جاوئے یا چھت کی لکڑیوں سے مگر مناسب یہی ہے کہ گھاس پھوس سے کر لیا جاوئے جب آپ گجرات کے علاقہ سے علی پور شریف جاتے ہوئے کوٹلی لوہاراں تشریف لائے تو بندہ (مؤلف) کے بے حد اسرار پر صرف ایک رات آپنے قیام کیا اور اُس دن بہت سے کلمات طیبات آپنے ارشاد فرمائے۔ جنکو جستہ جستہ میں ہر باب میں تقسیم کر رہا ہوں۔ فرمایا۔ میرا دل تکلفات اور عالی شان عمارات سے بیزار ہے۔ اور حضرت باواجی صاحبؒ بھی عمارات اور کرّ و فر سے نفرت رکھتے تھے۔ اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

رفت و منزل بدیگرے پرداخت

ہمارے غریب خانہ کا سنگ بنیاد دستِ بابرکت سے رکھ کر فرمایا۔ کفایت کو مدنظر رکھنا اور اسراف سے پرہیز کرنا۔ صبح روانگی کیوقت احباب کا جم غفیر تھا۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ حضور میری دعوت قبول فرمائیں۔ گویا ایک عجیب کشمکش کا عالم تھا۔ جب آپ کے سامنے یہ چیز پیش ہوئی۔ تو آپنے نہایت سادہ اور مؤثر الفاظ میں فرمایا۔ کہ جاؤ ہر صاحب اپنے گھر سے دو دو روٹیاں پکا لادے اور ایک شخص سالن پکا لائے۔ اور ہم سب مل کر دعوت کھالیں گے۔ مستری نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ موضع بھٹے تشریف لائے۔ ابھی گاؤں سے دور ہی تھے کہ مجھے فرمایا۔ کہ نظام الدین آج کیا کھلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور جو آپ ارشاد فرمائیں۔ فرمایا میرے لئے جو کی روٹی اور مسور یا چنے کی دال وغیرہ پکا لینا اور دوستوں کے لئے جو مناسب سمجھو۔

Marfat.com

فقیری کے آداب سکھلا گیا سب
غریبوں میں وقت اپنا سارا گزارا

الغرض آپ کی تمام حیات پاک کو دیکھو کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جہاں اپنے نفس کو خوش کیا ہو یا شریعت پاک سے انحراف کیا ہو۔ آپ کی حیاتِ پاک غربا کیلئے وقف تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ فلاں آدمی کہتا ہے کہ میں اُس پیر کے حلقہ ارادت میں آؤں گا۔ جس کے ساتھ زیادہ ہجوم وغیرہ نہ ہو۔ کیوں کہ میں غریب ہوں۔ آپ نے سُن کر فرمایا۔ اُسے میری خبر کر دو ایک دفعہ مل کر پھر خواہ تمام عمر نہ ملے۔

بات میں بات نکتہ میں نکتہ
اللہ اللہ ان کی فکر عمیق
نہ تکلف نہ کچھ ریا و نمود
سارے اسلاف کے طور طریق
نہ رئیس و جیہہ سے لچنا
نہ امیر و غریب میں تفریق
دیکھ کر ان کو یاد آئے تھے
سلف صالحین عہد عتیق

سید کا جلال اور استغنا

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت دنیا کی حرص و آز سے پاک وصاف تھی۔ کسی کی ظاہری شان وشوکت دیکھ کر حق بات کہنے میں مطلق تامل نہ کرتے۔ آپ کا قلب اطہر دنیا و ما فیہا سے بے نیاز ہو کر اپنے معبود حقیقی سے مشغول تھا۔ پیروی شریعت

Marfat.com

کی بہت تلقین فرماتے۔ بہت کم لوگوں کو بیعت فرماتے۔ پھر بھی آپ کے حلقۂ ارادت میں بے شمار انسان ہیں غربار و فقرا اور دیہاتی لوگوں پر آپ کی نظر شفقت بہت زیادہ تھی۔ شہری پر تکلف اور ظاہرداری کی زندگی سے آپ کو کچھ دلچسپی نہ تھی۔ آپ کی طبیعت میں شان جلالی اور حسن جمالی دونوں موجود تھے۔ جب آپ عصر یا مغرب کی نماز کے بعد خاموش ہوتے۔ تو آپ کا چہرۂ اقدس اسقدر پُر رعب ہوتا۔ کہ کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ تاوقتیکہ آپ خود اشارہ نہ فرماتے۔ آپ کی طبیعت میں سوز و درد اور جذبہ و جدان بہت تھا۔ صابر اتنے تھے۔ کہ باوجود صاحبزادگان کے پے درپے وفات پا جانیکے اُف تک نہ کی۔ مگر جب کسی کی تکلیف سن لیتے تو آبدیدہ ہو جاتے۔

چو مہر ثابت نمودہ بقا با لخدارا
ز تسخیر کردہ مقام رضا را

آپ کی فراست بلند پایہ تھی۔ طبیعت سادہ تھی۔ ولایت محمدی تھی طریق عمل شریعت کے تابع تھا۔ غرضیکہ سلف صالحین کا صحیح نمونہ تھے۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

ترجمہ، مدت تک کعبہ اور بت خانہ میں زندگی یہی فریاد کرتی رہتی ہے۔ کہ کوئی راز کا جاننے والا عشق کی محفل سے جلوہ گری کرے۔

حضور کی شانِ سخاوت

اِذَا جَادَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ فَجُدْ بِهَا عَلَى النَّاسِ طُرًّا إِنَّهَا تَتَقَلَّبُ
فَلَا الْجُودُ يُفْنِيهَا إِذَا هِيَ أَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيهَا إِذَا هِيَ تَذْهَبُ

Marfat.com

ترجمہ:- جب تمہارے پاس دنیا آئے تو اس کو تمام لوگوں پر خرچ کردو۔ اسلئے کہ وہ گردش میں رہتی ہے۔ جب وہ آنا شروع کردیگی تو اسکو سخاوت فنا نہیں کرسکتی اور جب جانا چاہیگی۔ تو اس کو بخل باقی نہیں رکھ سکتا۔

آپ کی سخاوت کو کما حقہٗ بیان کرنا مشکل ہے۔ آپ جتنی ظاہرا یعنی اپنے حلقہ کے رو برو داد و دہش کرتے تھے اس سے بڑھ کر پوشیدہ طور پر سخاوت کرتے تھے اِس میں شک نہیں کہ مخلص باصفا لوگوں کے نذرانے اور تحائف آپ بھی قبول فرماتے تھے۔ جوکہ سنت طریق ہے مگر ان کو جمع نہ فرماتے۔ دولت دنیا کا سرمایہ دار ہونا اور اسی سے غربا کی حاجت روائی نہ کرنی آپکو ہرگز پسند نہ تھی۔ حضرت صاحبزادہ شاہ علی حسین قبلہ کا بیان ہے۔ کہ آپ غریب لوگوں کی بہت ہی فراخدلی سے مدد کرتے۔ اور نہایت ادب واحترام سے پیش آتے۔ آپ کے ہاں عزیزوں کی آمدورفت کا سلسلہ بہت رہتا۔ گویا ہر وقت ایک قسم کا لنگر جاری تھا۔ مسافروں میں طعام تقسیم ہو جانے کے بعد ہر ایک پر نظر فرماتے۔ تاکہ کوئی محروم نہ رہ جائے۔ امرا و فقرا سب ایک ہی صف میں بٹھائے جاتے۔ سب مہمانوں میں یکساں طعام تقسیم ہوتا۔ کسی امیر یا رئیس کیلئے کوئی تخصیص نہ تھی۔ وہی سادہ و بے تکلف کھانا سب کیلئے خوانِ نعمت ہوتا تھا

مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ جس سال حضور مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا کا انتقال ہوا۔ آپنے فرمایا۔ "آؤ یار گھر کو جلاب دیں" لہذا آپنے گھر کا مال و اسباب نکال کر ایک جگہ جمع کرلیا۔ اور غربا ریں راہ مولا تقسیم کرنا شروع کردیا ایک دفعہ آپنے صاحبزادہ شاہ علی حسین صاحب کو اپنے پاس بلا کر فرمایا میں تجھ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ یاد رکھنا یاد رکھنا کہ تیرا سادہ اور کچا مکان بہتر ہے۔ مگر مسافر بھوکا نہ جائے۔ تیرا سادہ مکان اس شیش محل سے بہتر رہیگا۔ جہاں سے مسافر

Marfat.com

بھوکے نکلتے ہوں۔ صاحبزادہ مذکور بیان کرتے ہیں۔ آخری ماہ کی علالت میں آپ کیلئے جو نسخہ حکیم تجویز کرتے۔ آپ اس نسخہ کی قیمت کا اندازہ کرکے فی سبیل اللہ خیرات کر دیتے۔

حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب کوٹلوی بیان کرتے ہیں۔ کہ جب آپ سفر پر تشریف لے جاتے۔ تو ان علاقوں کے عقیدتمند لوگ آپ کی خدمت میں نذرانے وغیرہ پیش کرتے۔ آپ دلجوئی کیلئے قبول تو فرما لیتے مگر دوسرے گاؤں میں جاکر بیواؤں اور یتیموں اور غربا کو تقسیم کر دیتے سید مقبول حسین شاہ صاحب جہانوی بیان کرتے ہیں۔ ایکدفعہ آپ نے سفر سے تشریف لاکر جہانیاں مقام کیا اور جو مال آپ کے پاس فتوحات سے تھا۔ وہ چورے شریف روانہ کر دیا۔ مستری نظام الدین و دیگر اور بہت سے معتبر حضرات بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ کی ملاقات کیلئے پیر قادر شاہ صاحب و صاحبزادہ رحیم شاہ صاحب چوراہی تشریف لائے مگر ان کے دربار علی پور پہنچنے سے ایک دو دن پہلے علی پور چورے شریف سے خط آچکا تھا۔ کہ بھینس نالے میں گر کر مرگئی ہے۔ لہذا دونوں صاحب بہت جلد واپس چلے آویں۔ چوں کہ صاحبزادگاں مذکور کچھ دن راستے میں کہیں ٹھہرے تھے۔ لہذا یہ خط حضور قبلہ عالم کو ملا۔ آپ پڑھ کر بہت متاثر ہوئے۔ اور صاحبزادگاں کے آنے پر سب سے اچھی بھینس ان کی نذر کر دی۔ باوجود ان کے انکار کے آپنے وہ بھینس چورے شریف روانہ کر دی۔

آپ علی پور کے غربا کی مدد رات کیوقت پوشیدہ طور پہ کرتے۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے وہی اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند فرماتے۔ حضرت صاحبزادہ شاہ علی حسین صاحب کا بیان ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک بہت خوبصورت اور تیز رو گھوڑی تھی۔ جو کہ ہم سب کو بہت ہی دلپسند تھی۔ حضور بھی

Marfat.com

اس کو پسند فرماتے۔ اور اس کی نگہداشت رکھتے۔ ایکدن فرمانے لگے۔ کہ یہ گھوڑی ہم سبکو پسند ہے۔ لہذا یہی فی سبیل اللہ نذر دینی چاہیئے۔ ہم سب نے عرض کیا کہ حضور اس کے بدلے کوئی اور گھوڑی یا اس کی قیمت خیرات کر دیں مگر آپنے نہ مانا اور آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۔ اور وہی گھوڑی سر ہند شریف بطور نذرانہ پیش کر دی۔ ہر سال سات آٹھ بکروں کی قربانی دیا کرتے۔ سخاوت کے متعلق لوگوں میں تلقین بھی بہت کرتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ کسی کو کچھ دینا اگرچہ وہ ریا سے ہو۔ دیگر ریا کے اعمال سے بہتر ہے کیونکہ اگر دینے والے کو فائدہ نہیں ہوا۔ مگر لینے والے کی حاجت روائی تو ہو گئی۔ آپ کی سخاوت کے ان گنت واقعات ہیں۔ جن کو جمع کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ میں نے صرف چند ایک واقعات لکھے ہیں۔ آپ چونکہ خاندانِ مرتضوی کے نونہال تھے لہذا جود و سخا آپ کا فطری خاصہ تھا۔ یہ تو تھی آپ کی مالی سخاوت مگر باطنی سخاوت اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔ بیسیوں مردہ دلوں کو آپنے روحانی زندگی بخشی۔ بے شمار انسانوں کو نائز المرام کیا۔ اور نور معرفت سے شاد کام کیا۔ سینکڑوں کو منازلِ سلوک طے کرائے۔

رہیں حشر تلک بہر دعا گو لب زخم
پر ترا حقِ نمک کوئی ادا ہوتا ہے

Marfat.com

حُبِّ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

انسان کتنا ہی بڑا عالم اور راہ طریقت میں مجاہد و مرتاض ہو منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ مومن کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کو اور حضور کے اہل بیت کو اپنے جان و مال، ماں باپ سے محبوب نہ رکھے۔

حدیث شریف۔ لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (متفق علیہ) یعنی کوئی مومن (کامل) نہیں ہوتا جب تک آپ سے میں پیارا نہ ہوں اس کے مال اور اولاد اور سب لوگوں سے (اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا)

سالکانِ طریقت اور فقرا کا یہی ایک نصب العین ہے ان کی جستجو اور دل کی روشنی حُبِّ احمد صلی اللہ علیہ وسلم و آلِ احمدؐ ہے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

اہل ظاہر کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام پیغمبر تو تھے۔ جو دنیا پر تشریف لائے اور احکام الٰہی واضح کر گئے تشریف لے گئے۔ اب مسلمانوں کو نماز و روزہ و دیگر احکام شرعیہ کی متابعت ہی کافی ہے وہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ اور آن کے اظہار محبت و عشق و ادب و احترام کو جائز نہیں سمجھتے اِس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ انہوں نے کہا ہے۔ جس کو میں نقل کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔ اگرچہ (نقل کفر کفر نباشد) ہمارا عقیدہ ہے کہ احکام شرعیہ کی پابندی بھی اسوقت تک کچھ فائدہ نہیں دیتی جب تک

Marfat.com

رہبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان کی طرح ہر رگ و ریشے میں سرایت نہ کر جائے یوں تو دنیا کی ہر قوم نے مولائے کل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نافذ کردہ قوانین کو مختلف طریق سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ اور سیدنا مولانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم اور اصحابہ کرام کے دستور جہانبانی سے کونسی قوم و جماعت نے سبق نہیں لیا۔ مگر ان کو ہم مسلمان کہہ نہیں سکتے جب تک کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہبر تسلیم کر کے حلقہ اسلام میں داخل نہ ہو جائیں اور پھر مومن کامل نہیں کہہ سکتے جب تک کہ سرورِ انس و جان علیہ الصلوٰت والسلام کو اپنے ماں باپ سے اور جان و مال سے زیادہ محبوب نہ سمجھیں محبت اور عشق ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو اتباعِ محبوب میں ثابت قدم رکھتی ہے جن مبارک ہستیوں نے اس برگزیدہ خاندان سے اپنا رشتۂ محبت جوڑ لیا ہے۔ وہ ہر دو جہاں میں فائز المرام ہوئیں۔ حضرت بلالؓ کی والہانہ محبت اور حضرت اویس قرنیؓ کا عشقِ رسول حضرت جنیدؒ بغدادی کی تکریم اہل بیت۔ حضرت حسن بصریؒ و سلمانؓ فارسی وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان سب کو حب احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سے کیا بنا دیا۔

پوچھے کوئی صہیبؓ و بلالؓ و حسنؓ سے یہ
حُبِّ نبیؐ سے زندگی کیسی سنور گئی (مضطر نظامی)

سینکڑوں نہیں ہزاروں بندگان خدا اس پاک خاندان کی محبت و عقیدت اور صحیح اتباع کی برکت سے ولی۔ غوث اور قطب ہو گئے ہیں۔ مگر اہل ظاہر کا گروہ قُل اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی تاویلات میں ہی اُلجھ کر رہ گیا ہے۔ علامہ اقبالؒ کیا خوب فرماتے ہیں۔

مقامش عبدہٗ آمد ولیکن
جہانِ شوق را پروردگار است

Marfat.com

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سراج المنیر حیات النبی مطہر و معطر سید البشر رہبر انبیا۔ سرورِ انقیا۔ محرمِ راز اوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ شفیع روزِ جزا۔ مہرِ سپہر نبوت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عاشقان صادق اور محبان با اخلاص کے دل پر آج بھی اسی طرح جلوہ ریز ہیں جس طرح وادیٔ بطحا میں اپنے پاکباز اور جان نثار حلقہ نشینوں میں تھے۔ اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کس کے نور سے پرنور ہیں۔ فقرا۔ درویش اور عارف کس کے اسرارِ جانفزا سے مسرور ہیں۔ کائنات کے ہر ذرہ میں نورِ ختم الرسل ضوفشاں ہے

گر نہ بیند بہ روز سپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مگر وہ دل جو روزِ ازل ہی سے نورِ ایمان سے محروم قرار دیئے گئے۔ خاندانِ رسالت کے تعلقدار ہونے کے باوجود اپنی فطری بے بصری اور بے ادبی کی وجہ سے ابوجہل و ابولہب وغیرہ خطاب حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت شیخ امام قدوۃ الانام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد البوصیری قدس سرہٗ قصیدہ بردہ میں نوری مضمون آپ کی شان مبارک میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں

کَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ	صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

یعنی اے میرے پیارے نبی آپ کے ظاہری اور باطنی کمالات کی مثال آفتاب کی ہے۔ عدمِ ادراک کیفیت کمالات میں۔ کہ وہ آفتاب دور سے چھوٹا بقدر قوس یا آئینہ معلوم ہوتا ہے اور دیکھنے والا نہایت ہی دوری اور بعد کے سبب سے اس

Marfat.com

آفتاب کی واقعی مقدار نہیں معلوم کر سکتا۔ اور اگر اس آفتاب کو پاس اور نزدیک سے دیکھو تو بسبب غایت اور نہایت درجہ کی نورانیّت اور روشنی کے آنکھ درماندہ اور عاجز ہو جاتی ہے۔ اور آنکھ آفتاب کی پوری حقیقت دریافت اور معلوم نہیں کر سکتی۔

سبحان اللہ ایسا ہی حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ کہ ظاہر میں لوگ آپ کو ایک جسم مقدر دیکھتے ہیں۔ مگر آپ کی حقیقت واقعیہ بہت ہی دور دراز ہے۔ اس لئے لوگ بسبب پستی اپنے مرتبہ کے معلوم نہیں کر سکتے۔

سبحان اللہ۔ جو لوگ صاحب کشف ہیں۔ اور جو لوگ صاحب شہود ہیں۔ ان کی آنکھیں بسبب قرب اور نزدیکی اور بے حد و حساب نورانیّتِ انوار سیّد الابرار صلے اللہ علیہ وسلم کے خیرہ اور عاجز ہو جاتی ہیں۔ الحاصل۔ آپکا وجود باوجود آفتاب کی مثل ہے کہ نزدیک و دور سے دیکھنے والے آپکی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ	قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

یعنی تمام خلق اور اولیائے مقربین و صاحبِ شہود حقیقت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریافت اور معلوم نہیں کر سکتے۔ تو اب جو لوگ کہ گناہوں کی دلدل اور ذلّت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور قساوت قلبی اور شہوات نفسانی میں منہمک ہیں۔ وہ بھلا آپ کی حقیقت سے اس دنیا میں کس طرح واقف ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

دنیا کی قید اسلئے لگائی۔ کہ آخرت میں ہر شخص کو موافق مرتبہ کے جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل آفتاب کے روشن اور واضح

Marfat.com

معلوم ہونے لگیگا ۔

یُظْہِرْنَ اَنْوَارَہَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ	فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُہَا

یعنی سبحان اللہ ۔ آپ آفتاب فضل وکمال ہیں ۔ اور تمام انبیا علیہ السلام اس آفتاب کے چاند اور ستارے ہیں ۔ پس جس طرح چاند آفتاب کے غائب ہونے کے وقت آفتاب سے نور اور روشنی حاصل کرکے روشن ہوجاتا ہے ۔ اور اندھیری رات کو روشن و منور کردیتا ہے ۔ اسی طرح انبیا علیہم السلام قبل ظہور ہونے آپ کے وجود باجود کے آپ کی روح پرفتوح سے فیوضات ۔ ظاہری اور باطنی حاصل کرکے خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں ۔
سبحان اللہ ۔ جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو اس آفتاب کے سامنے مثلِ چراغ اور بتی کی روشنی کے ہوگئے ۔

وَالْبَحْرِ فِی کَرَمٍ وَّالدَّھْرِ فِی ھِمَمٍ	کَالزَّھْرِ فِی تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِی شَرَفٍ

یعنی ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی صفات اور آپ کا بابرکت وجود اور خلقِ عظیم سبحان اللہ لطافت اور نورانیت اور نظافت میں مثلِ شگوفہ اور مثلِ چودھویں رات کے بلندی اور بزرگی اور نورانیت اور روشنی میں ہے ۔ مانند دریا اور سمندر کے عوام مخلوق کو فیض اور نفع پہنچانے میں ہے ۔ اور آپ کی ذاتِ بابرکات وہ عالی ہمت ہے کہ ہر ناقص کو درجہ کمال پر پہنچا دیتی ہے ۔ اور ممکنات کو ظہور میں لاتی ہے ۔ اور عجائب وغرائب امور کو ظاہر کرتی ہے ۔ اور آپ سے جو فیض کا امید وار ہے اس کو اس کے کمالات ظاہر اور باطن میں بدرجہ کمال پہنچا دیتے ہیں ۔ اور بشر کو فرشتوں سے افضل بنا

Marfat.com

دیئے ہیں ۔

لَا طِیْبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَہٗ	طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْہُ وَ مُلْتَثِمٖ

سبحان اللہ ۔ یعنی کوئی اچھی سے اچھی خوشبو اُس خاکِ پاک کی ہمسری اور برابری نہیں کرسکتی ۔ جس نے جسم شریف کو جمع کیا ہے ۔ یعنی اس کے گرد چاروں طرف احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ اور وہ خوش نصیب ہے کہ جسنے اس خاک پاک کی خوشبو سونگھی ہے ۔ اور جسنے اس پاک اور نورانی زمین کو بوسہ دیا ہے ۔ اور یہ تحقیق ہے ۔ کہ آپ کے مرقد شریف کی جگہ تمام اجزائے زمین سے بلکہ کعبہ معظمہ اور عرش اعظم سے بھی افضل ہے ۔

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ	یَا طِیْبَ مُبْتَدَءٍ مِّنْہُ وَ مُخْتَتَمٖ

سبحان اللہ ۔ یعنی جسوقت آپ پیدا ہوئے ۔ اس وقت نے بسبب ظاہر ہونے امور غریبہ اور کرامات عظیمہ کے آپ کی عمدگی و لطافت و پاکیزگی و بزرگی کو ظاہر کردیا ۔ اے قوم ۔ یا اے خوشبو تم حاضر ہو اور آپکی حسن ابتدا اور خوبی خاتمہ کو دیکھو اور اے زمان ولادت اور اے زمان رحلت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے فضائل کا کیا کہنا ہے ۔ تو تو زمانوں سے افضل و اعلیٰ ہے ۔ کہ سورہ والعصر میں اللہ پاک نے تیری قسم کھائی اور تجھ کو مبارک اور بابرکت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے باعث مشرف فرمایا ۔

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ	وَ یُنْکِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٖ

یعنی کبھی آنکھ بسبب درد کے آفتاب کی روشنی کو برا سمجھتی ہے اور کبھی منہ لوجہ

Marfat.com

بیماری کے میٹھے پانی کے ذائقہ کو ناپسند کرتا ہے اور اس میٹھی شئے کو بسبب بیماری کے تلخ سمجھتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ با وجودیکہ آفتاب کا نور اور میٹھی شئے کا ذائقہ یہ تو بالکل ہی ظاہر ہے پس جسمانی بیماری کی حالت میں یہ دونوں چیزیں کہ عمدہ ہیں بیمار کو بیماری کے باعث سے کریہہ معلوم ہوں۔ تو اگر کوئی باطن کا بیمار اور باطن کا اندھا فضائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم اور آپ کی شانِ پاک کی آیات شریفہ سے انکار کرے یا غافل رہے تو کیا تعجب۔

الحاصل۔ اللہ تبارک وتعالیٰ شانِ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ارشاد فرماتا ہے۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھ کو بشیر اور نذیر یعنی خوشخبری سنانے والا جنت کی اور ڈرانے والا دوزخ سے بنا کر بھیجا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور روشن آفتاب۔

سبحان اللہ۔ اللہ رب العزت نے وجود باجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ کو آفتاب سے یاد فرمایا۔ کہ عاقبت کی باطنی کھیتی کرنے والوں کیلئے سب سے پہلے اسی مبارک آفتاب کی ضرورت ہے۔

نعت شریف

از فروغ نسبت روشن دین و دنیا ہر دو جا	بر تو باد از خدا صلوات یا بدر الدجیٰ
مادرِ گیتی نزادہ چوں تو فرزند د گر	دیدۂ عالم نہ دیدہ ہیچو تو حسن اللقا
کی ملک کردے بر پیشِ آدمِ خاکی سجود	نور تو در وی نہ بودی گر ودیعت ای بدا

Marfat.com

گر نہ بودی ذات پاکت اندریں راہ مقتدا	پی نہ بُردی ہیچ کس تا منزل حق الیقین

از بہارِ لطف تو سرسبز باغ کائنات
وز نسیمِ فیض تو شاداب تر روضِ الصّفا

قبلہ حضرت شاہ کلا نوی علیہ الرحمت کو جس درجہ محبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے تھی۔ قید تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ اسکا صحیح علم آپ ہی کے دل اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک محدود ہے میں اندازہ کرنے سے ازبس عاجز ہوں۔

میانِ عاشق و معشوق رمز یست
کراماً کاتبیں را زاں خبر نیست

آپ کی عملی زندگی سنتِ اطہر کے تابع عمل تھی۔ اور یہ آپ کی محبت اور عشق کا بیّن ثبوت ہے۔ اب میں آپ کے وہ ارشادات بیان کرتا ہوں۔ جو آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیتِ اطہار کی توصیف میں بیان فرمائے ہیں۔

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ کے سامنے ایک دفعہ فرقہ وہابیہ کا ذکر ہوا۔ کہ وہ بہت زبان دراز اور گستاخ ہیں۔ تو آپ فرمانے لگے کہ یہ ان کی نادانی اور کم فہمی ہے۔ نماز روزہ اور دیگر اعمال جن پر انہیں فخر ہے۔ ان میں ریا و نمود اور عُجب کو بھی دخل ہوسکتا ہے۔ فی زمانہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ہر آلائش سے پاک ہو کر اعمال بجالاتے ہیں۔ اور اس پر غضب یہ کہ۔ اپنے محسن اور شفیع کی شانِ پاک میں چون وچرا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس یہی ایک وسیلہ باعث نجات ہے۔

فرمایا۔ یہ کم فہم لوگ حضور پاک کے مدارج کا اندازہ کرنا شروع کر دیتے

Marfat.com

ہیں۔ حالانکہ وہاں روح الامین جیسے جلیل القدر اور رفیع المنزلت فرشتے بھی عاجز و درماندہ ہیں۔ جب سرور عالم معراج شریف کو تشریف لے گئے تو روح الامین آپ کے ہمرکاب تھا اور سموات کی سیر کراتا رہا جب مقام سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو جبرئیل آگے جانے سے رہ گئے اور عرض کیا۔ کہ حضور میری اب انتہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جبرائیل۔ میری تو ابتدا ہے۔

بدو گفت سالار بیت الحرام　　　که اے حامل وحی برتر خرام

چو در دوستی مخلصم یافتی　　　عنانم زصحبت چرا تافتی

بگفتا فراتر مجالم نماند　　　به بازوئے بالم مجالم نماند

اگر یک سرموئے برتر پرم　　　فروغ تجلیٰ بسوزد پرم

مقام غور ہے جہاں روح الامین جیسے ممتاز و رفیع القدر دم بخود اور عاجز ہیں وہاں یہ خواہشات میں الجھا ہوا انسان کیا مجال رکھتا ہے۔ کہ آپ کے منازل و کمالات کا ادراک کر سکے۔ حضور کی ذاتِ ستودہ صفات وراء الورا ہے۔

نتواں وصف تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی

آپ کے سامنے جب حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہوتا یا اوصافِ اہل بیت بیان فرما ہوتے۔ تو آپ بہت متاثر ہوتے۔

الحاج مولانا مولوی قاضی سراج احمد صاحب مقام اچھرہ لاہور۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں جب داخل طریق ہونے کیلئے علی پور گیا۔ تو دورانِ گفتگو میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کا ذکر بھی آیا۔ آپنے فرمایا اس کے کچھ شعر سناؤ۔ میں نے مندرجہ ذیل شعر پڑھے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے حضرت حسین علیہ السلام کی شانِ پاک میں کہے ہیں۔

بہرِ حق در خاک و خوں غلطیدہ است　　　پس بنائے لا الٰہ گردیدہ است

Marfat.com

نقشِ اِلا اللہ بر صحرا نوشت   سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت
رمزِ قرآن از حسینؓ آموختیم   ز آتشِ او شعلہ ہا افروختیم

آپ سن کر عالتِ وجد میں آگئے۔ قاضی صاحب مذکور کا بیان ہے۔ آپ اکثر مجھ سے اوصافِ اہل بیت سنتے اور ایک دفعہ فرمایا۔ کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ روحانیت کے پیشوائے اعظم ہیں۔ اور کل اولیار کرام کو فیض انہیں سے حاصل ہے۔ فرمایا۔ کہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وابستہ کیا گیا ہے۔ یہ حضور صدیق اکبرؓ کا ادب و احترام ہے۔ ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گھر روحانیت کا مرکز ہے۔

حضور قبلۂ عالم کو سیدۃ النسا خاتون جنت والدۂ حضرت حسنینؓ لختِ جگر رسولِ ثقلین حضرتِ بتول جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت عقیدت تھی۔ فرمایا کہ لوگ معمولی درجہ کے اولیار کا عرس کرنا بھی باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ مگر جناب سیدہ جو کل صلحا اور اولیار سے بدرجہا افضل ہیں۔ ان کا عرس شریف کیوں نہیں کرتے۔ آپ ماہ رمضان المبارک کی تیسری تاریخ کو جناب سیدہؓ کا عرس شریف کیا کرتے۔ اور اکثر دوستوں و عزیزوں کو بھی تلقین فرماتے۔ کہ ختم شریف کیا کریں۔

اللہ اکبر فرمایا۔ کہ حضور پاک صاحبہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ختم شریف دیا کرو۔ اس سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اگر ہو جاوے تو میں ذمہ دار ہوں

آپ کو کتاب القول المقبول فی حبّ آلِ رسول بہت پسند تھی۔ مولوی فضل الٰہی صاحب کہتے ہیں۔ کہ آپ کو اوصافِ اہل البیت سننے کا اسقدر شوق تھا کہ جہاں کہیں سے کوئی شعر یا مناقب وغیرہ سن لیتے تو لکھوا لیتے

Marfat.com

یہ شعر اکثر پڑھتے۔

نوشتہ بر درِ جنت بخطِ سبز و جلی
شفیعِ روزِ قیامت محمدؐ است و علیؓ

مولوی صاحب مذکور کا بیان ہے۔کہ ایک زمیندار نے آپ کے سامنے یہ مناقب پڑھے۔جو مجھ سے لکھوا لئے۔

مناقب

منزل وڈی فقر دی بارہ من امام — ایہو صاحب تخت دے ایہو صاحب انعام
اوّل حضرت شاہ ہے اسد اللہ جسدی شان — اوہے وصی رسول دا بخش لیا سبحان
دوجا حسن امام ہے اوہ فرزند علی — او جوان بہشت دا نانا پاک نبی
تیجا امام حسین ہے او مظلوم شہید — جبرائیل کھڈاوندا اسنوں کرنا کید
چوتھا زین العابدین صاحب تاج کلاہ — ثابت قدم وچ فقر دے سید دین پناہ
پنجویں باقر جان توں اوس محمدؐ نام — ساری امت نبیؐ دی اسدی ہے غلام
چھیواں امام المومنین جعفر صادقؓ جان — ہویا اہدے علم تھیں روشن سب جہان
ستویں موسیٰ جان توں کاظم جس خطاب — چارے مذہب اسدے تابع ہیں نواب
اٹھویں سید خلق دا موسیٰ بجھ رضا — او پر راہ خدا دے کیتی جان فدا
ناویں سید دین دا نقی محمدؐ جان — فرض محبت اوسدی رب کرے رحمان
دسویں تقی پہچان توں جسدا نام علی — وڈا شرف خدا تے ہویا او ولی
یارہویں جان عسکری جسدا حسن خطاب — نانا جسدا مصطفٰےؐ دادا بوتراب
بارہویں مہدی جان توں اوس محمد نام — ابو قاسم کنیت اوسدی باراں ہوئے تمام

نیز بیان کرتے ہیں۔ ایکدفعہ آپنے حضرت مولانا مولوی غلام غوث صاحب سکھو چک والے جو کہ عربی کے بہت عالم تھے ان سے دریافت کیا مولوی صاحب

Marfat.com

مجھے مائی صاحبہ سیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بے حد عقیدت ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْفَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ۔ یعنی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

آپ فرمائیں۔ کہ اصل عقیدہ کیا ہونا چاہیئے۔ مولوی صاحب مذکور نے آپ کے عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ نواب صدیق الحسن بھوپالوی نے بھی اپنی ایک تصنیف میں یہی لکھا ہے

جگر بجگراست رشتہ و گر است

فرمایا۔ حُبِّ اہل بیت سرمایۂ دین و ایمان ہے۔ ایکدن آپ نے مکتوبات شریف سے یہ ذکر کیا کہ جناب مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ میرے والد بزرگوار کا وطیرہ تھا کہ آپ لوگوں میں محبت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کی تبلیغ عام طور پر کیا کرتے۔ جب ان کا وقتِ وصال قریب آیا تو میں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور جس امر کی آپ بہت تاکید کیا کرتے تھے۔ اب اس کا کیا حال ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں میں حُبِّ اہل بیت میں ثابت قدم ہوں مولوی صاحب مذکور کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ موضع دودھوچک (ضلع گورداسپور) میں رونق افروز تھے رات کیوقت مجلس میں کسی صاحب نے مصائبِ اہل بیت اور یزید کے جبر و تشدد کا ذکر کیا۔ جس پر میں نے عرض کی۔ کہ کتاب سر الشہادتین میں ذکر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل درجے کامل طور پر ودیعت فرمائے تھے۔ آپ ہر درجہ میں کل انبیاء سے فائق تھے مگر شہادت کا عمل حضور صلعم کے جسد اطہر پر وارد نہیں کیا گیا۔ کیوں کہ یہ بات شان نبوت سے بعید تھی۔ کہ سرورِ کائنات صلعم کا وجود اقدس خاک و خون میں غلطاں ہو۔ یہ عمل آپکے

Marfat.com

سبطین سیدنا حسن و حسین علیہ السلام کے جسم پاک پر وارد ہوا اور اس شہادت کبریٰ کا درجہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات میں شمار کیا گیا۔ آپ یہ سنکر فرمانے لگے کہ درست ہے۔ اس شہادت کی ہی غرض و غایت تھی۔ ورنہ خاندانِ مرتضوی یوں ستایا جاوے دراں حالیکہ خداوند عزیز و غالب کی غیرت کسی معمولی درویش کو بھی ناحق ستانے سے جوش میں آجاتی ہے۔

ایکدفعہ آپنے فرمایا کہ اگر علماء حضرات مجھ سے پوچھ کر خطبے مرتب کرتے تو میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پاک تحریر کراتا۔

الغرض۔ آپ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بدرجہا محبت و عقیدت تھی۔ کیوں نہ ہوتی۔ آپ اسی گلستان کے رنگین پھول تھے۔ اور سیدنا مولانا حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روحانی رابطہ تھا۔

قصیدہ

دل ہے مائل ہر ادائے سیدِ ابرار پر — سادگی پر ناز پر انداز پہ رفتار پر
جب نگاہیں پڑتی ہیں اپنی گل گلزار پر — بھیجتے ہیں ہم درود اس روئے پر انوار پر
بسترا ہے آستانِ احمدِ مختار پر — ہے دماغ اب اپنا عرشِ ایزدِ غفار پر
جو نہ شیدا ہو نبی کی ابروئے خمدار پر — گردن اس کی رکھدے جلادِ فلک تلوار پر
اے فلک تو چاہتا ہے گر فلاکت اور بھی — جبہہ سا ہو آستانِ احمدِ مختار پر
واہ کیا انصار و یارانِ رسول اللہ تھے — ایک تن ہوتے تھے بھاری سینکڑوں کفار پر
نام اپنا بھی فدایانِ نبی میں لکھ گیا — ہم بھی مائل ہو گئے حسنِ شہ ابرار پر

Marfat.com

عاشق گیسو کو رکھتا ہے پریشان رات دن
ہو بلا نازل نہ فرقِ چرخِ کج رفتار پر

باغ طیبہ میں آتے اُڑ کے بلبل کی طرح
ہوتے بازو میں اگر پرِ احمد مختار پر

اس گھڑی ہو جائیگی اُمید سب پوری مری
سر مرا جب ہوگا پائے احمد مختار پر

وہ پہونچنا روضۂ سلطان عالم کے قریب
وہ نگاہوں کا مری پڑنا در و دیوار پر

خواب میں جلوہ اگر اپنا دکھادیں مصطفےٰ
رشک عالم ہو مرے طالع بیدار پر

کیا حقیقت مشک تبت کی ہے میرے سامنے
ہوں میں شیدا شاہِ دیں کی زلفِ عنبر بار پر

اہل بیت احمد مختار کی کیا شان ہے
ان کی ذات پاک بیشک کشتیٔ طوفان ہے

دامن آل نبی احمدؐ ہے جسکے ہاتھ
ساحل مقصود اسکے واسطے آسان ہے

کیوں نہ ہو خورشید محشر سے اماں اسکو بھلا
جس کے سر پر حب اہلبیت کا داماں ہے

مومنوں کو حب آلِ سید ابرار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

نعت شریف

(خاکسار مؤلف)

محمدؐ کے جلووں نے دنیا بسا دی
نوائے مقدس سے محفل جگا دی

جو تھی غرق قعرِ مذلت میں دنیا
نظر سے وہ رشک ثریا بنا دی

بچا کر ہمیں قعرِ نار سقر سے
کرم سے رہ باغ جنت دکھا دی

وہ کسریٰ و قیصر کی محفوظ دولت
مدینہ کی گلیوں میں للہ لٹا دی

پریشان تھی کل جو دوشِ صبا پر
وہ مٹی سوئے عرش اعظم اُڑا دی

مٹائی نبیؐ نے جہاں سے ضلالت
اور اسلام کی صاف رنگت جما دی

محمدؐ کی رحمت کا کیا پوچھتے ہو
جہانبانی صحرائیوں کو سکھا دی

Marfat.com

نہ جولانش اُٹھی مسیحا کے قم سے | اُٹھی جب محمدؐ نے ٹھوکر لگا دی
مٹائی بتوں کی وہ سب نامداری | صفِ صاف وسادہ حرم میں بچھا دی
ہزاروں فریبوں میں الجھی تھی دنیا | کرم سے محمدؐ نے آکر چھڑا دی
وہ آتش جو ایران میں شعلہ زن تھی | محمدؐ نے آکر وہ یکسر بجھا دی
جو دشمن ہمیشہ رہا تیرا بدخواہ | مرے مولا تونے اُسے بھی دعا دی
تیرے در پہ آئے ہیں جو بن کے مومن | نویداُن کو جنّت کی تونے سُنا دی
وہ مقہور دنیا وہ مغرور دنیا | درِ پاکِ یزداں پہ تونے جھکا دی
عرب کیا تھا صحرائے بے برگ و باراں | وہاں موج کوثر کی تونے بہا دی
تری بزم میں یہ مری خوشنوائی | تیرے عشق نے مجھکو مولا سکھا دی
بنا دے مری بگڑی بھی یا محمدؐ | ہزاروں کی بگڑی ہے تونے بنا دی

رفیق اب رہو منتظر تم کرم کے
درِ پاک حضرت پہ جب ہے صدا دی

قصیدہ درشانِ قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

حال زارمن نگر وز بندِ تکلیفم رہاں | خلق را مشکل کشا ہستی توشاہا بے گماں
آلِ حضرت مصطفےٰ ہستی و اولاد علی | نورِ حق از چہرۂ تو چوں قمر شد ضوفشاں
مے کنی کوشش کہ خود را از جہاں داری نہاں | لیک مہر آید بروں چوں کے تواند شد نہاں
واقفِ اسرار ہستی وا نیم ما فی الضمیر | زیں نیامد حالِ من محتاج تفسیر و بیاں
دستگیری کن کہ جز تو من ندارم دستگیر | بر درت من آمدم بس بے نوا خستہ جاں
من نمے گویم مراتاجِ شہنشاہی بدہ | درغلامی کن قبول واز درت للہ مراں
نفس وشیطان در رہِ من سخت نزاستادہ اند | جز درِ تو ہیچ جا بینم نہ من جائے اماں

Marfat.com

ہیچ سائل از درِ تو چوں بہ محرومی نہ رفت
من ہمے دارم امید از رحمتِ تو آں چناں

اے نگاہِ تو برائے خاکِ ما چو کیمیا است
از نگاہِ لطفِ خود شادم بساز اے جانِ جاں

آفتابِ فیض تو باشد درخشاں تا ابد
تا چو ماہ مانند منوّر قلبِ ما مسترشداں

چوں شدی صدیق تو اندوہگیں و پُر ملال
بعد از عسرت ہمے آید مسرت بے گماں

حضرت سیّد محمد صدیق شاہ صاحب بھوپری ایم اے

سفرِ حج

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کشف سے کیا پوشیدہ تھا۔ اور کونسے بزرگ کیساتھ آپ کو روحانی رابطہ نہ تھا۔

کشفی اور مثالی طور پر حج کرنا اور کرا دینا اور اہل اللہ کے مزارات کی زیارت کرا دینا۔ تو آپ کے فیضانِ نظر کا ایک معمولی کرشمہ تھا۔

(نام فقیرا دسیدا باہو جیہڑا گھر وچ مکہ دکھالے ہو)

کے پورے پورے مصداق تھے۔ میرے پاس اس قسم کی بہت سی روائتیں ہیں۔ جنکو بیان کرنا باعث طوالت ہے۔ چند روایتیں باب کشف و کرامات میں بیان کی گئی ہیں۔

چونکہ اتباع شریعت ایک لازمی امر ہے۔ لہذا آپ جب کسی حاجی یا عرب سے اس ارضِ پاک کے حالات سنتے تو آتشِ شوق تیز تر ہو جاتی۔ آپ کو حج بیت اللہ شریف اور زیارتِ گنبدِ خضرا کا شوق اس قدر دامن گیرِ دل ہوا کہ شب و روز آپ کے تصور میں وہی دنیا رہنے لگی۔ بمصداق

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش
باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

Marfat.com

ترجمہ: جو بھی اپنے اصل سے دور ہو جائے وہ اپنے وصل کا زمانہ پھر تلاش کرتا ہے۔

لہذا ۱۳۲۳ھ مبارک کو اپنے اس مبارک سفر کی تیاری کر لی۔

صاحبزادگان کا بیان ہے۔ کہ آپ کے ہمراہ جو بزرگ اس سفر میں تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ جب عرب شریف کی ارض مقدس میں قافلہ پہنچا آپ نے بہت مؤدبانہ انداز اختیار کر لیا۔ اور آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی۔

جب مناسکِ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منوّرہ کی تیاری ہوئی۔ تو راہ میں آپنے ادب کی وہ ادائیں اختیار کیں جو ہمارے لئے دشوار تھیں۔ یعنی مدینہ منوّرہ ابھی بارہ میل کی مسافت پر ہی تھا۔ کہ آپنے شتر کی سواری چھوڑ کر پیدل سفر اختیار کر لیا۔ اور گنبدِ خضرا جسمیں کہ محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضوفشاں ہیں۔ کے میناروں سے تو آپکی نگاہ اُٹھتی نہ تھی۔ اور جب روضۂ اقدس پر پہنچے تو جس حسنِ ادا سے آپنے تعظیم و تکریم کی وہ آپ ہی کا حصّہ تھا۔ آپ پر وجد طاری تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

آپنے وہاں کے ہر خاص و عام اور وہاں کی ہر چیز کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا۔ اُس مبارک سفر سے آپ کو بہت سی برکات حاصل ہوئیں۔ صاحبزادگان بیان کرتے۔ کہ جب آپ حج حرمین شریف کے بعد وطن تشریف لائے تو بہت کم گفتگو فرماتے تھے اور بدوی لوگوں کے متعلق فرمایا کہ لوگ ان کے متعلق گلہ و شکایت کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ساتھ ان کا سلوک نہایت بہتر رہا۔ وہ کپڑے جو آپنے وہاں استعمال کیے گھر آکر اتار دیئے جو آج تک بطور تبرک

Marfat.com

محفوظ ہیں۔ اور حضرت شیخ عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو تمام قرآن پاک اور دلائل الخیرات کی اجازت مرحمت ہوئی۔ آپنے تمام عمر حاجی نہیں کہلوایا اور نہ ظاہر ہونے دیا۔

مذہبی تعامل

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ آجکل کی فرقہ پرستیوں کی الجھنوں سے بالکل آزاد تھے۔ آپکا مذہب محبت و عشق اور آپکا مسلک صلح کل تھا ہر فرقے کے پیرو آپ کو یکساں بزرگ سمجھتے تھے۔

آپ حنفی المذہب تھے۔ اور تصوفانہ مسلک حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق عمل پر تھا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روحانی رابطہ تھا۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک سال آپ سرہند شریف سے تشریف لائے ہوئے۔ بیمار ہو گئے۔ بخار اس جوش سے چڑھا۔ کہ حضور کو زندگی سے مایوسی ہو گئی مجھے پاس بلا کر فرمایا۔ کہ میں تجھے کچھ وصیتیں لکھواتا ہوں۔ وہ میری اولاد کو سنا دینا۔

فرمایا۔ کہ صاحبزادہ فدا حسینؒ صاحب و صاحبزادہ خادم حسینؒ صاحب و صاحبزادہ غلام رسولؒ صاحب ان تینوں فرزندوں سے کہہ دینا۔ کہ اپنا مذہب اہل سنت و الجماعت رکھیں اور اپنی اولاد کو بھی اسی مذہب پر قائم رہنے کی تاکید کرتے رہیں۔ آپنے فرمایا۔ کہ تصوف کی کتابیں پڑھتے رہا کرو۔ مکتوبات شریف۔ کیمیائے سعادت احیاء العلوم۔ مثنوی شریف۔ نفحات الانس شمس التاریخ محبوب فقہ۔ کشف المحجوب۔ تذکرۃ الاولیا۔ بستان العارفین اور اسی قسم کی کتابیں پڑھنے کو اکثر فرماتے۔

Marfat.com

اخلاقِ لاثانی

بحسنِ خلق تواں کرد صید اہل نظر
بہ بند و دام نگیرند مرغ دانا را

ترجمہ:۔ حسنِ خلق سے اہل نظر کو شکار کیا جا سکتا ہے۔ ہوشیار پرندہ کو جال سے نہیں پکڑ سکتے۔

حضور شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق حمیدہ کو احاطۂ تحریر میں لانے کیلئے ایک مدت و دفتر درکار ہے۔ اخلاق اور رحمدلی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیکی کی تمام توتیں آپ کو ودیعت کی ہوئی تھیں جو اپنی ضیا باری اور کرم گستری سے دنیا کے ایک حصّہ کو فیض یاب کر رہی تھیں۔

حضور بہت خوش اخلاق اور حق گو تھے۔ گفتگو میں سادہ تھے مگر آپ کے اس سادہ انداز میں اس قدر روحانیت اور حلاوت ہوتی کہ آپ کے وہ سادہ الفاظ ہر دل میں روحانی زندگی بن کر اتر جاتے اور حلقہ نشین بھی اُسی انداز میں گفتگو کرنا باعثِ فخر سمجھتے۔ عادت مبارک میں زیادہ گفتگو اور مسائل میں اُلجھے رہنا قطعاً نہیں تھا۔ خاموشی کو عزیز سمجھتے اور فرمایا کرتے کہ زاید از ضرورت گفتگو انسان کیلئے منع ہے اور درویش کیلئے تو زہر قاتل ہے

گر خبر داری ز حیی لایموت　　بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت

بیکار رہنے اور دوسروں کے دست نگر ہونیکو اچھا نہیں سمجھتے تھے خود محنتی تھے اور محنت کی تعلیم دیتے۔

آدمی زادہ چوں شود بیکار
یا شود دزد یا شود بیمار

Marfat.com

رقیق القلب تھے۔ کسی کی تکلیف سنکر متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ اپنی صفت اپنے سامنے سننا آپ کے نزدیک برا تھا۔ خوشامد اور چاپلوسی کی گفتگو کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لوگ اکثر آپ کی تعریف کے قطعات وغیرہ بنا کر لے جاتے۔ مگر آپ نہ سنتے اور نہ ہی کسی حجرہ پاک میں لٹکاتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے فاضل دوست مضطر نظامی لپھوردی سے ایک قصیدہ لکھوا کر لے گیا۔ اور چاہا کہ آپ کو پڑھ کر سناؤں مگر اپنے ... سننا اور نہ ہی حجرہ پاک میں لٹکانے دیا۔ فرماتے کہ درویش کو اپنی صفت سننا منع ہے۔ وہ قصیدہ یہ ہے۔

"در بعنوان درویش خدا است"

قطرہ ہے اس کے فقر کا دریا لئے ہوئے — دریا متاعِ گوہر یکتا لئے ہوئے

کاشانۂ فقیر کو تحقیر سے نہ دیکھ — زیرِ قدم ہے دولتِ دنیا لئے ہوئے

دل اسکا ہے ضیا کدۂ حسنِ لم یزل — اور آستیں میں ہے یدِ بیضا لئے ہوئے

سودا نہیں ہے اسکو متاعِ قلیل کا — دامن میں ہے وہ دولتِ عقبیٰ لئے ہوئے

رکنِ رکینِ زمرۂ لا یحزنون ہے وہ — بیٹھا ہے شاد کام مصلّےٰ لئے ہوئے

آپ کی عادت مبارک میں خود نمائی کا شائبہ تک نہ تھا (مؤلف) ایک دفعہ مجھے آپ سے ایک رقعہ حاصل کرنے کی ضرورت درپیش ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ رقعہ خود لکھ لو۔ میں دستخط کر دوں گا۔ لہٰذا میں نے رقعہ لکھ کر پیش کیا۔ آپ نے اس میں جہاں کہیں بھی کوئی اعزازی لفظ یا خطاب دیکھا اسے مٹا دیا۔ حتیٰ کہ اپنے نام پاک کے آگے لفظ شاہ کو بھی مٹا دیا (اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ) یاروں کے حلقہ میں جہاں جگہ ملی وہیں تشریف رکھتے لباس فاخرہ کو برا سمجھتے۔ صاف وسادہ لباس اور دستار پہننے کو پسند فرماتے۔

جن دنوں آپ پیدل چورہ شریف جایا کرتے تھے۔ ان ایام کا واقعہ ہے۔ کہ جو

Marfat.com

رحیم بخش درویش بیان کرتے تھے، کہ چورے شریف جاتے ہوئے آپنے ایک دفعہ اپنے لئے پاپوش خریدنی چاہی۔ ہم نے راولپنڈی ایک دکاندار سے پاپوش پسند کی۔ جب قیمت کی کمی بیشی کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ تو میں نے دکاندار سے کہا کہ سید اور بزرگ ہیں۔ لہذا کچھ رعایت ہونی چاہیئے۔ حضور یہ سنکر سخت ناراض ہوئے۔ اور مجھے فرمایا۔ کہ میرے بزرگ یا سید ہونیکا تونے بھی دو تین آنہ کی قدر کروانی پسند کی ہے۔ میری بزرگی کی قیمت یہ دنیا ہرگز نہیں۔ اور برابر فرماتے رہے۔ کہ میری بزرگی و فقیری بازہد و تقویٰ یہ نہیں۔ کہ دو دو آنے پر فروخت کرتا پھروں۔

رنگدار کپڑے اور سوانگ بنانے کو بہت برا خیال کرتے۔ ایک رنگدار لباس والا درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپنے اُسے فرمایا، کہ میاں فقیری رنگدار لباس میں نہیں،

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند
ہزار نکتہ باریکتر ز مو ایں جا است
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

پھر آپنے یہ مثنوی پڑھ کر سنائی اور رنگدار کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

ساوے بھگوے پہن نہ کپڑے	ایہہ رستہ نہ رب نوں اپڑے
ایہہ چالے ٹھگ باراں پکڑے	چھڈ رنگ سانگ بناوندی
جے چاہیں توں دل دی مستی	آسکھ میں تھیں پیر پرستی
اسدے باجھ نہ جاندی ہستی	لے مت خود و نجاوندی
کنتر قدوزی ٹھپ رکھاویں	مے وحدت دی لذت پاویں

خشک ملاں نوں پیا پڑھاویں لے مت خودی وِنجاوندی

سیرت مرداں گزیں باصورت مرداں چہ کار

مردِ عاشق پیشہ را باصورت الواں چہ کار

صفائی قلب اور مسکین نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ایک شخص جذامی (کوڑھی) تقریباً ہر شفاخانے سے مایوس العلاج ہوکر آپ کے در اقدس پر آگرا آپ اس وقت مکان کے اندر رونق فرما تھے۔ عزیزوں نے اس کی بدبو کو دیکھتے ہوئے باہر ہی بیٹھنے پر مجبور کیا۔ مگر جب آپ کو معلوم ہوا۔ تو اُسے اندر بلا لیا اور اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اسی دن سے روبصحت ہوگیا۔

حکیم عبدالعزیز سوجانپوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ مرزا پور کے قریب ایک گاؤں میں دعوت پر تشریف لے گئے۔ صاحب خانہ نمبردار نے تمام دوستوں کے ہاتھ دھلوائے۔ مگر ایک لڑکے کو جو بظاہر کراہت کے قابل تھا چھوڑ دیا حضور نے جب دیکھا۔ تو خود اُٹھ کر اس کے ہاتھ دھلوائے اور پاس بیٹھ کر کھانا کھلایا اور اس کا پس خوردہ اُس نمبردار کو کھلایا۔ سائیں وارنیازالدین حجام موضع بوعا بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ جب اس علاقہ میں تشریف لائے تو حجامت مجھ سے بنواتے۔ آپ کی عادت تھی کہ علیحدگی میں حجامت بنواتے۔ ایک دفعہ میں حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے پاس پٹھانکوٹ کے علاقہ کے تین آدمی بیٹھے ہی رہے جن میں ایک لڑکا چنبل کا مریض تھا۔ میرے دلمیں خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ اِسی لڑکے کو کیوں علیحدہ نہیں لیجاتے۔ میرے دل میں یہ خیال گزر رہی تھا۔ کہ آپ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور مولوی فضل الٰہی صاحب کے مکان میں آکر آپنے ایک کتاب نکالی اور پڑھکر فرمایا۔ بزرگان دین لکھتے ہیں۔ کہ نفس سے بدبودار کتے کو

Marfat.com

بھی برا نہ سمجھو۔

انہیں کا بیان ہے۔ کہ میں ایک دفعہ آپ کے ہمراہ عبدالکریم کی برأت پر گیا کھانے کے وقت میرے ساتھ قطب الدین جو کھانسی اور دمہ کا مریض تھا۔ بیٹھ گیا میرے دلمیں کراہت پیدا ہوئی اور ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ آپ نے قطب کو آواز دے کر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ اس قسم کے بیسیوں واقعات ہیں۔ جنکا ذکر باعث طوالت ہے۔ نفسانیت اور خود پسندی سے کوسوں دور تھے۔ جو چیز اپنے لئے پسند ہوتی وہی دوسروں کے لئے پسند کرتے۔

صوفی تاجدین موضع بھرڑی والے بیان کرتےہیں کہ ایک دفعہ کی حاضری پر دیکھا کہ آپ چوہدری کریم بخش صاحب کو خفا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس سال انہوں نے کماد فروخت کیا تھا۔ اور کماد کے کئی قطعے مختلف قسم کے تھے۔ جن کو اُنہوں نے ایک ہی قیمت پر فروخت کر دیا۔ آپنے مناسب قیمت رکھ کر بقیہ رقم واپس کر دی۔

ٹیپ ٹاپ شہری سے نفرت تھی۔ جب کسی کے ہاں آرام فرماتے۔ تو دیواروں سے خلافِ شریعت سامانِ آرائش اتروا دیتے۔

منشی برکت علی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھ کو داڑھی مونڈھوانے کی عادت تھی۔ ایک دفعہ میں دربار شریف پر حاضر ہوا تو آپ صاحب فراش تھے۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اس دفعہ اگر آپ داڑھی کے متعلق فرمائینگے تو ضرور رکھ لوں گا۔ جب صبح ہوئی۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ منشی صاحب باتیں تو آپ نبیوں اور ولیوں جیسی کرتے ہو مگر داڑھی کیوں نہیں رکھتے میرے پاس سیر کرنے آتے ہو یا کچھ حاصل کرنے۔ لہذا میں نے اسی دن سے داڑھی رکھنے کا عہد کر لیا اور خداوند کریم کے کرم سے پھر نہیں مونڈوائی۔

Marfat.com

۔ آپ کبھی یار دوستوں کے جذبے میں آکر نصیحت فرماتے ۔ بظاہر خفگی معلوم ہوتی مگر حقیقتاً روحانی مرض کا علاج ہوتا ۔

اس کی نفرت بھی عمیق اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق

جہاں آپ نہایت حلیم الطبع بُرد بار تھے ۔ وہاں اخلاقی جرأت و غیرت بھی بدرجہ کمال تھی کسی شخص میں اگر کوئی دینی خامی دیکھتے تو بلا تکلف فرما دیتے ۔ کہ اس نفس کی اصلاح کر کے میرے پاس آنا ۔ داڑھی منڈوانا اور لبوں کا طریق سنت نہ کٹوانا آپ کے نزدیک بہت ہی فضول حرکت تھی ۔ داڑھی مونڈوانے والوں کو آپ نے کئی دفعہ سخت سخت الفاظ میں تنبیہہ کی ۔ فرمایا کرتے ۔ کہ ہندو لوگ اپنے والدین کے مرنے پر سر اور منہ کے بال کٹوا دیتے ہیں ۔ مگر خدا جانے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ۔ کہ ہر وقت داڑھی اور مونچھوں کا صفایا کراتے رہتے ہیں ۔ فرمایا کرتے ۔ کہ اگر بندہ پیر کے پاس جاوے ۔ تو اس کی صحبت سے فائدہ اٹھائے ۔ اور اِدھر اُدھر چلے جانا خلاف ادب ہے ۔

نماز را بحقیقت قضا بود لیکن
زمانِ صحبت ما را قضا نہ خواہد بود

میں ذکر کر آیا ہوں کہ آپ کے اخلاق لاثانی کی صحیح تصویر کا صفحہ قرطاس پر آنا ناممکن ہے اس مجسمہ اخلاق کے متعلق خواہ کتنا ہی اختصار سے کام لیا جائے پھر بھی سینکڑوں اوراق صرف اسی باب کو درکار ہیں میں چند باتیں اور کچھ واقعات بطور مشتے از خروارے بیان کر رہا ہوں ۔

ما تماشا کنانِ کوتہ دست   تو درخت بلند و بالائی

معمولی سے معمولی انسان کے تمام افعال و اعمال اور عادات کی صحیح تصویر کھینچنا مشکل بات ہے ۔ مگر آپ تو سرتاج اصفیا اور شمس العارفین

Marfat.com

تھے میری کیا بساط۔ کہ میں آپ کے حُسن سیرت و اخلاق کے سمندر کو کوزے میں بند کردوں۔

آپکا اندازِ تکلم نہایت سادہ اور دلنشیں اور معنی خیز ہوتا۔ الفاظ میں اسکا نقشہ کھینچنا دشوار ہے۔ آپ کے عشاق کے دل و دماغ اس کی حلاوت سے مسرور و شاد کام ہیں

مثلِ خورشیدِ سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ معنی میں دقیق

آپ دیہات میں زیادہ تر دورہ رکھتے اور فرماتے۔ کہ شہروں میں تو عام صوفیاء اور علماء ہوتے ہیں۔ مگر دیہات میں کوئی نہیں جاتا۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ جن علاقوں میں آپ کا زیادہ تر دورہ رہا ہے۔ وہ لوگ باوجود تھوڑا علم رکھنے کے اتباع شریعت میں درست ہیں۔ اور اُس آفتاب ہدایت کی گئی ایک ادائیں ان میں پائی جاتی ہیں۔

شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ سحر خیز

آپنے ہزارہا خشک دلوں کو مئے عرفاں سے شاد کام کیا۔ باوجودیکہ آپ بہت کم لوگوں کو اپنے حلقہ میں لیتے۔ پھر بھی آپ کی کشش و اخلاق نے بے شمار بندگان خدا کو اپنا گرویدہ و وابستۂ عقیدت بنا لیا تھا۔ آپ کی پاکیزہ سیرت غیر مذاہب والوں کے دل و دماغ میں بھی اپنا گھر کیئے ہوئے تھی۔ کئی ایک اہل ہنود اور سکھ بھی آپکے درِ اقدس پر آ جھکے تھے ‹

Marfat.com

حضور کا لقب لاثانی سے ملقب ہونا

علی پور شریف سیداں ہندوستان کے علاوہ بھی دور دراز کے ممالک تک مشہور و معروف ہے جس کی وجہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ یہاں دو بزرگ ہستیاں فقید المثال اور یکتائے روزگار ہیں۔

دیا اس سرزمین کو حق نے کیسا رتبہ والا
کہ ہر ذرّہ بنا آئینۂ اسرار عرفانی

حسن اتفاق سے ان دونوں مبارک ہستیوں کے اسم شریف بھی ایک ہی ہیں۔ بایں وجہ عزیزوں کیلئے تخصیص ضروری تھی۔ لہذا آپ کو ثانی صاحب کا لقب حضرت باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوراہی سے مرحمت ہوا۔

مگر آپ کے کمالات ہر روز بڑھنے لگے۔ آپ کی عقیدت اور کشش اس قدر بڑھ گئی۔ کہ ہر کہ و مہ عالم و جاہل آپ کا دلدادہ ہو گیا۔ بمصداق

غلام نرگس مست تو تاجدار انند
خراب بادہ لعل تو ہوشیار انند

ترجمہ:۔ مست نرگسی آنکھ کے غلام بادشاہ بھی ہیں۔ تیرے رنگیں لبوں کی شراب سے ہوشیار بھی سرشار ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقامات کی سیر کرائی۔ ولایت اور پھر خلعت قطبیت سے فراز کیئے گئے۔ لہذا لقب مبارک لاثانی جو آپ کے شایان شان تھا۔ پھر بیت خانہ ہی سے عنایت ہوا۔

میں کتب مقدسہ میں اولیائے سابقین کے حالات پڑھ کر ورطہ حیرت میں کھو جاتا تھا۔ کہ الٰہی ایسے پاک بندے اب کہاں ہیں؟ کیا معمورہ عالم ایسی مقدس

Marfat.com

ہستیوں سے یکسر خالی ہے۔ گھڑیاں اسی تفکر میں گزر جاتیں۔ آخر فخرِ زماں حضرت قبلہ حکیم خادم علی صاحب نے مجھے اُس گوہر لاثانی کا پتہ دیا۔ جو سرورِ انس و جان رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی نسبت رکھنے کے علاوہ کمالاتِ ظاہری و باطنی کا بھی مظہر اتم تھا۔ آپ کا وجودِ اقدس قرونِ اولیٰ کی یادگار اور امتِ مرحومہ کیلئے رحمت تھا۔ آپ کے علوِ شان کو کیا بیان کروں۔ صفاتی مقامات سے گزر کر ذاتی جلووں میں مستغرق تھے اور وجد میں آکر یہ شعر پڑھا کرتے۔

چوں کہ در ذاتِ تو شدم فانی
کے بسوئے صفات می بینم

میرے دل میں شعلہ زن وہ نار ہے — آتشِ نمرود کیا مردار ہے
ایک شعلہ اس کا گر پھونکوں کبھی — فرش سے تا عرش جل جائے سبھی

جب کبھی درد بھری آہ بھرتے یا اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے تو آس پاس بیٹھنے والے تھرا جاتے۔ آداب شریعت میں بڑے سے بڑے فقیہ اور محدث سے زیادہ محتاط تھے۔ الغرض ہر پہلو میں لاثانی تھے

بے شک کائنات میں مدت کے بعد ایسے نور کا ظہور ہوتا ہے

سالہا باید کہ تا یک مرد صاحب دل شود
بایزید اندر خراساں یا اویسؓ اندر قرن

ترجمہ: کئی سال درکار ہیں۔ کہ کوئی مرد کامل بنے۔ مثلاً بایزیدؒ خراساں میں اور حضرت اویسؓ قرن میں۔

حضور کا سفرنامہ

غرض سیر قلندر طلب دیدار است — ورنہ ایں نان ونمک در ہمہ جا بسیار است

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے اولیائے عظام کے مزارات کی زیارت کیلئے اکثر سفر کیئے۔ جن کو بالتفصیل درج نہیں کیا جا سکتا۔ کہ باعث طوالت ہے۔ آپ کے ان سفروں کی غرض اولیاء سے روحانی استفادہ تھی۔

اپریل ۱۹۳۸ء کے سفر کے حالات مختصر طور پر بیان کیئے جاتے ہیں۔

سرہند شریف۔ آپ تقریباً ہر سال تشریف لے جاتے۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو بہت رابطہ تھا۔ حضرت حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت تھی۔ ان مزاروں پر فراخدلی سے نذرانے پیش کرتے تھے۔ آپ یہاں سے فارغ ہو کر اجمیر شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ تو راہ میں پانی پت اترے اور وہاں کے مزارات کی زیارت کی۔

پانی پت۔ وہاں آپ شہنشاہ نامی طالب علم کے ساتھ حضرت قبلہ شاہ شرف الدین بو علی قلندرؒ کے روضہ کی زیارت کے بعد وزیر خاں مقرب اور خواجہ الطاف حسین حالی کے مزار کی زیارت کی۔ پھر دوسرے روز قاضی ثناء اللہ صاحب اور سراج الحق صاحب و حضرت شمس الدین و حضرت جلال الدین و امام اکبر علی صاحب و امام بدر الدین صاحب شہید کے روضوں کی زیارت کی امام بدر الدین صاحب شہیدؒ کے مزار مقدس پر دیر تک مراقب رہے اور فرمایا۔ کہ اس مردِ خدا کا درجہ تو حضرت بو علی قلندرؒ سے زیادہ عروج پر نظر آتا ہے۔ پھر وہاں سے دہلی روانہ ہو گئے۔

دہلی:- میر منصور صاحب جو اودھ کے وزیر تھے۔ ان کے روضہ کی زیارت کی اور فرمایا۔ کہ یہ بہت کامل درویش گزرا ہے۔ اس کے بعد آپ قطب صاحب پہنچے اور وہاں سے تبرکات حاصل کر کے حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کے مزار مقدس کی زیارت کی۔

Marfat.com

پھر آپ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر تشریف لے گئے۔ اور رات وہیں بسر فرمائی۔ حضرت خواجہؒ سے آپ کو بہت انس تھا۔ اس کے بعد وہاں سے سب مزارات کی زیارت کر کے پھر اجمیر شریف تشریف لے گئے اس سفر میں کئی آدمیوں کے علاوہ حضرت قبلہ سیدنا شاہ علی حسین مدظلہٗ بھی ہمراہ تھے۔ اور دراصل ان ہی کو اولیاء کرام سے روشناس کیا جا رہا تھا۔

اجمیر شریف پہنچ کر آپنے سب مزارات کی زیارت کی اور بہت فیض اُٹھائے سید عبدالمجید شاہ صاحب سجادہ نشین نے آپ کو روضۂ پاک سے ایک دستار فضیلت اور بہت سے تبرکات پیش کئے اور وہاں کسی اور ملک کا رہنے والا ایک درویش بھی آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔ اس کے بعد آپنے وہاں کے تمام مزاروں کی زیارت کے بعد واپسی کا ارشاد فرمایا۔ اور پھر دہلی تشریف لائے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدثؒ و شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کی زیارت کی۔ دہلی میں ایک روز کا واقعہ ہے۔ کہ آپ پر عجیب حالت طاری ہوئی۔ یعنی شدید گرمی میں اپنے پاؤں سے پاپوش اتار کر شاہی مسجد کی طرف پیدل چلنا شروع کر دیا۔ برابر ایک میل چل کر شاہی مسجد کے قریب خانقاہ حضرت کلیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچے۔ اور وہاں تشریف فرما رہے۔ ایک مجذوب آپ کے سامنے آکر رقص کرنے لگا اور کہنے لگا۔ یہ بزرگ آلِ رسول ہیں۔ کسی کو کیا خبر۔ کہ یہ کیا چیز ہیں۔

کلیر شریف۔ ان دنوں عرس شریف شروع تھا۔ لہذا آپنے وہاں بھی قیام فرمایا اور بہت سے تبرکات حاصل کر کے بخیر و خوبی وطن تشریف لائے۔ اگرچہ میں نے اس سفرنامہ کو مختصر طور پہ درج کیا ہے۔ مگر ضروری حالات سے ایک بھی نہیں چھوڑا۔

Marfat.com

ملفوظاتِ حضرت لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس ہستئ مقدس کا قلب اطہر انوارِ الٰہی کا مرکز ہو اور دربارِ رسالت میں
میں جس کی حضوری ہو۔ بابُ العلم سیدنا حضرت شاہ علی کرم اللہ وجہہٗ سے
روحانی و جسمانی نسبت ہو جو ہستی مخزنِ علم لدنی ہو اس کے کلمات طیبات کو
کوئی کہاں تک جمع کر سکتا ہے۔ اور وہ لب و لہجہ اور طرزِ بیان کہاں سے
لائے جس سے وہ سیدھی سادھی زبان میں باریک سے باریک مسائل و نکات
ذہن نشین کرا دیتے تھے۔ ؎ دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار

جس طرح حکما اور فلسفیوں کو اپنے علوم کی خاص نکتے سوجھتے ہیں۔
اسی طرح خدا کے خاص بندوں کو خاص اوقات میں خاص نکات معرفت معلوم
ہوتے رہتے ہیں۔

آپ کی گفتگو نہایت شفقت و روحانیت سے لبریز ہوتی۔ جب کبھی یاروں کے
حلقہ میں تشریف فرما ہوتے [illegible] کا سلسلہ شروع ہوتا تو تشنہ
کاموں کے لئے سرچشمہ [illegible] دریا بہا دیتے۔ آپ کی سادہ سادہ گفتگو اشاروں
ہی میں ادق مسائل اور نکات کو حل کر دیتی۔ اور آپ کے کلمات طیبات ایسے
موثر ہوتے کہ دلوں میں اتر جاتے۔

جہاں آپ کا حال یعنی طرزِ عمل جامع الصفات تھا۔ وہاں قال بھی حوصلہ افزا
ایمان افروز اور خضرِ حیات تھا۔ بیکار بیٹھے رہنے اور گوشہ گیر ہو کر اوروں
کے محتاج ہونے کو برا سمجھتے۔ دیوان وغیرہ لگا کر نہ خود بیٹھتے نہ بیٹھنے دیتے
تھے۔ مگر مراقبے کے متعلق فرمایا کرتے کہ بندے پر لازم ہے۔ کہ تمام دن وہ اہل و
عیال کیلئے رزق حلال تلاش کرے اور رات میں ایک ایسی گھڑی وقف کرے

Marfat.com

جس میں ذکر و فکر میں اس قدر مشغول ہو جائے کہ دل سے خداوند کریم کو کہہ دے کہ یا اللہ اب میں تیرا تو میرا اب نہ میں کسی کا اور نہ میرا کوئی۔

فرمایا۔ جب آدمی مراقبہ میں مشغول ہو تو پاس اگر گھی کا بھرا ہوا برتن بھی گر کر بہ جائے۔ تو اسے خبر نہ ہونی چاہیئے۔

فرمایا۔ جو لوگ مراقبے میں بیٹھ کر گبدڑ جھانکیاں لگاتے رہتے ہیں۔ غلطی کرتے ہیں۔ ایسے مراقبہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ پہاڑی علاقہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں دیکھا۔ کہ ایک عورت سر پہ تین گھڑے پانی کے بھرے ہوئے اٹھائے ہے۔ اور قدم نہایت متانت سے اٹھائے جارہی ہے۔ تاکہ سر سے کوئی گھڑا گر نہ جاوے۔ حضور قبلہ عالمؒ اس عورت کو دیکھ کر اپنے عزیزوں سے یوں مخاطب ہوئے۔ کہ مراقبہ کا طریق اس عورت سے سیکھو۔ فرمایا اس عورت کے سر پہ گھڑے محض۔ اس کے خیال کی درستگی کی وجہ سے کھڑے ہیں یہ چلتے وقت ایسے انداز اور سلیقہ سے پاؤں رکھتی ہے۔ کہ چڑھائی اور اترائی کے وقت گھڑے کو ذرا جنبش نہیں ہوتی۔ اگر لحہ بھر بھی غافل ہو جاوے تو گھڑوں کا سر پہ رہنا ناممکن ہے۔

لہٰذا۔ تم لوگ بھی اپنے کاروبار میں مشغول رہنے کے باوجود ذکر جاری رکھ سکتے ہو۔

ہر کجا باشی بیاد عارضِ دلدار باش
خواہ در صحرا نشیں و خواہ در بازار باش

فرمایا۔ ہاتھوں سے کام کرو۔ پاؤں سے چلو پھرو۔ اور آنکھوں سے دیکھو مگر دل کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو۔ اور اس عورت کی طرح خیال کو مضبوط رکھو۔

Marfat.com

پنجابی کا یہ مشہور مقولہ اکثر فرمایا کرتے (ہتھ کار دل۔ دل یار ول)

کتب مقدمہ میں سلف صالحین کے مراقبہ کا طریق بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت شبلیؒ حضرت ثوریؒ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ مراقبہ میں اس محویت اور بے خودی کیساتھ مشغول ہیں۔ کہ بدن کا رواں تک نہیں ہلتا۔ جب حضرت ثوریؒ فارغ ہوئے۔ تو شبلی نے پوچھا۔ کہ یا حضرت آپنے مراقبہ کا ایسا طریق کہاں سے سیکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بلی سے۔ کہ جب وہ اپنے شکار کی گھات میں بیٹھتی ہے۔ تو اس سے زیادہ پُر سکون ہوتی ہے

حضرت عبداللہ حنیفؒ کہتے ہیں۔ کہ مجھے معلوم ہوا کہ شہر میں فلاں جگہ ایک جوان اور ایک پیر مراقبہ میں بیٹھے ہیں۔ میں وہاں پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ دونوں قبلہ رو بیٹھے ہیں۔ میں نے تین دفعہ ان کو السلام علیکم عرض کیا۔ مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔ آخر میں نے کہا۔ کہ تمہیں خدا کی قسم میرے سلام کا جواب دو۔ تب نوجوان نے سر اٹھا کر کہا۔ اے ابن حنیف دنیا تھوڑی ہے اور اس تھوڑی سے بھی تھوڑی رہ گئی ہے۔ لہذا اس تھوڑی سے بہت سا حصہ لے۔ اے ابن حنیف تو بڑا فارغ ہے۔ کہ ہمارے سلام میں لگا ہوا ہے۔ اتنا کہہ کر اس نے پھر گردن جھکا لی مگر میرے دل پر ان الفاظ نے ایک غیر فانی اثر پیدا کر دیا۔ اور میں از خود رفتہ ہو گیا اور کھڑا کا کھڑا رہ گیا میں نے ان کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور عرض کیا۔ کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ انہوں نے کہا اے ابن حنیف ہم اہل مصیبت ہیں اور نصیحت والی زبان نہیں رکھتے۔ مگر میں تین روز تک وہیں رہا۔ اور آخر خیال کیا۔ کہ انہیں پھر خدا کی قسم دلاؤں۔ کہ مجھے کچھ نصیحت

Marfat.com

کریں۔ کہ اُس نوجوان نے سر اُٹھایا اور کہا۔ اے ابنِ حنیف ایسے شخص کو ڈھونڈ۔ جسکی زیارت سے تجھے خدا یاد آئے۔ اور اس کی ہیبت تیرے دل پر اثر کرے۔ اور وہ تجھے زبانِ حال سے نصیحت کرے نہ کہ قیل و قال سے۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔

اے لوگو اپنے نفس سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے وجود کی بادشاہی خدا کے سپرد کر کے اس کی طرف سے اپنے دل کے دربان ہو جاؤ۔ یعنی جس کو وہ اندر آنیکا حکم دے اس کو تو آنے دو اور جس کو منع کرے۔ اس کو روک دو۔ سیدنا حضرت علیؓ کیا خوب فرماتے ہیں۔

وَالدَّهْرُ فِيْ صَرْفِهٖ عَجِيْبٌ ‏ ‏ وَغَفْلَةُ النَّاسِ فِيْهِ اَعْجَبُ

زمانہ اپنے چکر میں عجیب ہے ‏ ‏ مگر لوگوں کی غفلت عجیب تر ہے

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ مراقبہ و ذکر میں اس قدر مشغول ہو جاؤ کہ تمہارے رگ و ریشے میں ذکر سرایت کر جائے

فرمایا۔ ذکرِ اِلسان لقلقۃٌ وذِکرُ القَلبِ وَسوَسَۃٌ وذِکرُ الرُّوحِ رَاحَۃٌ بندے کو اسقدر ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔ کہ رفتہ رفتہ زبان اور دل کا تعلق ہی اُٹھ جائے اور روحانی کیفیت حاصل ہو جائے۔ جب یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو بندہ ایک خاص حظ سے محفوظ ہو جاتا ہے

فرمایا ذکر نفی اثبات کثرت سے کیا کرو۔ اور اس سلطان الاذکار سے اپنے دل کو روشن کرو۔ حقیقتاً ذکر نفی اثبات نعمت عظمیٰ ہے اِس ذکر سے انسان کا دل منور اور مطمئن ہو جاتا ہے۔

نوائے اسیر مکان لامکاں سے دور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دور نہیں

Marfat.com

فرمایا۔ جو آدمی ذکر سے غافل ہو جائے اس کا دل مردہ اور پتھر سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ مغضوب الٰہی ہو کر العوام کالانعام کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے

آپ کے نزدیک دنیا کی حقیقت وہی تھی جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ اطہار کے فرمان سے آشکارا ہے کبھی آپ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم کاروبار دنیا چھوڑ دو۔ مگر وہ دنیا جو ذکر الٰہی اور فرائض شرعی کی انجام دہی سے روک کر پیدا کی جائے آپ کے نزدیک نہایت مذموم تھی

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

قاضی سراج الدین احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے ذکر نفی اثبات سے بہت محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے بھی اس ذکر سے انس ہے۔ فرمایا اسم ذات سے جذب پیدا ہوتا ہے۔ اور نفی اثبات سے سلوک تمام ہوتا ہے۔

فرمایا۔ تہجد کی نماز ضرور ادا کرتے رہا کرو جو آدمی تہجد میں تساہل کرے۔ وہ سست گدھا ہے۔ جو صرف پیٹ بھرنا جانتا ہے۔ فرمایا۔ اگر ایک دن تہجد قضا ہو جائے تو دوسرے دن اتنے نفل زیادہ پڑھ لیا کرو۔ قاضی سراج احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور میں وعظ کیا کرتا ہوں اور بعض اوقات وعظ کرتے ہوئے رات کا کافی حصہ گذر جاتا ہے۔ تو پچھلے وقت کی بیداری گراں گزرتی ہے۔ لہذا اس صورت میں تہجد ادا نہ کروں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا ہرگز نہ ترک کیا کرو۔ جو شخص تہجد چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نام درویشوں کے دفتر سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا وعظ کرتے ہو۔ تو

Marfat.com

دینیات میں کیا کرو۔

فرمایا۔ وہ شخص بد قسمت ہے جو رات کے پہلے حصہ میں جاگا اور آخری شب جبکہ مغفرت کے دروازے کھلتے ہیں تو سو گیا۔

فرمایا۔ جو بندہ زیادہ سو کر وقت ضائع کرتا ہے وہ آخر خالی ہاتھ اُٹھتا ہے۔

فرمایا۔ درود شریف مومنین کے لئے نعمت عظمےٰ ہے۔ اور تمام اوراد و وظائف سے افضل و اعلیٰ ہے۔

فرمایا درود ہزارہ تہجد کے بعد کم از کم ایک سو گیارہ بار پڑھ لیا کرو۔ فرمایا۔ دل کو پاک و صاف رکھو اور خواہشات دنیا کو جہاں تک ہو سکے کم کر دو۔ کیونکہ جہاں دنیا اپنے پورے طمطراق کے ساتھ آجاتی ہے۔ دین وہاں سے اُٹھ جاتا ہے۔

فرمایا۔ اتباع شریعت اور محبت سرورِ عالم میں ثابت قدم رہنا چاہیئے اور اکثر آیۃ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پڑھ کر نصیحت فرماتے۔

ایک خاندان کے بزرگ انتقال فرما گئے اور ان کے گھر پردہ کا التزام نہ رہا ہر کہ و مہ اور محرم و نامحرم کی آمدورفت شروع ہو گئی۔ آپ نے جب اس خاندان کے حالات سنے تو فرمایا۔ کہ جس جگہ سے آدابِ شریعت اُٹھ جائیں۔ وہاں سے فقر کا اثر بھی معدوم ہو جاتا ہے اور زوال اپنا اثر جما لیتا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ خاندان فضیلت اور شریعت کے زینہ سے قعرِ ذلت میں گر گیا۔

پردے کے متعلق آپ بہت تاکید کیا کرتے۔ ایک دفعہ دربار پاک پر ایک نوجوان لڑکی آئی۔ آپ نے پوچھا کون ہو اس نے کہا۔ کہ آپ کی غلام۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اس نے عرض کیا کہ کوئی نہیں۔ فرمایا جب سے تم گھر سے نکلی ہو۔ تو خداوند تعالیٰ کے فرشتے تم پر لعنتیں کر رہے ہیں فوراً واپس چلی جاؤ۔

Marfat.com

چنانچہ وہ لڑکی واپس ہو گئی۔

ایک بہت ضعیف عورت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور میرے سر پر ہاتھ پھیر دیں کہ اس کی برکت سے نجات پاؤں۔ آپ نے باوجود اصرار کے ہرگز ہاتھ نہیں پھیرا حالانکہ آپ کا سن مبارک بھی بہت زیادہ تھا۔ دعائے نجات فرما کر اسے رخصت کر دیا۔ مولوی عبدالغنی صاحب ایک مریضہ کی نبض دیکھ رہے تھے آپنے فرمایا اگر نبض پر کپڑا رکھ کر دیکھتے تو بہتر ہوتا کہ اتباع شریعت بھی ہاتھ سے نہ جاتا عورتوں کو چادریں اوڑھنے کے لئے کہتے۔ خوبصورت برقعوں سے سخت منع فرماتے

صوفی محمدالدین صاحب رمداسوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ محمدالدین تہجد پر نازاں نہیں ہونا چاہئے۔ تہجد تو عورتیں بھی پڑھ لیتی ہیں۔ مگر مردانِ حق کا کام اِس سے بالا ہے۔ وہ یہ کہ ماسوا اللہ سے اپنے دل کو پاک رکھے۔ اور یہ مثنوی پڑھ کر سنائی۔

پاسبانی دل کی کر تو اِسقدر — ماسوا حق کے نہ ہو تجھ کو خبر
فکر باطل نے کیا تجھ کو تباہ — ہوگیا درگاہِ حق سے روسیاہ
فخرِ دنیا پر کیا تو نے خیال — یہ نہ سمجھا دیں میں ہے یہ وبال

صوفی محمدالدین صاحب رمداسی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص کو دیکھ کر میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ چلّے وغیرہ کروں جب دربار شریف حاضر ہوا تو آپ ایک شخص لابھ دین کو مخاطب کرکے فرما رہے تھے۔ کہ سلسلہ نقشبندیہ میں چلہ کشی ضروری نہیں اور نہ ہی ہمارے شیخ نے اِس کا مکتوبات میں زور دیا ہے البتہ شیخ کو راضی کرنا ضروری ہے۔ اگر شیخ راضی ہوگیا۔ تو آن واحد میں وہ مقامات اور درجات حاصل ہو جاتے ہیں۔ جو مدت العمر تنہا چلہ کشیوں سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ گویا مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا۔

Marfat.com

حقہ نوشی سے نفرت۔ آپ کے پاس ایک آدمی تسبیح پہنے ہوئے آیا آپنے دریافت فرمایا۔ کہ کیا پڑھتے ہو اُسنے عرض کیا۔ روزانہ آٹھ ہزار دفعہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ بہت خوش ہوئے اور پھر فرمایا۔ کہ تمہارے منہ سے حقہ کی بدبُو آتی ہے۔ فرمایا درود خوانِ حقہ نوش کی مثال یہ ہے۔ کہ خوشبودار چاولوں کا تھال بھر کر اُوپر راکھ ڈالدی۔ حقہ نوش کو ختم خواجگاں میں شریک نہ ہونے دیتے۔ اور نہ ہی ان کو ختم شریف والا تبرک ملتا۔ البتہ اور حلوا پکا کر ان ہیں علیحدہ تقسیم کیا جاتا تھا۔

تفسیر عزیزی شریف میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے حقہ نوشی سے منع فرمایا ہے۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ حضور بحکم الٰہی شاہد ہیں۔ لہٰذا حقہ پینا بے ادبی ہے پس آپ کے مریدانِ صادق کو حقہ نوشی سے اجتناب ہی چاہیے۔

احکام شریعت کا یہاں تک احترام تھا کہ چھوٹے سے چھوٹے معاملہ کی بھی نگہداشت رکھتے۔ اگر کسی کا آزار بند بھی حدِ شرعی سے بڑھا دیکھتے تو تنبیہہ فرما دیتے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ کے سامنے ایک صاحب نے بائیں ہاتھ سے پانی پیا۔ آپ یہ دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور مجھے فرمایا۔ کہ تو نے اِسے پانی پینے کا ادب بھی نہیں سکھایا۔

فرمایا۔ زمانے سے جو دوسخا کی عادت بہت کم ہوتی جارہی ہے۔ اور جو کوئی سخاوت یا صدقات کرتا بھی ہے۔ تو دوسروں پر احسان جتا کر اجر سے محروم رہتا ہے حالانکہ قرآن پاک میں صریح طور پر موجود ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ ترجمہ اے ایمان والو نہ باطل کرو اپنے صدقات احسان جتلا کر اور ایذا دے کر

حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھیگا۔ ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا ایک وہ جو دیکر پھر احسان رکھے دوسرا لٹکانے والا آزار بند کا۔ تیسرا جھوٹی قسم کھانیوالا۔ اور قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

مولوی فضل الٰہی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ سرہند شریف میں آپ کے اور جناب حضرت عبدالخالق صاحبؒ جہان خیلاں والوں کے درمیان مراقبہ مجاہدہ ذکر و فکر اور خطراتِ نفس وغیرہ کے متعلق بہت سی باتیں ہوئیں یہ دونوں مبارک ہستیاں گنجِ معرفت لٹا رہی تھیں اور ہم حلقہ نشین حسب استطاعت و قدرت اپنے دامنِ مراد بھر رہے تھے۔ اثنائے گفتگو میں جناب عبدالخالقؒ صاحب نے فرمایا۔ کہ انسان کا نفس بڑا مکار اور شریر ہے۔ اور بعض اوقات اپنی شرارتیں نہایت عمدگی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی صوفی چند لمحوں کے لئے مراقبہ میں بیٹھے۔ تو یہ فوراً دل میں خیال پیدا کر دیتا ہے۔ کہ اگر خداوند کریم بیت اللہ شریف کا حج کرا دیوے۔ تو کیا اچھا ہو۔ بس اتنا خیال پیدا کرکے ساتھ ہی سفر کے عجائبات مثلاً سمندر کے نظارے کا تصور۔ کراچی۔ بمبئی۔ جدّہ اور جہاز وغیرہ کا خیال ذہن میں لے آتا ہے۔ اور طبیعت کی محویت و یکسوئی کو یکسر غارت کر دیتا ہے۔ خدا جانے حج کب ہوتا ہے۔ مگر یہ ظالم تو اپنا کام کر جاتا ہے۔ نیز صاحب مذکور نے فرمایا۔ کہ میں ابتدا میں وعظ کیا کرتا تھا۔ اور جب وعظ سے فارغ ہو جاتا۔ تو میرا نفس خود ستائی کرتا۔ کہ آج تیرا وعظ بہت کامیاب رہا لوگ اچھے خاصے متاثر ہوئے اور خوب کھل کر روئے فلاں لطیفہ سے اچھا قہقہ لگا۔ آج تو تجھ سے وہ نکات حل ہوئے جو بڑے بڑے عالموں سے حل نہ ہو سکے۔

Marfat.com

جیسا کہ آجکل واعظین کی عادت ہے کہ وعظ کے بعد لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہیں۔ کہ بھائی آج۔ کیسا وعظ رہا۔ کیوں کہ میری طبیعت کچھ حاضر نہ تھی۔ اور جب یہ سُن پاتے ہیں۔ کہ جناب آج تو آپنے کمال کر دیا تو پھر پھولے نہیں سماتے صاحب مذکور نے فرمایا کہ میرے دل نے نفس کی اس خودستائی کو پا لیا۔

صوفی کی تعریف میں فرمایا۔ صوفی وہ ہے۔ جسکا دل ماسوا سے مستغنی ہو کر اللہ کی جستجو میں رہے۔ اگر اُسے منعم حقیقی سے کچھ ملے تو لے۔ ورنہ بے طلب ہوکر بارگاہِ الٰہی میں آداب بجا لائے اور راضی برضا رہے

فضیلتِ علم کے متعلق بھی آپکا وہی خیال تھا۔ جو اہل دل بزرگوں کا ہے۔ آپ فقیر کیلئے جہالت کو زہر قاتل سمجھتے۔ مگر علم دین تصوّف کے بہت شیفتہ تھے

علم ظاہر ہمچو مسکہ علم باطن ہمچو شیر

علم را بر دل زنی یارے بود　　علم را برتن زنی مارے بود

فرمایا اہل ظاہر کی صحبت سے پرہیز کرو۔ یہ لوگ دلوں میں شکوک پیدا کر دیتے ہیں۔

فرمایا اخلاص عمل سے پڑھ کر فقیر کیلئے کوئی چیز بہتر نہیں۔ فقیر کو طمع اور حرص برباد کر دیتی ہے۔

فرمایا۔ مجھ کو حضرت باداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ کہ شاہ صاحب آؤ آپ کو فقیری کے حرف بتائیں۔ لَاطامِعَ لَاجامِعَ لامانِعَ یعنی طمع مت کرو جمع مت کرو اور منع مت کرو۔

موضع نڈالہ میں بر سبیل ذکر آپنے فرمایا کہ لوگ ذکر میں بہت سُست واقع ہوئے ہیں۔ فرمایا میں ابتدا میں رات کے وقت شمار کر کے دم لیا کرتا تھا۔ اور جوانی کے وقت حبس دم یہاں تک کیا کرتا تھا۔ کہ سینہ سے خون آنا شروع ہو گیا۔

Marfat.com

اور ایک حکیم نے تشخیص کر کے کہا۔ کہ شاہ صاحب اگر آپ حبس دم چھوڑ دیں تو
شفا ہو سکتی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ حکیم صاحب حبس دم نہیں چھوڑا جا سکتا

از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب
دردمند عشق را دارد بجز دیدار نیست

ترجمہ اے نادان طبیب میرے سرہانے سے اُٹھ کھڑا ہو۔ کیوں کہ عشق کے مریض کیلئے دیدار کے سوا کوئی علاج نہیں۔

فرمایا۔ میں نے حضرت باواجیؒ صاحب سے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا۔ ہاں پڑھا کرو "بہوں" ثواب ہے۔ مگر مقصود مراقبہ ہے۔"

فرمایا درویش کے لئے گفتگو میں اُلجھنا معیوب ہے۔

فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک خاموش رہے اور عصر کی نماز کے بعد شام تک تو وہ شخص چار غلام آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ عصر کے بعد درویش کے لئے خاموشی کا روزہ ہوتا ہے فرمایا تین وقتوں کی حفاظت کرو تو پھر میں تمہارا ضامن ہو جاؤنگا۔ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک اور عشا کی نماز کے بعد سونے تک۔

فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مشکل میں گرفتار ہو جائے تو اُسے لازم ہے کہ استغفار پڑھے اور مراقبہ میں مشغول ہو جائے۔

فرمایا۔ اپنے حسب نسب پر فخر نہ کرو علم و ادب سیکھنے کی کوشش کرو کہ فضیلت علم سے ہے۔ کیونکہ اکثر گدی نشینوں کی اولاد حسب کے فخر پر نازاں ہو کر فیضِ باطنی سے محروم رہ جاتی ہے۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

Marfat.com

ترجمہ۔ اے جامی جب تو عشق کا غلام ہوا۔ تو نسب کو چھوڑ دے
کہ اس راہ میں فلاں بن فلاں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

فرمایا آجکل کے فرقوں سے احتراز کرنا اور اہل اللہ حضرات کی صحبت میں رہنا۔ اہلِ دل کی صحبت عقیدہ اور ایمان کو درست کرتی ہے۔

آنچہ زر میشود از پرتوِ آں قلبِ سیہ
کیمیائیست کہ در صحبت درویشاں است

ترجمہ۔ جس کے پرتو سے کھوٹی چیز سونا بن جاتی ہے وہ کیمیا درویشوں کی صحبت میں ہی ہے۔

علامہ اقبال مرحوم نے بھی کیا خوب کہا ہے

نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

فرمایا تین چیزوں کی حد نہیں۔ اول درجات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوم سیر سلوک کی۔ سوم ادب کی حد نہیں۔

فرمایا سالک کی طبیعت نے جہاں تک پرواز کی وہیں اسنے اپنی منزل مقرر کر لی۔ یہ اپنی اپنی استعداد پر منحصر ہے۔ لیکن سیر سلوک کی کوئی حد نہیں۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے علامہ اقبال مرحوم کی مثنوی کا ذکر کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور اسمیں بعنوان "الفقر" ایک نظم ہے۔ جسکے ایک شعر کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ آپنے فرمایا پڑھ کر سناؤ۔ لہذا میں نے یہ شعر پڑھ کر سنائے۔

چیست فقرِ اے بندگانِ آب و گل   یک نگاہ راہ بیں یک زندہ دل
فقر کارِ خویش را سنجیدن است   بر دو حرف لا الہ پیچیدن است

Marfat.com

نقر خیبر گیر با ناں شعیر — بستۂ فتراک او سلطان و میر
نقر بر کرو بیاں شبخون زند — بر نوامیس جہاں شب خون زند
بر مقام دیگر انداز د ترا — از زجاج الماس مے سازد ترا
ایں چمن وارد بسے شاخ بلند — بر نگون شاخ آشیان خود مبند

میں نے عرض کیا۔ کہ حضور آخری شعر کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ آپنے فرمایا کہ منزل فقر میں بہت بلند مقامات ہیں۔ سالک کو ابتدائی مقام طے کر کے ہی منتہا نہ سمجھ لینی چاہیئے۔ اپنی پرواز بلند رکھنی چاہیئے۔ آپنے یہ مقولہ سنایا۔ (دنیا دار نہ رجدا نہ رجدا مالوں تے فقیر نہ رجدا حالوں) فرمایا (رانجھن پرے سو پرے)

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

شہنشاہ عارفین حضرت قبلہ مجدد الفِ ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ذات باری تعالٰے ورالوری ثم ورالورا ثم ورالوریٰ ہے۔

چہ گویم با تو از مرغ نشانہ — کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

اِس راہ کے سالک شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ایں مدعیاں در طلبش بے خبر انند
کا نرا کہ خبر شد خبرش باز نیآید

فرمایا۔ ان منازل کو مراقبہ سے طے کیا جا سکتا ہے۔ تیسرے ادب کی حد نہیں مثال بیان فرمائی۔ کہ پیر بڈھن شاہ کلانوری رحمتہ اللہ علیہ اور پیر امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ دونوں پیر بھائی تھے۔ اور ان کے پیر جناب حضرت سید حسین علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھورے والے ہیں۔ جن کا مزار مبارک

Marfat.com

مکان شریف ہے ۔ ایک دفعہ پیر بڈھن شاہ صاحبؒ نے اپنے مرشد کی صاحبزادی کیلئے کچھ زیور بنوایا جب زیور تیار ہو گیا۔ تو زرگر نے کہا ۔ کہ زیور تیار ہے۔ حکم ہو تو لاکر وزن کر دوں. پیر صاحب نے فرمایا۔ کہ نہیں وہ میرے سامنے نہ لاؤ اور نہ ہی میرے سامنے اس کا وزن کرو ۔ وہ حضور کی صاحبزادی کا سنگار ہے میں دیکھوں گا تو بے ادب ہو جاؤں گا ۔ نیز فرمایا ۔ کہ ایک دفعہ مکان شریف کا خاکروب حضرت بڈھن شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اسوقت گھر موجود نہ تھے ۔ خاکروب آپ کی غیر حاضری میں چمڑے کے ایک بنڈل پر ہی بیٹھ گیا ۔ جب آپ باہر سے تشریف لائے۔ تو خاکروب کو پلنگ پر عمدہ لبستر اکر کے بٹھایا اور حاضرین کو فرمایا کہ اس چمڑے کی جوتیاں نہ بنانا۔ بو کے بنواکر کنوؤں پر ڈلوا دینا کیوں کہ پیر خانے کا مہمان اس پر بیٹھ چکا ہے۔ فرمایا حضرت خواجہ خوان عالم رحمۃ اللہ علیہ باڈلی شریف والوں کی بیعت حضرت خواجہ نور محمدؐ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیرا ہی سے تھی ۔ خواجہ نور محمد صاحبؒ پٹھان تھے ۔ایکروز خان عالم صاحبؒ گھوڑی پر سوار ہو کر کہیں جارہے تھے کہ راہ میں ہینگ بیچنے والے کچھ پٹھان ملے آپ ان کو دیکھ کر گھوڑی سے اُتر گئے۔ ہمراہیوں نے عرض کیا کہ آپنے سواری کیوں چھوڑ دی ۔ آپنے فرمایا ۔ کہ یہ آدمی میرے پیر کے ہموطن ہیں. لہذا میرا گھوڑی پر سوار رہنا بے ادبی تھا ۔

موضع چک قریشیاں جہاں حضور کی اراضی بھی تھی ۔ وہاں ایک مرزا سکندرؒ بیگ صاحب بزرگ سکونت پذیر تھے .حضور کو ان سے محبت تھی آپ اکثر ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے .ایک دفعہ آپ کے ہمراہ ایک سید بھی ہو لیا ۔جب یہ دونوں صاحب حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں

Marfat.com

پہنچے۔ تو حضور قبلہ عالم باادب خاموش بیٹھ گئے۔ اور سیّد صاحب نے سوال شروع کیا۔ کہ میں بہت سے بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں مگر فیض کسی سے نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے آپ ہی کچھ عنایت کریں۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ شاہ صاحب۔ جب آپ کئی نامور بزرگوں سے فیض یاب نہیں ہو سکے تو مجھ سے کب ہو سکتے ہو۔ کیوں کہ جس انڈے کو ایک مرغی گندا کر دے وہ ہزار مرغی کے نیچے رکھنے سے بھی بچہ پیدا نہیں کر سکتا۔

سیّد صاحب نے کہا۔ کہ مرزا صاحب میں نے ہر جگہ دوکانداری ہی دیکھی ہے مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ میاں یہ بے ادبی کی بات نہ کرو۔ دکانداری بھی تب ہی چلتی ہے۔ جبکہ مال و اسباب موجود ہو۔ کیوں کہ خریدار کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی لعل و کستوری اور کوئی موتی مانگتا ہے۔ اگر مال موجود ہو تو دوکان چلتی ہے ورنہ بیٹھ جاتی ہے۔ تیسرا سوال سیّد صاحب کا یہ تھا۔ کہ کوئی ایسا حرف بتائیں جس سے روپیہ پیسہ عام پیدا ہو سکے۔ میرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ جو کھتری لوگ اتنے مال دار اور روپے پیسے والے ہیں یہ کونسا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ میرزا صاحب نے فرمایا اللہ جلّ شانہٗ کا نام مثل لعل و جواہر کے ہے اور دنیا کا مال مثل کوڑیوں اور خار و خس کے۔ لہذا لعل و جواہر کے عوض کوڑیاں خریدنا۔ خسارہ ہی خسارہ اور بدبختی ہے۔

فرمایا۔ درویش کے لئے ادب بہترین چیز ہے۔

ادب تاجیست از لطف الٰہی — بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از لطف رب

کردم از عقل سوالے کہ بگو ایماں چیست

عقل در گوش دلم گفت کہ ایماں ادب است

Marfat.com

بے ادباں مقصود نہ حاصل تے درگاہ نہ ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچا باجھ ادب نہیں کوئی

الطریقۃ

فرمایا درویش کی میراث ادب ہے۔ الطریقت کلھم ادبٌ

جب کبھی مختلف طریقوں کا ذکر ہوتا تو فرماتے۔ یہ سب طریقے اور سلسلے ایک ہی ہیں الفقر مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ آپ مجسم ادب وحیا تھے۔ جب مجلس میں بوڑھے آدمی دیکھتے۔ تو چارپائی پر نہ بیٹھتے۔

مولوی فضل الٰہی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ میں چارپائی پر بیٹھ کر سائلوں اور مریضوں کا کام کر رہا تھا۔ اور مجلس میں ایک بوڑھے آدمی سفید ریش بھی تھی۔ جو میری عدم فرصتی کیوجہ سے نظر سے پوشیدہ رہے۔ اتنے میں آپ ادھر تشریف لے آئے۔ اور مجھے بہت ہی خفا ہوئے حتّٰی کہ تین چار روز تک مجھے امامت نہ کرانے نہ دی۔ آخر میں نے اپنی عدم فرصتی اور بے خبری کو بیان کیا تب آپ خوش ہوئے۔ اور مجھے معاف کیا۔ یہ واقعہ دودھو چک ضلع گورداسپور کا ہے۔

فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف پڑھ کر اپنے ایک خادم کو رکھنے کیلئے دیا۔ اسنے وہ قرآن شریف دوسرے قرآن شریف کے نیچے رکھ دیا۔ میں نے اسے کہا کہ اسے اوپر رکھو۔ اسنے کہا: قرآن کریم سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ آخر میں نے جذبہ میں آکر کہا۔ اس قرآن پاک پر غوث کی نظر پڑی ہے۔ اور دوسرے پر ہم جیسے بندوں کی لہذا اسے اوپر ہی رکھو۔

فرمایا جب کسی چیز پر دم کرتا ہوں۔ تو حضرت قبلہ باواجی صاحب کا تصور کر لیتا ہوں۔ کیونکہ بغیر اس کے اطمینانِ قلب نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ اعتقاد کی بنیاد محکم رکھو۔ یقین محبت اور خلوص سے ایمان کو تروتازگی

Marfat.com

دو اور اگر کسی مسئلے میں اختلاف ہو تو فتاویٰ عزیزی کی متابعت کرو۔

فرمایا۔ احکام خداوندی بجا لانے میں کوتاہی نہ کرو۔ آج تو اس نے ڈھیل دے رکھی ہے۔ مگر اس کی گرفت بھی سخت ہے۔

تومشو مغرور بر حلیم خدا ۔ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی

ڈر اس کی دیر گیری سے کہ سخت ہے انتقام اس کا

فرمایا۔ کتب تصوف کا مطالعہ کرتے رہا کرو۔ ان سے کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں قطب شاہ ڈپٹی حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ حضور کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا سحری کیوقت جاگنا افضل ہے۔ ڈپٹی نے کہا کہ تمام دن کی مصروفیت کی وجہ سے سحری کا اٹھنا گراں معلوم ہوتا ہے۔ اور اور غفلت ہو جاتی ہے۔ فرمایا سحری کیوقت اٹھ کر ضرور اللہ کہہ لیا کرو اگرچہ بکری کے دودھ دوہنے جتنی فرصت ملے تاکہ ذاکرین میں نام لکھا جا سکے۔

مستورات کو پردے کے متعلق بہت تاکید فرماتے۔ مائی صاحبہ غلام آمنہ جی بی سیالکوٹ چھاؤنی والی کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ آپکی خدمت میں کچھ عورتیں نہایت امیرانہ لباس جو کہ فیشن موجودہ کا نمونہ تھا پہنے ہوئے حاضر ہوئیں۔ جب آپکی نگاہ ان کے لباس پر پڑی۔ تو نہایت جلالت میں آکر مولوی صاحب کو بلایا اور کہا۔ کہ قرآن کریم سے پردے کا حکم ان عورتوں کو سنادو۔ جب بھی کوئی عورت آپ کے دربار پر غیر شرعی اور خلاف ادب و حیا لباس میں حاضر ہوتی۔ تو آپنے فوراً تنبیہہ فرمادی۔ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ جو باوجود آپ کا ارادتمند ہونے کے ادھر ادھر جھانکتا پھرتا تھا۔ آپنے اسے فرمایا۔ کہ بیٹا اپنے ہی باپ کی وراثت کا مالک ہو سکتا ہے۔ چچا کی وراثت کا مالک نہیں بن

Marfat.com

سکتا۔ اور شیر خوار بچہ اپنی ہی ماں سے دودھ پی سکتا ہے وچچی یا تائی کبھی نہیں پلاتی

فرمایا۔ جا بجا بیعت کرنے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اور انسان کا حال مثل فاحشہ عورت کے ہو جاتا ہے۔ جو نہ تو صاحب اولاد ہوتی ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی رشتہ دار ہوتا ہے۔ اور جو عورت ایک خاوند پر توکل کرتی ہے وہی بامراد ہوتی ہے

فرمایا۔ نامحرم عورتوں سے بچو۔ آپ اپنے درویشوں کو لوگوں کے گھروں میں جانے سے منع فرماتے تھے۔ اور حضرت باواجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا یہ مقولہ پڑھ کر سناتے۔ (ماں ضعیف جناں ماوڑساں تس نہ ڈرسو)

فرمایا۔ درویش کو دو چیزیں اجاڑتی ہیں۔ ایک حرص دنیا۔ دوسرے نامحرم عورتوں سے تعلق۔ آپ عورتوں کو تلقین و ارشاد فرماتے تو ان کو چادر کا کنارا ہی پکڑاتے اور خود پردہ میں بیٹھتے۔

ایکدن آپنے خواجہ خان عالم رحمتہ اللہ علیہ باولی شریف والوں کے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ زہر کی کئی قسمیں ہیں۔ کئی تو ایسے ہیں۔ کہ ان کے کھانے سے بندہ مرجاتا ہے۔ کئی ایسے ہیں۔ کہ ان کو بدن پر لگانے سے بندہ مرجاتا ہے۔ اور مستورات نامحرم ایسا زہر ہیں کہ ان کو دیکھنے اور چھونے ہی سے بندہ مرجاتا ہے۔ یعنی دل کی کیفیت اور حال فنا ہو جاتا ہے۔ ایک آدمی نے صاحب مذکور سے سوال کیا۔ کہ چھوٹی نابالغ لڑکیوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ سانپ چھوٹے ہوں یا بڑے سب سے ڈرو۔

فرمایا۔ میں تقریباً بتیس برس حضرت قبلہ باواجی صاحب کے پاس رہا ہوں۔ اور اتنا وقت ریاضت و مجاہدہ میں بسر کیا ہے۔ اور حضرت باواجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بہت بڑے کاموں کو سرانجام دیا ہے مگر آپ کے ادب و احترام میں سرمو

Marfat.com

فرق نہیں آنے دیا۔

فرمایا۔ ختم سادہ طریق پر کیا کرو۔ اس طرح معاملہ نیک سرانجام ہوتا ہے۔
فرمایا۔ اور سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال کیا کرو۔ فقر سوکھی روٹی و نمک و مرچ وغیرہ پر مبنی ہے۔

فرمایا۔ میں فخر و مباہات کیلئے نہیں بلکہ اظہار تشکر کرتا ہوں۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ایسا علم دیا ہے کہ اگر کوئی بندہ میل کے فاصلہ پر آرہا ہو تو مجھے اسکا عقیدۂ باطنی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا جب تک اعتقاد درست نہ ہو فقیر بھی کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

ایک دفعہ کچھ دوستوں نے عرض کیا۔ کہ حضور ہم لوگ بہت دور کے رہنے والے ہیں اور جلدی جلدی دربار شریف پر حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہذا ہماری طرف خاص خیال رکھیں۔ فرمایا۔ پیر مشرق میں اور مرید مغرب میں بھی کیوں نہ ہو۔ اگر پیر کو مرید کے احوال سے آگاہی نہیں۔ تو ایسے پیر کو مرید کا ہاتھ پکڑنا حرام ہے بلکہ وہ پیر میدان حشر میں شرمندہ اٹھیگا۔

گھر دل میں ہو یاروں کا تو پھر گھر ہے برابر
مشرق میں بنایا ہو کہ مغرب میں بسایا

فرمایا۔ تین باتیں یاد رکھنا۔ کسی سے مباحثہ نہ کرنا۔ کسی فقیر کی بدنامی نہ کرنی کسی سے برا سلوک نہ کرنا

نیشتر بر قلب درویشاں مزن
خویش را در آتش سوزاں مزن

فرمایا۔ فقیر کے پاس خالی ہاتھ جانا محرومی کی دلیل ہے۔ آپنے ایک سکھ آدمی کا واقعہ سنایا۔ کہ میں کوئیں کی شمالی جانب بیٹھا ہوا تھا۔ کہ موضع کھنگوڑے کی طرف سے ایک سکھ آیا اور مجھے بغیر ملے۔ گاؤں میں چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد

Marfat.com

پھر آیا۔ اور تعظیم وتکریم کے ساتھ ملا میں نے دریافت کیا۔ کہ سردار صاحب۔ آپ کیوں نہ مل کر گئے۔ جوابدیا کہ حضور اسوقت میں خالی ہاتھ تھا اور خالی ہاتھ گرد کو ملنا خالی واپس آنا ہے۔

فرمایا۔ مہمان خواہ ایک ہی روٹی کھائے مگر اس کے آگے بہت روٹیاں رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ جتنی زیادہ رکھو گے اتنا ہی ثواب ہوگا

فرمایا۔ میرے ساتھ اگر تعلق رکھنا چاہتے ہو تو دل کو صاف رکھو اگر تمہارا دل صاف ہوگا۔ معرفت کی شعاعیں تمہارے دل پر اثر انداز ہوں گی۔

پیش خورشید برمکش دیوار   خواہی ار صحن خانہ نورانی

فرمایا۔ حسب ونسب پر فخر مت کرو۔ نیک عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ نے اپنی دختر نیک سیرت کو فرمایا۔ کہ بیٹی نسب پر فخر نہ کرنا۔

فرمایا۔ اگر مردِ مومن اور فقیر سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو خاموش و باادب رہا کرو

فیض نظر کیلئے ضبطِ سخن چاہیئے
حرفِ پریشان نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور

فرمایا۔ مال اور مرتبہ دو بڑے بُت ہیں۔ فرشتہ انسان پر تین وقت ہنستا ہے۔ (۱) جب کوئی زمیندار کسی دوسرے زمیندار کی زمین میں ہل چلا کر اپنی زمین کو وسعت دیتا ہے۔ جب زانی زنا کر کے غسل کرتا ہے۔ جب کوئی عشاء کے بعد باتیں کرتا ہے۔

فرمایا تہجد کی مداومت کرو۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی   کچھ ہاتھ آتا نہیں بے آہِ سحرگاہی
گراں بہا ہے ترا گریۂ سحرگاہی   اسی سے ہے ترے نخلِ کہن کی شادابی

Marfat.com

فرمایا۔ اکلِ حلال تلاش کرو۔ حلال رزق سے حلال خون پیدا ہوتا ہے۔
فرمایا۔ کُلّ قَلبٍ بِغَیرِ ذِکرِاللّٰہِ مَیتَۃٌ جو دم غافل سو کافر۔ فرمایا درویش مراقبہ ہی سے بحرِ معرفت عبور کر سکتا ہے۔
فرمایا لِکُلِّ شَیٍ مِصقَلَۃٌ ومِصقَلَۃُ القَلبِ ذِکرُاللّٰہِ
ہر چیزاں دی صیقل ہے۔ دل صیقل یادِ الٰہی۔
فرمایا اگر خدا کی راہ میں تم روٹی دو گے۔ تو وہ تمہیں روٹی دیگا۔ اور اگر جان دو گے تو وہ تمہیں جان دیگا۔ فرمایا کرتے کہ میں تو تہجد کیوقت سب عزیزوں کیلئے دعا کرتا ہوں صوفی محمدالدین صاحب رمواسوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دربار شریف پر کچھ لوگ آئے جن کے ساتھ مویشی بھی تھے۔ آپ نے ان کی خاطر و تواضع بہت کی اور مویشیوں کو بھی خود چارہ وغیرہ ڈلوایا۔ اور نہایت غور کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کی۔ میرے دلمیں خیال پیدا ہوا۔ کہ ان کی اتنی خاطر تواضع کیے کیا۔ معنی۔ معاً ارشاد ہوا۔ کہ محمدالدین یہ لوگ ضلع کیمل پور کے رہنے والے ہیں۔ جو میرے شیخ و مرشد قدس سرہٗ کی آرام گاہ ہے۔

پائے سگ بوسیدہ مجنوں خلق گفتا ایں چہ بود
گفت ایں سگ گاہگاہ در کوئے لیلا رفتہ بود

صوفی محمدالدین صاحب نیز بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے ایک دفعہ کہیں سے کیمیا کا نسخہ ہاتھ لگا۔ لہذا میں نے تمام چیزیں فراہم کر کے سونا بنانیکے لئے ایک گڑھے میں آگ دینے کا بندوبست کیا۔ کہ یکایک مجھے ایک آدمی نے آکر خوشخبری دی۔ کہ حضور رامداس میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور فلاں کوئیں پر رونق افروز ہیں۔ میں سب کچھ چھوڑ کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے دیکھا۔ اور مسکرا کر فرمایا۔ محمدالدین میں تو فانی کیمیا میں عمر ضائع کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا۔ سب سے

Marfat.com

بڑی کیمیا گری یادِ حق ہے ۔ جسے یہ حاصل ہو گئی ۔ اُسے پھر دوسری چیز کی حاجت نہیں رہتی ۔ لہٰذا میں نے وہ خیال چھوڑ دیا ۔

جس کمرے میں سامانِ خورد و نوش ہوتا اس میں فضول دنیوی باتوں سے منع فرماتے ۔ اور بے ضرورت آمد و رفت سے روکتے ۔

فرمایا کرتے ۔ کہ میں دنیوی کام جو بمنزلہ فرض کے ہیں ۔ وہ کرتا ہوں ۔ یعنی جن کے بغیر گزرنا ممکن ہو ۔

آپ اِس نظم کو بہت پسند فرماتے ۔

انسان براجیواں کنوں جیکو رب دا جان سجان نہ ہو
اور بینا ہی نابینا ہے جسدا رب ول دید دھیان نہ ہو
توڑے ناطق ہوجے صامت جے اللہ دا درمان نہ ہو
باگوش ہوکے بے گوش رہیا جے دل سامع قرآن نہ ہو
اے عبد عبادت کام تیرا وچ حرص دے سرگردان نہ ہو
تینوں رزقے چنتا تاں ہوندا جے رازق رب رحمان نہ ہو
وچہ کون مکان اوہ کون مکان جتھے رب دا دستر خوان نہ ہو
کوئی مومن کافر فرد دسا جیہڑا رب دے درمہمان نہ ہو
رب شان دتا بے شان نہ ہو رب دان دتا بے دان نہ ہو
ہر عضو اتے فرمان تیندا اک ربدا بے فرمان نہ ہو
شیطان ہے دشمن آدم دا بس غافل اے انسان نہ ہو
نہیں اوہ اولاد حلال کنوں جیکو بابے دا دربان نہ ہو
در پیش ہے منزل عقبےٰ دی اے غافل بے سامان نہ ہو
ہو شتاب مرد توکل کر کیہڑی مشکل جو آسان نہ ہو

Marfat.com

حضور کے اقوالِ زرّین

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اقوال مبارک حضرت قبلہ سیّد ہاشم علی شاہ صاحب ساکن تخت پور سے مروی ہیں۔

(۱) فرمایا۔ کوّا اتنا حریص ہے۔ کہ علی الصبح ہی ہمارے چبوترے پر آکر دانہ چگنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن فاختہ شہتوت کے درخت پر ذکر میں مشغول رہتی ہے اور دن چڑھے روزی کی تلاش کرتی ہے

(۲) ولی اللہ کی مثال بارانی زمین کی طرح ہے ایک ساعت بھی فضل رحمانی سے محروم رہ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ بارانی زمین بھی ہر وقت بارش کی محتاج ہے۔ اگر دو چار روز بارش نہ ہو۔ تو فصل سوکھ جاتے ہیں۔

(۳) ضرورت کے کبوقت بخل نہ کیا کرو میں نے ایک دفعہ نماز کے لئے آٹھ آنے کو مٹی کا لوٹا خریدا تھا۔

(۴) جب دنیا اور ما فیہا فانی ہیں تو ان سے دوستی کا کیا فائدہ دوست اس کو بناؤ۔ جو کبھی فانی نہ ہو۔ وہ صرف اللہ پاک کی ذات ہے اور بس۔

(۵) ایک عورت نے اپنے خاوند کو تین نصیحتیں کیں کہ اگر اپنے مرشد پکڑ لیا ہے تو میری تین نصیحتیں یاد رکھنا۔ اوّل پیر کے گھر جا کر بیکار نہ رہنا دوم دینوی خواہش نہ رکھنی سوم جب تک وہ اجازت نہ دے گھر واپس نہ آنا۔

(۶) منافقانہ طور پر شیخ کی خدمت میں رہنا گناہ ہے۔ قدم بوسی اگر محبّت و شوق سے ہو تو ثواب ہے ورنہ گناہ ہے۔ السلام علیکم اور مصافحہ ہی کافی ہے

(۷) عمل کیلئے صرف ذکر ہی کافی ہے مذکور تک خود پہنچا دیگا۔

(۸) ذکر حضورِ قلب اور شوق سے کرو۔

Marfat.com

(۹) لاطامع لاجامع لامانع پر عمل کرنا چاہیئے پیری کو ذریعہ معاش نہ بنانا چاہیئے۔ کسب حلال سے روزی پیدا کرنی چاہیئے۔

(۱۰) فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں جو پیر کو خدا کہتے ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے چاہیئے کہ زبان کو بند رکھیں۔

(۱۱) درویش کا کمال یہ ہے کہ انسان ذات باری کے سوا سب سے بے نیاز ہو جائے کسی کے سہارے کا خیال دلمیں نہ رکھے۔

(۱۲) دنیا حاصل کرنیکے لئے مرشد کے پاس مرید کا جانا حرام ہے۔

(۱۳) از خدا جز خدا چیزے مخواہ

(۱۴) شیخ سعدی رح کے مرشد نے ان کو دو نصیحتیں کیں۔ اوّل اپنے آپ کو کسی سے بہتر نہ سمجھو۔ دوم کسی کو اپنے سے حقیر نہ جانو۔

(۱۵) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آلِ پاک کیلئے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو ان کو ایک وقت کی روٹی دے۔ اور ایک وقت بھوکا رکھ۔

(۱۶) فرمایا۔ کہ دل تو چاہتا ہے۔ کہ اپنے عزیزوں کیلئے مالدار ہونے کی دعا مانگوں لیکن مالدار آدمی خدا سے ایک بالشت پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(۱۷) فرمایا۔ اللہ پاک نے قسم کھائی ہے۔ کہ جو شخص اولیاء اللہ کے وصال کے دن ختم دیوے۔ خواہ ایک ہی مسکین کو کھانا کھلاوے۔ اسکا مال کم نہ ہوگا۔

(۱۸) تبرکات کا گھر میں عزت کیساتھ رکھنا باعث برکت ہے۔

حمایت راکش دامان درویش بہ از سد سکندر در مدد بیش

(۱۹) فرمایا۔ میرے نزدیک جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی زیادہ ہے۔

(۲۰) فرمایا۔ وہ گناہ جو انسان کو خدا کی رحمت تک پہنچا دے اِس نیکی سے بہتر ہے جو

Marfat.com

متکبر بنا کر خدا کی رحمت سے دور ہٹا دے۔

(۲۱) اپنے مرشد کی اولاد خواہ کیسی ہو۔ اس کی خدمت بہتر ہے۔

(۲۲) فرمایا۔ تندرستی خداوند تعالیٰ کی بہت رحمت ہے۔ شکر کیا کرو۔

(۲۳) علم کے متعلق گفتگو ہوئی۔ فرمایا سب سے زیادہ علم شیطان کو تھا۔ لیکن اس کے علم نے اسے کچھ نفع نہ دیا۔ علمِ نافع کیلئے دعا کیا کرو۔

(۲۴) مسلمان کا ایمان پہلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور پھر اللہ جلّ شانہٗ پر۔

(۲۵) دنیا ایک زہریلا سانپ ہے۔ لہذا پہلے اس کا منتر سیکھو۔ پھر پاس رکھو۔

(۲۶) مرشد کو دنیوی کاروبار کے لئے مت پکڑو۔ خدا کی رحمت اور صراطِ مستقیم حاصل کرو۔

(۲۷) جس کو اللہ پاک اپنی طرف بلائے۔ اس کو خود بخود آداب سکھا دیتا ہے۔

(۲۸) منت سے رائی کے برابر بھی اپنے خرچ میں نہ لائے کیونکہ منت ادا نہیں ہوتی۔

(۲۹) مرشد کی خدمت میں مرید کا سوال کرنا منع ہے۔

(۳۰) علماء کا فرض ہے کہ سب سے پہلے حلال روزی اور پاکی پلیدی کے مسائل سکھائیں کیونکہ تعمیرِ ایمان کے یہی بنیادی پتھر ہیں۔

(۳۱) حرص بری بلا ہے اس کو چھوڑنا جہادِ اکبر ہے

(۳۲) اپنے مرشد کے ساتھ بیوی بچوں اور جان و مال سے محبت چاہیئے

(۳۳) اپنے مرشد کی خدمت حسب توفیق کرنی فرض ہے۔

(۳۴) اپنے مرشد کی خدمت میں بدنی ہو یا مالی ریا و طمع نہ کرنا چاہیئے۔

مندرجہ ذیل اقوال حضرت حاجی حافظ قاضی سراج احمد صاحب اچھرہ لاہور والوں سے منقول ہیں۔

فرمایا حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ :۔

(۱) مرشد کے پاؤں پر پاؤں رکھنا منع ہے (۲) مرشد سے آنکھیں ملانا یعنی چار چشم

Marfat.com

ہونا بے ادبی ہے۔ (۳) مرشد کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا بے ادبی ہے۔
(۴) مرشد کی طرف خالی ہاتھ جانا علامتِ محرومی ہے۔
(۵) مرشد کے پاس لباس فاخرہ پہن کر جانا تکبر ہے۔
(۶) مرشد کے پاس جاکر مزید وظائف میں مشغول رہنے سے خدمت کرنا افضل ہے۔
(۷) جب ذکر کرے فکر کے ساتھ کرے قاضی سراج بن احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضور فکر کیا ہوتا ہے۔ فرمایا تصورِ شیخ۔
(۸) اگر مرشد سے کوئی بات خلاف شرع ہو جائے تو بدعقیدہ نہ ہونا چاہیئے۔

چونکہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس مبارک میں سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اقوال زرّین اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ انہیں یہاں درج کر دیا جائے۔

شہنشاہِ ولایت رازدارِ نبوت باب العلم امیر المومنین سیّدنا حضرت علی کرم وجہہ کے چند

اقوال زرّین

(۱) علم کی مجلس جنت کا باغ ہے (۲) انسان کی ہلاکت اسکی طبیعت کی تیزی ہے (۳) برے لوگوں کی صحبت دریا کی سواری ہے۔ (۴) وہ شخص شرمندہ نہ ہوگا جو چپ رہا (۵) بڑے لوگوں کی صحبت کلام کا قلعہ ہے (۶) انسان کا وصف اس کی زبان کے نیچے ہے (۷) کمسنوں کی صحبت دین کو برباد کرنیوالی ہے۔
(۸) مسلمان کا نور شب بیداری ہے (۹) موت کا بھولنا دل کا زنگ ہے۔
(۱۰) قبر کا نور اندھیروں میں نماز پڑھنا ہے (۱۱) اپنے نفس میں غائب ہو یعنی غور کر جب تیرا سر سفید ہو جائے چین سے قبر میں بہترین فرش پانے والا ہو جا۔
(۱۲) مراد کا پانا بے نیازی میں ہے (۱۳) جدائی کی آگ دوزخ کی آگ سے زیادہ

Marfat.com

گرم ہے۔ (۱۴) اپنی پیری کے نور کو گناہ سے سیاہ نہ کر (۱۵) چہرے کا نور سچائی میں ہے (۱۶) وہ شخص تیری مدد کریگا۔ جس نے تجھ سے دشمنی نہ رکھی (۱۷) احسان کو بے موقع رکھنے میں ظلم ہے (۱۸) احسان جتانیوالے کے صدقہ کا گناہ اس کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (۱۹) احمق کی حکومت جلدی جاتی رہتی ہے (۲۰) اس کے لئے خرابی اور بلاکی ہے جس کا خلق برا ہو اور جس کی صورت بری ہو۔ (۲۱) آدمی کی تنہائی برے ہم صحبت سے بہتر ہے (۲۲) جو کوئی تجھ سے تغافل کرے اس سے پوچھ (۲۳) حاسد کیواسطے اس کے حسد کی وجہ سے خرابی ہے۔ (۲۴) بچہ کا ولی یعنی کارپرداز روزی دیا گیا ہے (۲۵) اس کیلئے خرابی ہے۔ جس نے شریفوں سے کینہ رکھا (۲۶) انسان کا غم اس کی ہمت کے موافق ہے (۲۷) افسوس ہے جسکو دشمن نے نصیحت کی (۲۸) نیک بخت کا قصد اور فکر اس کی آخرت ہے۔ (۲۹) بدبخت کا قصد اس کی دنیا ہے (۳۰) انسان کی ہلاکت خود پسندی میں ہے (۳۱) تیرا اپنے نفس سے بھاگنا شیر سے بھاگنے سے زیادہ مفید ہے۔ (۳۲) آدمی کا سردار اس کی ہمت ہے (۳۳) روٹی کا شوربا میں توڑنے والا اس کے کھانیوالے کے سوا ہے (۳۴) جو چیز تیرے پاس ہے لا۔ کہ تو اس سے پہنچا نا جاوے (۳۵) عقلمند کیلئے محتاجی نہیں (۳۶) جسکا دین نہیں اس کو مروت نہیں (۳۷) جھوٹے کے واسطے بزرگی نہیں (۳۸) حاسد کو آرام نہیں (۳۹) قناعت کرنے والے کو غم نہیں (۴۰) بدکار کو عزت نہیں (۴۱) عورت کے لئے وفا نہیں۔ (۴۲) بدکار کیلئے تہمت اور بدگوئی نہیں (۴۳) جسکا ایمان نہیں اسکو امانت نہیں (۴۴) جس کو بے نیازی نہیں اس کو بزرگی نہیں (۴۵) جو کچھ تیرے لئے مقرر ہو چکا ہے وہ تجھے ضرور ملیگا (۴۶) چغلخور ایک گھڑی میں مہینوں کے فتنوں کا کام کر جاتا ہے۔ (۴۷) صدقہ عمر میں برکت دیتا ہے۔

Marfat.com

(۴۸) روزی تجھے ڈھونڈتی ہے جس طرح تو اسے تلاش کرتا ہے۔ (۴۹) ڈرنے والا ایمان پاتا ہے جبکہ وہ مقام خوف پر پہنچ جاتا ہے (۵۰) صابر کا کام اس کی مراد تک پہنچ جاتا ہے (۵۱) لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے لکھا ہوا مٹ جاتا ہے۔ (۵۲) دل کی ناامیدی نفس کی راحت ہے (۵۴) انسان نیک بخت کی صحبت سے نیک بخت ہو جاتا ہے۔

---

(۵۵) ہر زخم کے لئے دوا ہے صرف بداخلاقی کیلئے دوا نہیں۔ (۵۶) جب کسی گھر کا سردار اٹھ جاتا ہے تو اس کے گھر والوں پر لوگ زیادتی کرتے ہیں۔
(۵۷) عقلمند وہی شخص ہے جو ادب پذیر ہو۔ (۵۸) اپنی کمائی صرف مال نہ قرار دو بلکہ اپنی کمائی خدا کا خوف ٹھہراؤ (۵۹) جب تم اس ڈراونی نشانی کے پاس سے گزرو جو عذاب کو ظاہر کرتی ہو۔ تو ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ آنسو جاری ہوں
(۶۰) جب نیک کام کا قصد کرو تو خواہش نفسانی پر سبقت لے جاؤ وسوسوں کے خوف سے اسلئے کہ وہ آنے جانے والے ہیں۔

آداب شیخ

(۱) مرید کو چاہیئے۔ کہ دل کو ہر طرف سے خالی کر کے اپنے شیخ کی طرف لگائے (۲) اپنے شیخ کے اذن کے سوا نوافل میں بھی مشغول نہ ہووے (۳) اپنے شیخ کے حضور میں کسی کی طرف التفات نہ کرے (۴) اپنے شیخ کیطرف خوب طرح متوجہ ہو کر بیٹھے۔ یہانتک کہ ذکر کا شغل بھی نہ کرے (۵) اور ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اپنا سایہ شیخ کے جامہ پر نہ پڑے (۶) شیخ کے مصلے پر قدم نہ دھرے اور شیخ کے وضو کی جگہ نہ بیٹھے اور اس کے کوزہ سے وضو بھی نہ کرے۔ اور شیخ کے برتن

Marfat.com

کو استعمال نہ کرے۔ اور شیخ کے حضور میں روٹی پانی وغیرہ نہ کھاوے (۷) شیخ کے حضور میں کسی کے ساتھ بات یا کلام نہ کرے۔ بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔
(۸) اپنے شیخ کی عدم موجودگی میں شیخ کی طرف قدم دراز نہ کرے۔ اور تھوک وغیرہ اس طرف نہ ڈالے
(۹) جو کچھ شیخ سے ظاہر ہو اسکو ثواب اور اچھا جانے۔ اگرچہ ظاہر میں وہ بات یا کام اچھا معلوم نہ ہو۔ اور شیخ جو کچھ کرتا ہے خدا کے الہام سے کرتا ہے اور وما فعلتہٗ عن امری کا مصداق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے اِذن سے کام کرتا ہے اس صورت میں اس پر اعتراض جائز نہیں۔
(۱۰) شیخ کے روبرو ننگے سر نہ بیٹھے (۱۱) اور اگرچہ شیخ ظاہری مال و جاہ و حشمت نہ رکھتا ہو۔ اور اس کو زیب صورت، لباس کی خواہش نہ ہو مگر مرید پر لازم ہے۔ کہ اُسے اپنا بادشاہِ عالیقدر سمجھے۔ اگرچہ ظاہری غنا نہیں رکھتا اور شیخ کی عظمت و منزلت کی طرف خیال کرے۔ اور اہلِ زمانہ کے شیخوں سے اعلیٰ و برتر ہر مرتبہ میں شیخ کو جانے۔
(۱۲) کمال صدق و یقین اخلاق محبت سے شیخ کا تابع رہے۔ تاکہ شعلۂ نور معرفتِ الٰہی کا اِس کے سینے سے اِس پر گرے اور حقائق سلوک پر مطلع ہو کر اہل عرفان بن جائے۔
(۱۳) ناپسند باتیں جو شیخ کی رنجیدگی کا باعث ہوں۔ شیخ کے حق میں نہ کہے۔
(۱۴) اگرچہ شیخ کی معرفت اور علم کی باتیں اِس کی سمجھ میں نہ آویں۔ کیونکہ لوگوں کی استعداد مختلف ہوتی ہے۔ تو باوجود نہ سمجھنے کے اِس کے حق میں نقص والی اور کچی باتیں نہ کرے۔ کیونکہ بعض لوگ حالِ شیخ

Marfat.com

سے مناسبت رکھتے ہیں اور بعض نہیں رکھتے۔ بس مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کو اس طرح سمجھے کہ شیخ کا گھر تمام دولتوں اور نعمتوں سے مالا مال اور بھرا ہوا ہے۔

(۱۵) اپنے شیخ کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن جانے اور اس کے منکروں سے پرہیز کرے۔

(۱۶) شیخ کی خدمت کرنے میں شیخ پر احسان نہ رکھے اور کام کرنے کے عوض میں مزدوری طلب نہ کرے۔

(۱۷) شیخ کی خدمت اپنی طاقت کے مطابق کرے۔

(۱۸) اپنا جان و مال جو کچھ ہو شیخ پر تصدق کرے تاکہ شیخ کی رضا ہاتھ میں آجائے اور مقصود اصلی حاصل ہو

(۱۹) جب مرید کو شیخ سے محبت ہو جاتی ہے تو جو کچھ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ محبوب ہی ہو جاتا ہے۔ اعتراض کا پھر ٹھکانہ نہیں رہتا۔

(۲۰) ہر کلی و جزوی میں اپنے شیخ کی تابعداری اور فقیر کو طریقۂ شیخ پکڑنا لازم ہے

(۲۱) اپنے شیخ سے خوارق و کرامت کا خواستگار نہ ہو۔ اگرچہ طالب طبیعت پراگندہ رکھتا ہو۔ بھلا کسی مومن نے بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ معجزہ وہ لوگ طلب کرتے تھے جنکو نبوت پر یقین نہ ہوتا تھا۔ سو وہ کافر تھے۔

(۲۲) اگر دل میں کوئی شبہ ہو تو بلا توقف شیخ سے عقدہ حل کرائے پھر اگر وہ عقدہ حل نہ ہو تو نقص اپنا تصور کرے اور شیخ کی طرف کو نقص عیب نہ لگاوے

(۲۳) تعبیر وقائع شیخ سے طلب کرے۔ نیز جو حال اس پر منکشف ہو شیخ کے روبرو بیان کرے اور ثواب و خطا کا سوال اس سے نہ کرے۔

Marfat.com

بہرکیف اپنا عیب تصور کرے۔

(۲۴) بلا عذر شیخ سے کوئی سوال نہ کرے۔

(۲۵) شیخ سے جدا نہ ہووے۔ اور ہمیشہ خدمت میں کمربستہ حاضر رہے

(۲۶) اپنی آواز شیخ کے آواز پر ہرگز بلند نہ کرے۔

(۲۷) شیخ سے اونچی کلام نہ کرے کہ بے ادبی کا باعث ہے۔

(۲۸) اگر کسی کے دوست کو کچھ فتوح حاصل ہو تو اپنے شیخ ہی سے سمجھے۔ کہ یہ پیر کے وسیلہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(۲۹) اگر واقعہ میں دیکھے کہ دوسرے مشائخ سے فتوح حاصل ہوئی ہے تو وہ بھی اپنے ہی شیخ سے جانے کہ جب بھی آپ جامع کمالات و فیوضات ہیں۔ تو سب کچھ انہیں کے وسیلہ سے ہے۔

Marfat.com

باب سوم

معمولات

جب بھی کسی عنوان پر قلم اٹھاتا ہوں۔ تو دل خوف زدہ ہو کر اقرار عجز کرتا ہے۔ کیوں کہ میں اس درویش کی بارگارہ عرش اشتباہ میں پیش ہوں۔ اس فقیر بلند پایہ کو الفاظ میں بیان کر رہا ہوں جس کے قلب اطہر میں اُس نور کے جلوے ہیں۔ جو اٹھارہ ہزار عالم کی وسعت میں نہیں سما سکتا۔ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ۔ (میں اپنی زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا لیکن مومن آدمی کے دل میں سما سکتا ہوں)

مثنوی شریف

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است | من نگنجم ہیچ در بالا و پست
نے زمین و آسماں و عرش نیز | من نگنجم تو یقیں داں اے عزیز
در دلِ مومن بگنجم اے عجب | گر ہمی خواہی ازیں دہہا طلب

وہ دریائے نور جو بحرِ رسالت سے ولایت اور پھر قطبیت کے منصب پر فائز ہو کر محبانِ الٰہی کو شیریں کام آرزو کر رہا تھا۔ اس کی موجیں قید و بند تحریر میں کیوں کر آسکتی ہیں۔ آپ کا تعلق و رابطہ اس وجودِ اقدس کے ساتھ تھا۔ جس پر اللہ تبارک وتعالےٰ اور کون و مکان کی ہر چیز درود خواں ہے۔ وہ وجودِ اقدس جس کے ادب کی کوئی انتہا نہیں ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب | ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم | زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

Marfat.com

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات تو یہی تھے جسے ہر خاص و عام نے دیکھا۔ یعنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اوراد و وظائف مراقبہ مجاہدہ اور زہد و تقوے جو اصل ایمان و طریقت و حقیقت کی جان ہیں۔ مگر ان کی بجا آوری میں جو معراج کیف و سرور آپ کو حاصل تھا۔ اور جس ذوق و شوق محبّت وارفتگی سے آپ اتباع کرتے تھے۔ اور ان کے اسرار و معارف جس قدر آپ پر واضح تھے۔ اس کا ادراک کون کرے۔ اور وہ سوز و دردِ عشق جس سے کہ حضور سرتاپا نور بن گئے تھے۔ اس کی شرح سے یہ فقیر جو ابھی رہرو منزل شوق ہے، عاجز و قاصر ہے۔ ؎

قطرہ کیا جانے کہ دریا ہے کہاں سے آیا
ذرّہ کیا جانے کہ اس دشت کا رستہ ہے کدھر

طالبانِ حقیقت کی رہنمائی کے لئے آپ کے معمولات بیان کئے جاتے ہیں مگر مقاماتِ باطنی عشق و اخلاص اور صحیح اتباع سے مکشوف ہو سکتے ہیں ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

کملی پوش سیّد کی رات

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے پیشِ نظر اسوۂ حسنہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ اور آپ کی زندگی سنتِ اطہر کے مطابق تھی۔ جب نیّر عالمتاب غروب ہو جاتا تھا۔ تو آپ کے حجرۂ پاک میں نور و عرفان کا آفتاب طلوع ہو جاتا۔ اور آپ کی مبارک توجہّ سے وہ نور چھن چھن کر عزیزانِ با خلاص کے قلوب پر برستا۔ کوئی عزیز خواہ کتنی مسافت پر کیوں نہ ہوتا۔ آپ کی طرف متوجہ ہونے سے اپنا دامنِ دل نور کی کرنوں سے بھر لیتا۔

Marfat.com

آپ رات کے پہلے حصّہ میں کچھ آرام فرما لیتے تھے۔ مگر قلب اطہر جو مہبطِ انوار و اسرار تھا ذاکر ہی رہتا۔ چارپائی کو سرہانے کی طرف سے اونچا کروا لیتے۔ حضرت صاحبزادہ سیّد صلی حسین شاہ مدظلہٗ کا بیان ہے۔ کہ کئی دفعہ آپ رات کو چھاتہ لگا کر پھرتے اور سخت سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرماتے۔ اللہ جانے اس میں کیا اسرار تھے۔ میں نے آپ کے مقرب سائیں مہر شاہ صاحب سے دریافت کیا۔ کہ حضور قبلہ عالم کے معمولات سے کچھ بیان کریں فرمایا۔ کہ نہ رات کو سوتے تھے اور نہ سونے دیتے تھے۔ تہجد کی نماز کے لئے اُٹھتے تو سب عزیزوں کو جگا لیتے۔ تہجّد کی نماز کبھی بارہ رکعت اور کبھی آٹھ رکعت اور کبھی چھ رکعت ادا فرماتے۔ اور اوسط درجہ آٹھ رکعت کو فرماتے۔ مگر عزیزوں کو چھ رکعت ہی کی تلقین فرماتے۔ تہجد کے بعد اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر گیارہ بار سورۂ مزّمّل شریف بتکرار پڑھتے اور پھر سورت یٰسین تلاوت فرماتے۔ درود شریف تاج نہایت سوز و گداز سے پڑھتے۔ علاوہ ازیں کلمہ شریف اور استغفار کا ورد کثرت سے فرماتے۔ اکثر تہجد ہی کے وقت یاروں کو داخلِ طریق کرتے۔ مگر سلسلہ کی تعلیم کے متعلق کسی دربار پر حاضر خلیفہ کو ارشاد فرماتے کہ وہ مفصّل سمجھا دے۔ بعد از فراغت وظائف وغیرہ نہایت سوز و گداز کے ساتھ مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ؎

پادشاہا جُرم ما را در گزار
ماگنہ گاریم تو آمرزگار
تو نیکو کاری و ما بد کردہ ایم
جُرم بے انداز ما بد کردہ ایم (یہاں لفظ بے حد ہے مگر آپ ما بد کردہ ایم پڑھتے تھے)

بر در آمد بندۂ بگریختہ　　آبروئے خود بہ عصیاں ریختہ

Marfat.com

مغفرت دارم اُمید از لُطفِ تو زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا

در کوئے نیک نامی مارا گزر ندادند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را

اور یہ بھی پڑھا کرتے تھے ؎

غریبم یا رسول اللہ غریبم
ندارم در جہاں جُز تو حبیبم
مرض دارم زعصیاں لادوائے
مگر الطاف تو گردد طبیبم
برایں نازم کہ ہستم اُمتِ تو
گنہ گارم و لیکن خوش نصیبم

ہرچہ در کائنات مے بینم ہمہ را نور ذات مے بینم
من کہ در ذاتِ تو شدم فانی
کے بسوئے صفات مے بینم

خاصانِ خدا کے لئے رات نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ یہ مُبارک ہستیاں رات کی تاریکیوں میں نورِ مطلق کی جستجو کر لیتی ہیں۔ اور اسرار و معارف الٰہیہ سے دامن مراد بھر لیتی ہیں۔ تہجد کے متعلق تو آپ بہت ہی تاکید فرمایا کرتے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سے آپ نے ایک دفعہ یہ شعر لکھوائے ؎

جو فرما دے تجھ کو پیر اس پہ چلے تو ہو فقیر
آدھی رات اُٹھ بیٹھے سالک چار کوٹ کا ہووے مالک
پڑھے تہجد نال نیازے دل حاضر اور نال گدازے

Marfat.com

کلمہ پاک کا کرے تکرار ایک ہزار یا تین ہزار
اللہ اللہ اتنا کہے اللہ رہے اور آپ نہ رہے
پرسش اسکی پیر سوں پاوے جو لکھنے میں رسم نہ آوے
سنت عصر کی ترک نہ کرے تو گوی میداں سو کھڑے
عارف ہووے پورا پورا تا دوڑاوے عرش پہ گھوڑا
عارف ہووے تو ایسا ہووے ادب صورت کا پورا ہووے

جب آپ نماز ادا کرتے۔ تو باہمت تمام قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے۔ آپ کا جسم مبارک لطیف اور نازک ہو جاتا۔ جب محویت کے عالم میں ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ فنا فی الذات یا عالمِ بالا کی سیر میں ہیں۔ درود شریف بکثرت پڑھا کرتے۔ ذکر نفی اثبات بھی کرتے۔ اور حاضرین پر توجہ بھی کرتے۔ آپ کی توجہ کیا تھی۔ اس کی حقیقت کو آپ کے عزیز ہی جانتے ہیں۔ آپ کی توجہ سے دل منور اور تجلیات الٰہی کا مرکز ہو جاتا۔ اور سوز و عشق کی وہ بجلی دل میں نہاں ہو جاتی کہ ہمیشہ کے لئے زندگی کی رات کو پُر نور بنا جاتی ہے

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا دھرا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

توجہ۔ عالمِ اسباب کی ہر شے اپنی نشو و نما کے لئے کسی توجہ کی محتاج ہوتی ہے۔ عالمِ نباتات ہی کو دیکھئے۔ سورج کی شعاعوں اور چاند و سیاروں کے اثرات کا کس قدر محتاج ہے۔ جمادات سے سنگِ قابل کو لیجئے کہ ایک مدت تک سورج کی شعاعوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ جب کہیں لعل یا عقیق بنتا ہے

قرنہا باید کہ تا یک سنگ قابل ز آفتاب لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

Marfat.com

انسان بھی جس طرح اپنی ظاہری تربیت کے لئے چاند و سورج و سیارے اور باد و آتش وغیرہ کے اثرات کا مرہونِ منّت (اور چاند سورج سیارے وغیرہ بھی کسی کے نور کے گدا و محتاج ہیں) ہے۔ اسی طرح انسان کا دلِ خوابیدہ بھی کسی صاحب دل کی توجہ سے بیدار ہوتا ہے۔ باطنی تربیت کے لئے کسی روحانی آفتاب و مہتاب کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ جس کی روشنی میں اپنے کمال و زوال کا ادراک کیا جا سکے اور اسفل السافلین سے نکل کر اعلیٰ علیین تک پہنچنے کی کوشش ہو ؎

کیمیا پیدا کن از مشتِ گِلے　　　بوسہ زن بر آستانِ کاملے

شمع خود را ہمچو رومی بر فروز　　　روم را در آتشِ تبریز سوز

میں یہ ذکر کتاب بستان العارفین سے اقتباس کر کے باب کشف و کرامات پیش کروں گا۔ تاکہ طالبانِ ہدایت کے لئے بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ آپ عزیزوں کو توجہ دینے کے بعد مراقبہ میں مشغول ہو جاتے۔ اور پھر فجر کی نماز باجماعت ادا فرما کر خاموش ہو جاتے۔ کسی کو مجال نہ ہوتی۔ کہ مخاطب کر سکے۔ طلوعِ آفتاب تک خاموش رہتے۔ رات کے وقت آپ پر بے شمار اسرار و معارف واضح ہوتے۔ جن کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں ؎

عمر بگذشت و حدیثِ عشق ما آخر نہ شد
شب بآخر شد کنوں کوتاہ کنم افسانہ را

(ترجمہ):۔ عمر گذری پر نہ قصّہ عشق کا پورا ہوا
رات آخر ہو گئی اب چھوڑتا ہوں ماجرا

Marfat.com

خورشیدِ ولایت کا دن

در ظلِّ آفتاب تو آسودہ اند خلق

یا رب مباد تا بہ قیامت زوال تو

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دن کے مشاغل بھی طالبانِ حقیقت کے لئے ایک دلیلِ معرفت ہیں۔ قلم کو اتنا یارا کہاں کہ اُس آفتابِ ہدایت کی تمام شعاعوں کو احاطۂ تحریر میں یک جا کرے۔ اور اس آقا کے ارشادات کو جو کئی ہزار بندگانِ خدا کے روحانی باپ اور پیشوا تھے، کماحقہٗ بیان کر سکے۔ تاہم بطورِ مشتے نمونہ از خروارے لکھے جاتے ہیں۔

طلوعِ آفتاب کے بعد ان دوستوں کی طرف متوجہ ہوتے۔ جو دور دراز سے تشریف لائے ہوتے ہر ایک کی عرض غور و شفقت کے ساتھ سنکر نصائح مفیدہ سے ان کے دل شاد اور توجہ باطنی سے آباد کر کے رُخصت کرتے۔

بعد ازاں دربار شریف کی طرف توجہ ہوتی۔ مویشیوں کی دیکھ بھال خود فرماتے اور دربار شریف پر حاضر رہنے والوں کو اپنے مقررہ کام پر روانہ فرما دیتے اور خود بھی بیکار نہ رہتے۔ باوجود بہت اعلیٰ مسندِ ارشاد پر متمکن ہونے کے بھی آپ ریاضت اور محنت سے دست بردار نہیں ہوئے۔ آج جبکہ دنیا میں ہر طرف رہبانیت کا دَور دَورہ ہے، آپ نے اس چیز کو قطعی طور پر رواج نہیں دیا۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ، کہ ہزاروں بندگانِ خدا کی روحانی تربیّت کرنے والے قطبیت کی مسند پر جلوہ فرمانے والے سیّد اپنے دنیوی کاروبار کے اعتبار سے مکمّل زمیندار بھی تھے۔

خداوندِ قدوس نے جس طرح آپ کو باطنی کمالات میں لاثانی صفت کا مالک

Marfat.com

بنا دیا تھا۔ اسی طرح دنیوی ضروریات میں بھی منت ما سوا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ جب کوئی عزیز روحانی استفادہ کے لئے حاضر ہوتا۔ تو مستفید کر دینے کے بعد نصیحت فرماتے کہ رزق حلال تلاش کرنا، محنت سے کنارہ کش نہ ہونا حق گوئی اپنا شعار رکھنا۔

فرماتے۔ کہ دُنیا کی طلب میں اتنا مستغرق بھی نہ ہو جانا کہ خداوند کریم کی یاد دل سے اُٹھ جائے۔ بفحوائے :-

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد

اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
اللہ سے جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے ؎

حضور کا معمول دیوان وغیرہ لگا کر بیٹھے رہنا نہیں تھا۔ یہ شاہباز طریقت ہر وقت چلتے پھرتے رہتے۔ بظاہر کاروبار میں مشغول نظر آتے۔ مگر باطن میں خدا جانے ہر روز کتنے مقام طے فرما جاتے۔ اور کہاں کہاں کی سیر ہوتی ؎

احوال ومقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

فجر کی سنتوں کے بعد ایک سو گیارہ بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پڑھتے اور دم کرنے والی اشیاء کو فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان کرتے۔ اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مراقب رہتے اور پھر تلاوتِ قرآن شریف فرماتے اور درود مستغاث شریف پڑھتے۔

قیلولہ۔ دوپہر کے وقت قیلولہ بھی اکثر کرتے۔ ظہر کی نماز کے بعد پانچ ہزار مرتبہ درود شریف خضری پڑھتے۔ اور بعض یاروں کو بھی یہ اجازت مرحمت فرمائی۔ عصر کے بعد ختم شریف مجددیہ اوّل وآخر سو مرتبہ درود شریف اور سات بار الحمد

Marfat.com

شریف، اور پانچ سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِی العظیم پڑھتے (ہر دانے پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے اور ہر سو کے سر پر ایک دفعہ العلی العظیم پڑھتے) اور ختم خواجہ محمد معصومؒ کا پڑھتے۔ اوّل و آخر سو مرتبہ درود شریف اور سات بار الحمد شریف پھر پانچ سو۵ مرتبہ آیت کریمہ پڑھتے۔

آپ کا معمول تھا۔ کہ عصر کے بعد بالکل خاموش ہو جاتے اور جس عزیز کو گفتگو کرتے دیکھ پاتے نماز مغرب کے بعد اسے سخت تنبیہ کرتے۔

عصر کے بعد کی خاموشی پُر جلال اور ہیبت ناک ہوتی۔ کسی کو مجال نہ ہوتی۔ کہ آپ کو مخاطب کر سکے۔ آپ ہر نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ نماز مغرب کے بعد بھی کچھ عرصہ خاموش رہتے۔ وہ خاموشی بھی پُر رعب ہوتی۔

طعام:۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد کھانا تناول فرماتے۔ سب عزیزوں کے لئے ایک ہی طعام پکتا تھا۔ امیر و غریب کی کوئی تخصیص نہیں تھی۔ سب ایک ہی صف میں بٹھائے جاتے تھے۔

بنازم بہ بزمِ محبت کہ آنجا ۔۔۔ گدائے بشاہے مقابل نشیند

عشاء کی نماز کے بعد کچھ وقت تشریف فرما ہو کر یاروں کو توجہ دیتے۔ آپ کی عادت مبارک حلقہ کرنے کی نہ تھی۔ جوانی کے عالم میں کچھ وقت حلقے کئے جو بعد میں چھوڑ دئے۔ آپ کی نگاہ سے جو کام ہو جاتا وہ اوروں کے حلقوں سے نہ ہو سکتا تھا ؎

پرورش دل کی اگر مدنظر ہے تجھ کو ۔۔۔ مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپاہ کی تیغ بازی وہ نگاہ کی تیغ بازی ۔۔۔ اقبالؒ

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں ۔۔۔ نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

Marfat.com

ختم خواجگاں۔ پر مداومت تھی۔ کبھی ظہر کے بعد اور کبھی عصر کے بعد پڑھا جاتا۔ بمعہ حلقہ یارانِ طریقت پڑھا کرتے۔ اور فرمایا کرتے۔ کہ یہ درویش کا شکر ہے۔

اور کوئی دُعا ایسی نہیں جو اس کے پڑھنے سے قبول نہ ہو۔

اگر کوئی مہم یا سنگین واقعہ درپیش ہوتا تو اس کے لئے سات روز ختم خواجگان بمعہ حلقہ یاران پڑھ کر دعا مانگتے۔ اللہ کریم وہ مشکل آسان فرما دیتے۔

تنگی رزق والوں کے لئے فرمایا۔ کہ حضرت شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شریف پڑھا کریں۔ اوّل و آخر سو مرتبہ درود شریف اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد سید المرزوقین۔ بعدہٗ ہزار مرتبہ یارزّاق مگر ہر سَو کے سر پر اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا یَارَازِقَ الْمَرْزُوْقِیْنَ۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ کہ حضور قرضہ بہت ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ اوّل و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانچ سو مرتبہ یَاعَزِیْزُ مِنْ کل عزیز پڑھا کرو۔

(اس کو ماسٹری نظام الدین صاحب نے بیان کیا) اور اس کا ثواب حضرت خواجہ خواجگان باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رُوح پُر فتوح کو پہنچائیں۔

شیوخ وسلاسل

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دو طریق کو عموماً رواج دیا ہے۔ لہٰذا میں انہیں دو طریقوں کے شجرے درج کرتا ہوں۔ جن کو علامہ حافظ ظفر علی صاحب مرحوم پسروری نے بھی منظوم کر کے شائع کیا ہے۔

حضرت قبلہ شاہ علی حسین مداللہ ظلہٗ کا خیال پاک ہے۔ کہ خواجگانِ نقشبندیہ کے مختصر احوال بھی بیان ہوں۔ تاکہ عوام کو بھی ان بزرگوں کے احوال سے کچھ آگاہی ہو جائے لہٰذا حسب الارشاد مختصر طور پر حالات بیان کئے ہیں۔ اگر مفصل دیکھنے مطلوب ہوں

Marfat.com

توحالاتِ مشائخ نقشبندیہ یا روضۃ القیومیہ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلہ عالم خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوراہی سے خلافت حاصل کی ۔انہوں نے حضرت قبلہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت قبلہ فیض اللہ شاہ سے انہوں نے حضرت محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ حجت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ علی عزیزانِ رامتینی سے انہوں نے حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ عارف ریوگرھی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت خواجہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت خواجہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے مولائے کل سرورِ کائنات سید البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے ۔

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ

حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت باوا فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ چوراہی سے انہوں نے حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ تیراہی سے انہوں نے حضرت خواجہ فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد عیسےٰ سے انہوں نے حضرت خواجہ شاہ جمال اللہ سے۔ انہوں نے حضرت خواجہ شاہ اشرف قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے خواجہ محمد زبیرؓ سے انہوں نے خواجہ حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے خواجہ مجدد الف ثانیؒ سے انہوں نے شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ انہوں نے سیّد فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد گدائے رحمٰن ثانی سے انہوں نے سیّد شمس الدین عارف سے۔ انہوں نے سیّد ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد گدائے رحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اوّل سے انہوں نے سیّد شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد شاہ عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے۔ انہوں نے سیّد شاہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد شاہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد شاہ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے سیّد ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے شاہ عبداللہ جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سیّد یحیی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے خواجہ شاہ محمد مورثا رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ موارث سے انہوں نے حضرت سیّد موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے خواجہ حسن مثنیٰ علیہ السلام سے انہوں نے حضرت شاہ امام حسن علیہ السلام سے انہوں نے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا انہوں نے سیّدنا و مولانا امیر المؤمنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

حالات حضرت رسول اکرم نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرورِ عالم آفتابِ نامدار حضرت نبی کریم رؤف الرّحیم رحمتہ للعٰلمین شفیع المذنبین منبع برکات فخرِ موجودات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان پاک دونوں عالم میں آشکارا ہے۔ آپ کی شان میں خود رب العالمین جل شانہٗ نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ فرما کر تمام انبیائے کرام سے تفضیلت بخشی۔ آپ پیغمبرِ انس وجاں۔ سرورِ دو جہاں۔ مہرِ سپہرِ پیمبری۔ ماہ سمائے دلبری۔ خلیل جلیل رحمٰن۔ دلیل سبیل عرفاں۔ مرہم ناسورِ جگر۔ آرام دلہائے مضطر۔ طبیب جراحت دروں۔ حبیب حضرت بیچوں۔ امام رسل وانبیاء۔ قیام ارض سماء۔ جمالِ چہرۂ خوبی۔ کمال مرتبہ محبوبی۔ راحت خستہ دلاں۔ رحمتِ عاصیاں۔ وجود مغفرت مورد ہبت۔ مجمعِ حسنات۔ منبعِ فیوضات۔ مفتاحِ خزائنِ رحمت۔ مصباح محافل راحت۔ مشعل بزم صفا۔ چراغ خانۂ وفا۔ رنگِ گلشنِ نبوت۔ بوئے چمن نبوت۔ محب الفقراء والمساکین۔ ملا ذالیتمٰی والمسافرین مہبطِ وحیِ آسمانی۔ موردِ آیات قرآنی۔ شمس فلکِ شہامت۔ قمرِ چرخ کرامت عالم علوم باطنی۔ واقفِ اسرار نہانی۔ گنجینۂ نور۔ نبی حرمین۔ رسول الثقلین شفیق امت۔ رفیق رحمت۔ جانِ اجتباء۔ شاہِ اصطفےٰ۔ سیدِ انبیاء۔ سند اصفیاء۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریاتہٖ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔

نعت شریف

کانِ عرفاں جانِ احساں دُرِّ دُرجِ اصطفا
تختِ نعمت بختِ دولت مہرِ برجِ اجتباء

شاہ عالم۔ ماہِ اعظم نورِ انوارِ قدم — سبز ابطحی۔ بدرِ اسنی۔ شمعِ جمعِ انبیاء
بدرِ ایماں۔ صدرِ احساں صاحبِ فضل و کرم — روحِ رحمت روحِ راحت لوحِ فلک اہتدا
آیتِ حق فیضِ مطلق ہادیِ انساں و جاں — خلق پرور خلق گستر شافعِ روزِ جزا
شاہِ اسریٰ ماہِ اقصیٰ آفتابِ چرخِ قرب — عرش منزل عیش حاصل محفل آرائے دنیٰ
نورِ رحمٰن فضلِ یزداں راحت و فرحِ جہاں — شانِ شوکت آنِ نعمت منبعِ جود و عطا
شمسِ رافت۔ مہرِ رحمت نیّرِ برجِ شرف — نجمِ عرفاں۔ رجمِ شیطاں دافعِ شرک و بلا

آپ خود اپنی زبان درافشاں سے فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ اُعْطِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ:۔ میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا سردار ہوں۔ اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ مجھے اوّلین اور آخرین کا علم عطا کر دیا گیا ہے اور یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں۔ آپ کے ارشاداتِ گرامی تو بے شمار ہیں لیکن یہاں صرف چندان ارشادات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق تصوّف اور طریقت سے ہے۔

حدیث شریف ۔تمام اعمال کی دارو مدار نیت پر ہے۔

حدیث شریف ۔انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ اگر اُس کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔ نیست بیماری چو بیماریٔ دل،

حدیث شریف ۔فرمایا جب صبح ہوتی ہے تب سارے اعضا زبان کی خوشامد کرتے ہیں کہ دیکھ اے زبان ہمارے لئے خدا سے ڈر اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہماری بری گت ہوگی۔

حدیث شریف ۔حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے

حدیث شریف ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو آپ نے فرمایا کہ جب تجھ کو سخت بھوک لگے تو ایک روٹی اور ایک پیالہ پانی پر کفایت کر۔ اور دنیا پر لات مار

Marfat.com

حدیث شریف ۔میں اپنی اُمت کے معاملہ میں کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا کہ چھوٹے شرک سے ۔عرض کیا گیا وہ کیا ہے ۔آپ نے فرمایا ہے وہ ریا ہے۔

حدیث شریف ۔فرمایا کیا سبب ہے کہ عبادت کی حلاوت و چاشنی تم میں نہیں پاتا عرض کیا گیا ۔کہ عبادت کی حلاوت اور چاشنی کیا چیز ہے۔ فرمایا وہ حلاوت تواضع اور خاکساری ہے ۔

حدیث شریف ۔ اگر تم یہاں تک بھی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک پہنچ جائیں ۔ پھر اگر توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے گا۔

حدیث شریف ۔تم میں سے عاقل اور دانا وہ شخص ہے جس کے دل میں خوفِ خدا ہو۔

حدیث شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا۔ اگر تمہیں کل قیامت کے روز مجھے ملنا منظور ہے تو درویشوں اور فقیروں کی مانند زندگی بسر کر۔ اور تونگروں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کر۔ اور جب تک پیرہن کو پیوند نہ لگے اسے بدن سے نہ اتار۔

حدیث شریف ۔تمام انسان مردہ ہیں اور ذاکر زندہ ہیں۔

حدیث شریف ۔جس طرح مالک اپنی گانے والی لونڈی کے راگ کو دل لگاکر سنتا ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ قاری کے قرآن کو سنتا ہے۔

حدیث شریف ۔میری اُمت میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور لوگوں کو سکھائے۔

حدیث شریف ۔سخاوت ایک درخت ہے بہشت میں ۔اس درخت کی شاخیں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں اب جو کوئی سخی مرد ہوتا ہے اس درخت کی ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پکڑ لے گا وہ ڈالی اس کو جنت میں لے جائے گی۔

حدیث شریف ۔سخی آدمی خدا کے قریب ہے اور جنت کے بھی قریب ہے اور

Marfat.com

لوگوں کے بھی قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی خدا سے بھی دور اور جنت سے بھی دور اور لوگوں سے بھی دُور ہاں دوزخ کے قریب ہے۔

حدیث شریف ۔ میرے دل میں یہ بات جبرائیل نے پھونک دی ہے کہ کوئی آدمی نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کھالے۔ سوائے لوگو رزق کی طلب میں اللہ سے ڈرو اور میانہ روی اختیار کرو۔

حدیث شریف ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ فلاں آدمی خود تو کوئی نماز و روزہ زیادہ ادا نہیں کرتا لیکن نمازی و روزہ داروں سے محبت بہت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہے۔

حدیث شریف ۔ فرمایا۔ لوگ کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض کو دیر میں غصہ آتا ہے اور جلدی فنا ہو جاتا ہے۔ اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی فنا بھی ہو جاتا ہے۔ اور بعض کو غصہ جلدی آتا ہے لیکن فنا ہونے کا نام تک بھی نہیں لیتا۔ مگر سب سے بہتر وہ آدمی ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلدی معاف کر دے۔

حدیث شریف ۔ خدا کے نزدیک کسی گھونٹ کا پینا اتنا محبوب نہیں جتنا کہ غصہ کے گھونٹ کا پینا محبوب ہے۔ جو غصہ کو پی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور سے بھر دیتا ہے۔

حدیث شریف ۔ قیامت کے دن ایک شخص کو حاضر کرکے پوچھا جائے گا کہ تو نے میری کیا اطاعت کی ہے وہ جواب دے گا۔ میں نے تو اپنی جان تیری راہ میں قربان کر دی اور جہاد میں مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو جنگ میں اس لئے گیا تھا کہ لوگ تجھے بہت بڑا بہادر سمجھیں۔ اے فرشتو اس کو دوزخ میں اُلٹا گرا دو۔ ایک اور دوسرے شخص کو حاضر کرکے پوچھا جاوے گا کہ تو نے کیا اطاعت کی ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ جو کچھ مال تھا وہ صرف تیری راہ میں خرچ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا

Marfat.com

تو نے لوگوں میں سخی مشہور ہونے کے لئے خیرات کی تھی۔ میری ذات مقصود نہ تھی۔ اے فرشتو۔ اس کو دوزخ میں گرادو۔ ایک اور شخص کو پوچھا جائے گا۔ تو نے کیا اطاعت کی ہے۔ وہ عرض کرے گا میں نے بہت ہی محنت سے علم حاصل کیا۔ اور اس کو دن رات پڑھایا۔ اللہ فرمائے گا اے شخص تو جھوٹ کہتا ہے تو نے اس لئے علم حاصل کیا۔ اور اس کو دن رات پڑھایا۔ کہ لوگ تجھے بہت بڑا علامہ سمجھیں۔ اے فرشتو! اس کو دوزخ میں گرا دو۔

ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا "کہ جس عمل میں ذرہ بھر ریا ہو حق تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرے گا۔ یہی وہ ذات مجمع حسنات ہے جو باعث تخلیق عالم ہے۔ اس نے ابتدائے آفرینش سے کبھی نہاں اور کبھی عیاں ہو کر خلقت کو صراط مستقیم پر چلنے کی ترغیب دی۔ حضور سنہ ۵۷۰ء میں سوموار کے روز اس تیرہ خاکدان میں تشریف لاکر اس کی ظلمت اور تاریکی کو دور کرنے کا باعث ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور والد ماجد کا اسم شریف حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہم تھا۔ چالیس برس کی عمر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول رہے۔ اس کے بعد خداوند پاک کے ارشاد کے مطابق آپ نے اعلان نبوت فرمایا۔ اور لوگوں کو دعوت توحید دی۔ ابتدا میں کفار نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ مگر حضور اپنے فرض کی ادائیگی میں ثابت قدم رہے۔ جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو حضور نے اپنے جاں نثاروں سمیت مدینہ شریف کو ہجرت فرمائی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۵۲ برس کی تھی۔ وہاں بھی کفار نے آنحضور کو آرام نہ لینے دیا۔ اور اسلام کی دشمنی کے باعث برسرپیکار ہوئے۔ حضور بھی ارشاد خداوندی کے مطابق مدافعت کے لئے تیار ہو گئے۔

آخر خداوند پاک نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں فتح و ظفر بخشی۔

Marfat.com

اور ایک دن وہ آگیا کہ حضور فاتح و ظفرمند ہو کر مکہ شریف میں داخل ہوئے۔ تمام قبائل عرب نے اطاعت قبول کر لی اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جائیں گی مگر حضور کی شان کا کماحقہ بیان کرنا کسی کے امکان میں نہیں۔ جب خداوند عالم خود اپنے حبیب پاک کا ثناخواں ہو تو کسی انسان کو کہاں یارا ہے کہ وہ حضور کی تعریف سے عہدہ برآ ہو سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ تمام اولیاء اللہ غوث اور قطب آپ کی وساطت سے ہی فیضان الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ تمام ستارے اسی آفتاب کی بدولت روشن ہیں۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

آپ کی صحبت کے فیض سے ایسی ایسی ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔ اور معرفت و عرفان کے دریا بہا دئے۔ اس مختصر مضمون میں کہاں گنجائش ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کے کارنامے بیان ہو سکیں۔

حضور کو اپنی دختر فرخندہ اختر سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ جناب سیدہ خصائل و شمائل میں آنحضرت سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام جناب سیدہ کے فرزند ارجمند تھے۔ جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نظر لطف و کرم تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں بارہ ربیع الاول کو سوموار کے دن وصال فرمایا۔ آپ کا روضۂ اطہر مدینہ منورہ میں زیارت گاہ خلائق و ملائک ہے۔

Marfat.com

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور خلیفۂ اوّل ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب ساتویں پشت سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ آپ کا اسم شریف عبداللہ بن ابو قحافہ ہے۔ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت سلمیٰ بنت صخر ہے۔ آپ سرور کائنات کے یار غار ہونے کے علاوہ سسر بھی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو حضور پر نور کی مبارک بیوی تھیں۔ آپ ہی کی دختر نیک اختر تھیں۔

آپ نے تریسٹھ ۶۳ برس کی عمر میں ۱۳ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کی مرقد مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ملک فارس اصفہان کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد مجوسی یعنی آتش پرست تھے جستجوئے حق میں آپ نے اس غلط مذہب سے بیزار ہو کر دین موسوی اختیار کیا۔ مگر وہاں سے بھی اطمینان نصیب نہ ہوا۔ پھر دین عیسوی میں آئے مگر حقیقی اطمینان وہاں بھی میسر نہ ہوا۔ جس راہب کے ہاتھ پر آپ نے بیعت عیسوی کی تھی۔ اس نے بوقت انتقال آپ سے کہا کہ ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ایک نبی آخر الزماں مبعوث ہوگا۔ لہٰذا اس کے دین کو اختیار کر لینا۔ اور میری طرف سے السلام علیکم عرض کر دینا۔ اور عرض کرنا کہ میں بھی آپ کے دین کو غائبانہ اختیار کئے ہوئے شوق دیدار میں دنیا سے جاتا ہوں لہٰذا آپ وہاں سے رخصت ہو کر بصد دقت و دشواری مدینہ منورہ پہنچے۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اور ایسا اطمینان دل حاصل ہوا کہ پھر تمام عمر آپ کے در اقدس پر بسر کردی۔ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہی مقرب یعنی اصحاب صفہ سے ہیں۔ آپ کے حق میں حضور صلعم نے فرمایا ہے۔ اسلمان منا اہل البیت (سلمان میرے اہل بیت سے ہے) آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپنے حضرت صدیق اکبرؓ کے علاوہ آپکی عمر بعض کے نزدیک دو سو پچاس برس اور بعض کے نزدیک تین سو پچاس سال ہے۔ آپنے سنہ ۳۵ھ میں رحلت فرمائی آپ کا مزار مبارک شہر مدائن میں ہے۔

حضرت قاسم بن محمدؓ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے پوتے ہیں۔ آپنے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں تربیت پائی ہے۔ اور فیض روحانی حضرت سلمان فارسیؓ سے پایا۔ آپ مدینہ منورہ کے فقہا سبعہ سے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن معاذؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں حضرت قاسم سے بڑھ کر علم و عمل و فضل و فقہ و حدیث و تفسیر و علوم طریقت و حقیقت میں کسی کو نہیں دیکھا آپکی عمر ستر سال سے زیادہ ہوئی ہے آپنے ۲۴ جمادی الآخر سنہ ۱۰۷ھ کو رحلت فرمائی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام جعفرؓ بن محمدؓ بن علیؓ بن حسینؓ بن حضرت علی مرتضیٰؓ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو اسمٰعیل اور لقب صادق ہے۔ آپ امامانِ اہل بیت سے چھٹے امام ہیں۔ نقشبندیہ طریقہ میں آپ کو دونوں طرف سے فیض اور نسبت حاصل ہے پہلے حضرت قاسمؓ کے واسطہ سے اپنے نانا پاک سے۔ دوسرے اپنے آباو اجداد کے واسطہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ مدینہ منورہ میں تیرھویں ربیع الاول سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور پندرھویں رجب سنہ ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ ہی میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار

Marfat.com

پُرانوار جنت البقیع میں اپنے دادا پاک کے پاس ہے۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم شریف طیفور بن عیسیٰ بن آدم اور لقب سلطان العارفین ہے۔ آپ اپنے زمانہ کے اولیاء سے اعلیٰ و افضل تھے۔ اور حضرت امام جعفر صادقؓ کے اجل واکمل خلیفہ تھے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت بایزید ہم میں ایسے ہیں جیسے فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے حکم کے بموجب تیس سال شام کے جنگلوں میں پھرتے رہے۔ آپ کو حضرت امام جعفر صادق سے ظاہری صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ آپ کو ان سے روحانی اور اویسی نسبت ہے۔ کیونکہ آپ کا ظہور امام رضاؓ کے انتقال سے کئی سال بعد ہوا ہے۔ آپ ۱۳۶ھ میں قصبہ بسطام میں پیدا ہوئے۔ اور پندرھویں شعبان ۲۶۱ھ کو جمعہ کے دن انتقال فرمایا۔ مزار پُرانوار بسطام میں ہے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام نامی علی ابن جعفر ہے۔ آپ کو بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی نسبت ہے جو اُن کے انتقال کے کئی سال بعد حاصل ہوئی۔ آپ قصبہ خرقان میں پیدا ہوئے اور بالکل اَن پڑھ تھے۔ کئی سال عشاء کی نماز پڑھ کر تیس میل سفر کر کے بایزیدؒ کے مزار پُرانوار پر جاتے رہے۔ اور صبح کی نماز کو واپس آجاتے۔ جب تک مزار مبارک سامنے رہتی اُس کی طرف پشت کر کے نہ چلتے۔ پس پا لوٹتے۔ ایک دن قبر سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن جا اور خلقت کو اللہ کی طرف بلا۔ عرض کی کہ میں اَن پڑھ ہوں۔ آواز آئی کہ اللہ تم کو علم دے گا۔ چنانچہ اُسی دن خرقان تک واپس آتے ہوئے تمام علوم اُن کے دل پر منکشف ہو گئے۔ آپ

Marfat.com

اپنے زمانہ کے غوث اور قطب تھے۔ آپ کے اسرار و معارف کتابوں میں منقول ہیں۔ پندرھویں رمضان المبارک ۴۲۵ھ کو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مزار پُرانوار خرقان میں ہے۔

حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم مُبارک فضیل ابن محمدؒ ہے۔ آپ قصبۂ فارمد جو شہر طوس کے گرد و نواح میں ہے۔ ۴۳۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ کے شاگرد اور خراسان کے شیخ الشیوخ ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ نے آپ ہی سے باطنی نسبت و علوم حقیقت کا استفادہ کیا۔ آپ کو طریقت میں دونوں طرف سے نسبت حاصل ہے۔ ایک شیخ ابوالقاسم گورکانی سے۔ دوسرے حضرت ابوالحسنؒ خرقانی سے آپ نے ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک طوس میں ہے۔

حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابیں مولانا ابواسحاق بغدادی سے پڑھیں۔ اور شیخ اسحاق شیرازی سے بھی استفادہ کیا۔ اور شیخ عبداللہ جونی اور شیخ حسن ہمدانی اور حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مستفیض ہوئے۔ آپ نے اول خرقہ خلافت شیخ عبداللہ خوبی سے حاصل کیا۔ پھر حضرت ابوعلی فارمدی کی خدمت میں حاضر ہو کر کمالات کی تکمیل فرمائی۔ آپ شہر ہمدان میں ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۵۳۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک مرو میں ہے جو ہرات کے نزدیک ہے۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا مولد و مسکن شہر غجدوان ہے۔ جو بخارا سے چھ فرسنگ پر ہے۔ آپ خواجہ یوسف

Marfat.com

ہمدانی کے اجل واکمل خلیفہ ہیں۔ اور خواجگان نقشبندیہ کے سرحلقہ ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے امام مالکؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار خواجہ عبدالجلیلؒ کے ساتھ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ہی نے خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک فرزند بہت صالح عطا فرمائے گا اور اس کا نام عبدالخالق ہوگا۔ آٹھ کلمے جو خواجگان نقشبندیہ کا طریق عمل ہے وہ انہی سے استنباط ہیں۔

وہ یہ ہیں۔ ہوش دردم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد باز گشت نگہداشت۔ یادداشت۔ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ میں آپنے وفات پائی۔ مزار مبارک غجدوان میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد عارف ریواگرھی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ باطنی کمالات حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ ہی کی خدمت میں رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد سجادۂ ارشاد پر بیٹھے اور طالبان حق کی ہدایت میں مصروف ہوئے۔ آپنے یکم شوال ۶۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ مرقد مبارک ریوگرھ میں ہے جو بخارا سے چھ فرسنگ پر ہے۔

حضرت خواجہ محمود انجیری فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عارفؒ کے اجل و اکمل خلیفہ ہیں۔ آپ نے مصلحت وقت دیکھ کر طالبوں کو ذکر جہر کی تعلیم کی۔

ایک دن موضع اسکنی میں ذکر جہر کر رہے تھے کہ خواجہ حافظ دین رحمۃ اللہ علیہ نے جو بخارا کے بڑے علماء میں سے تھے۔ حاضر خدمت ہو کر پوچھا کہ آپ کے طریق میں ذکر خفی ہے۔ آپ ذکر جہر کیوں کرتے ہیں۔

Marfat.com

فرمایا کہ ہم ذکر جہر اس لئے کرتے ہیں کہ سوتوں کو جگائیں اور غافلوں کو آگاہ کریں۔ تاکہ خواب و غفلت کو چھوڑ کر راہِ راست پر آجاویں۔ نیز ذکر جہر مبتدی کے واسطے کافی ہے منتہی و متوسط کے لئے ذکرِ خفی واجب و لازم ہے۔ کیونکہ قاعدہ اول ذکر جہری ہے آپ کا مولد و مسکن قصبۂ انجیر فغنہ ہے جو بخارا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔ اپنے سترھویں (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک موضع الکتی میں ہے۔

حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہٗ

خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمود انجیر فغنوی کے اعظم خلیفہ تھے۔ مذہب حنفی کے پابند تھے۔ آپ زمانہ کے قطب تھے۔ جو کوئی ایک روز آپ کی صحبت میں بیٹھ جاتا حقیقت و معرفت الٰہی تک پہنچ جاتا۔ آپ کا مولد شریف قصبۂ امیتن ہے جو بخارا سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ بھی مصلحت وقت سے مبتدی کو ذکر جہر اور منتہی اور متوسط کو ذکر خفی کی تعلیم دیتے تھے۔

آپ کے چار مشہور و معروف خلیفہ ہیں۔ اول محمد کلاہ رحمۃ اللہ علیہ دوسرے خواجہ محمد صلاح رحمۃ اللہ علیہ۔ تیسرے خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار شریف خوارزم میں ہے۔ چوتھے بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے ستائیسویں ماہِ رمضان المبارک ۷۱۸ھ کو انتقال فرمایا مزار پُر انوار خوارزم میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ

خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عزیزان علی رامیتنی کے اجل و اکمل و اعظم خلیفہ ہیں۔ آپ کا مولد و مسکن موضع سماسی ہے۔ جو بخارا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کے چار مشہور و معروف خلیفہ تھے۔ اول خواجہ محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ جن کی

Marfat.com

قبر سوخار میں ہے۔

دوسرے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند خواجہ محمود سماسی رحمۃ اللہ علیہ تیسرے خواجہ دانشمند رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چوتھے سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے دسویں ماہ جمادی الآخر ۷۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ سماسی میں ہے

حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم و اکمل خلیفہ اور اپنے زمانے کے مقتدا و پیشوا تھے۔ اور سید بھی تھے۔ ایام حمل میں اگر آپ کی والدہ مکرمہ کوئی مشتبہ لقمہ کھالیتیں تو پیٹ میں درد شروع ہوجاتا۔ جب تک باہر نکل جاتا۔ آرام نہ آتا۔ آپ نے پندرھویں جمادی الاول ۷۷۲ھ میں وفات پائی۔ مزار پرانوار موضع سوخار میں ہے۔ جو بخارا سے پینتیس فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت امام الطریقہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم و اجل خلیفہ ہیں۔ آپ کی نسبت و ارادت بظاہر خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لیکن باطنی اور روحانی طور پر خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض و برکات اور کمالات حاصل کئے۔ آپ اپنے زمانے کے امام طریقت و حقیقت اور مقتدائے شریعت تھے اور پیشوائے اہل سنت و جماعت بھی تھے۔ بچپن ہی سے کرامات و خوارق عادات اور آثار ولایت ظاہر اور نمایاں ہورہے تھے۔ اور وہ مراتب و مقامات جو آپ کو حاصل تھے شاید ہی کسی کو حاصل ہوئے ہوں۔ آپ کو نقشبند اس لئے کہتے ہیں کہ آپ سوداگر تھے۔ قالین بافی کا کارخانہ جاری کیا ہوا تھا۔ جس میں قالینوں پر طرح طرح کی نقشبندی یعنی

Marfat.com

نقش ونگاری کا کام کرتے اور کراتے تھے۔ آپ کا شجرۂ نسب پچیس واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ آپ اٹھارھویں محرم ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ میں وفات پائی۔ مزار شریف موضع قصر عارفان میں ہے جو بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔

حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ

خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی محمد ابن محمد بخاری ہے۔ آپ سادات بخارا میں سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے آپ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم خلیفہ اور سجادہ نشین ہیں اور نسبت خلافت وارادت کے سوا آپ کو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں نسبت دامادی بھی حاصل ہے۔ آپ روز دوشنبہ دوم ماہ رجب ۸۰۲ھ کو بیمار ہوئے۔ چارشنبہ کی رات کو عشاء کی نماز کے بعد انتقال فرمایا۔ اور بیسویں رجب ۸۰۲ھ کو مدفون ہوئے۔ مزار پُرانوار دہ جغانیاں میں ہے۔

حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ اور اصحاب میں سے تھے۔ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح نے بیعت فرما کر آپ کو خواجہ علاؤ الدین رح کے حوالے کر دیا۔ اور آپنے آپ کی خدمت میں کمالات وفیوض وبرکات حاصل کئے۔ آپ ظاہری وباطنی علوم میں علامۂ دہر تھے۔ آپنے علوم ظاہری یعنی فقہ۔ حدیث وتفسیر واصول وغیرہ ہرات اور مصر میں حاصل کئے۔ آپ کا مولد ومسکن موضع چرخ ہے۔ جو غزنی کے نزدیک ہے آپ نے پانچویں ماہ صفر ۸۵۱ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک ملغون میں ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ

حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ بن محمود بن شہاب الدین نقشبند قدس سرہٗ ہیں۔ جو خواجہ محمد باقی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد بزرگوار میں سے ہیں جو پہلے ولایت شاش میں سکونت رکھتے تھے۔ خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ خواجہ محمود شاشی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ جو شیخ عمر باغستانی قدس سرہٗ کی اولاد میں سے ہیں جس کا سلسلہ نسبت سولہ واسطوں سے حضرت عبداللہ بن امیرالمومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ خواجہ احرار قدس سرہ نے بہت سے مشایخ و خواجگان سے فیوض حاصل کیا مگر طریقت و سلسلہ بیعت میں نسبت خاصہ آپ کو خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی۔ آپ ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اور بروز شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں وفات پائی۔ مزار پرانوار سمرقند میں ہے۔

حضرت مولانا محمد زاہد قدس سرہٗ

خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں۔ نسبت ارادت و بیعت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اور آن کی توجہ سے مراتب و کمالات خلافت کرامت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کو فقر تحریر۔ تقریر۔ ورع و تقویٰ زہد میں نہایت اعلیٰ اور بلند مقامات و مراتب حاصل تھے۔ آپ نے غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں رحلت فرمائی۔ مزار مبارک موضع رخش میں ہے۔

حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہٗ

خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔ نسبت

ارادت وخلافت اپنے ماموں یعنی خواجہ محمد زاہدؒ سے حاصل کی۔ آپ ظاہری باطنی علوم کے جامع اور رموز طریقت وحقیقت کے واقف اور سخا وعطا میں بڑے مشہور تھے بیعت ہونے سے پہلے پندرہ سال زہد وریاضت میں بسر کیے۔ آپ نے ۱۹ محرم ۹۷۰ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک موضع اسفرار میں ہے جو شہر تستر آباد کے متصل ہے۔

حضرت مولانا خواجہ امکنگی قدس سرہ

حضرت مولانا خواجہ امکنگیؒ خواجہ درویش محمدؒ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ خوش پسند ہیں۔ آپ کا طریق خواجہ نقشبندؒ کے قدم بقدم تھا۔ آپ کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی۔ آپ نے بائیسویں شعبان ۱۰۰۹ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک امکنگ میں ہے۔ جس کو امکنہ بھی کہتے ہیں جو سمرقند کے نزدیک ہے۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ صاحب قدس سرہ

حضرت محمد باقی باللہؒ اصل میں سمرقند و کابل کے رہنے والے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب شیخ عمر باغستانیؒ سے ملتا ہے۔ جو خواجہ احرارؒ کی والدہ ماجدہ کے آباواجداد میں سے ہیں۔ آپ علوم ظاہری میں مولانا صادق حلوانی کے شاگرد ہیں۔ طریقت میں ظاہری بیعت تو حضرت مولانا امکنگیؒ سے ہے۔ لیکن باطنی اور روحانی تربیت آپ نے خواجہ احرارؒ سے پائی۔ حضرت خواجہ امکنگیؒ کے حکم سے دہلی میں تشریف لائے۔ ہندوستان میں نقشبندی سلسلہ کا آغاز آپ سے ہی ہوا۔ آپ کی توجہ میں نہایت درجہ کی تاثیر تھی۔ آپ نے روز سہ شنبہ پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک دہلی میں شاہ جہاں آباد کے باہر صدر میں ہے۔

Marfat.com

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح کا شجرۂ نسب تیس واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ حنفی مذہب کے پابند اور اعتقادیات میں مجتہد تھے۔ آپ نے بعض علوم اپنے والد ماجد اور دوسرے علماء سرہند سے حاصل کیے۔ پھر سیالکوٹ جا کر معقول کی کتابیں مولینا کمال کشمیری رح سے حدیث کی کتابیں شیخ یعقوب کشمیری سے پڑھیں۔ اور قاضی بہلول بدخشانی سے بھی حدیث کی تفسیر پڑھی۔ اور اس کی سند حاصل کی۔ تصوف کی کتابیں بھی آپنے والد ماجد رح سے پڑھیں۔ اور بعض سلسلوں میں بیعت و اجازت بھی اپنے والد بزرگوار رح سے حاصل کی سلسلہ نقشبندیہ عالیہ میں آپ کی بیعت و ارادت خواجہ باقی باللہ دہلوی رح سے ہے سلسلہ قادریہ میں شاہ سکندر کیتھلی رح سے سلسلہ صابریہ چشتیہ اور سہروردیہ میں شیخ عبدالاحد رح سے آپ ظاہری باطنی علوم و مقامات و معارف میں یکتا تھے۔ آپ کے خوارق و کرامات بیشمار ہیں۔ آپ کے سات فرزند ارجمند ہوئے۔ اول خواجہ محمد صادق رح جو عام شباب میں داغِ مفارقت دے گئے۔ دوسرے خازن الرحمۃ شیخ احمد سعید رح تیسرے عروۃ الوثقےٰ شیخ محمد معصوم رح۔ چوتھے محمد اشرف رح جو حالتِ شیرخوارگی میں رحلت فرما گئے۔ پانچویں شیخ محمد فرخ جو اٹھارہ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ چھٹے شیخ محمد عیسیٰ جنھوں نے آٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ساتویں محمد یحییٰ رح جن کی اولاد بھوپال میں ہے ان سات فرزندوں میں سے دو فرزند شیخ احمد سعید رح اور شیخ محمد معصوم رح آپ کے بعد مسند خلافت پر قائمقام ہوئے۔ آپ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اور بروز سہ شنبہ بوقتِ صبح ستائیسویں ماہ صفر ۱۰۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقےٰ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تیسرے فرزند ارجمند ہیں ابھی تین سال ہی کے تھے کہ توحید وجودی کی باتیں آپ سے سرزد ہونے لگیں۔ آپ نے ایک ماہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ سولہ سال کی عمر میں تمام ظاہری و باطنی علوم سے فارغ ہو گئے۔ پندرہ سال کی عمر میں ذکر و مراقبہ کا طریق آپنے والد ماجدؒ سے سیکھ کر طریقہ مجددیہ کے رواج و اشاعت میں مصروف ہوئے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ ہی کا مرید تھا۔ آپ ۱۰۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اور نویں ماہ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ میں رحلت فرمائی مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ حجت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حجت اللہؒ خواجہ محمد معصومؒ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ حق پسند تھے۔ آپ کا لقب نقشبند ثانی ہے۔ ظاہری، باطنی علوم میں لاثانی تھے۔ اور زہد و تقویٰ و ورع میں نہایت ثابت قدم تھے۔ رات دن ذکر الٰہی میں بسر کرتے تھے۔ آپ نے ۱۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد زبیرؒ حضرت خواجہؒ کے پوتے تھے۔ ظاہری علوم و اجازت و خلافت کا استفادہ اپنے دادا بزرگوار یعنی خواجہ نقشبند ثانی حضرت خواجہ حجت اللہؒ سے کیا۔ آپکو خدائے تعالیٰ نے دین و دنیا کی دولت عطا فرمائی تھی بادشاہ وقت اور تمام امرا وزرا آپ کے مرید اور معتقد تھے۔ آپ آدھی رات کو تہجد کے لئے اٹھتے۔ اور نماز تہجد میں

Marfat.com

کبھی چالیس بار کبھی ساٹھ بار سورہ یٰسین پڑھتے تھے۔ شام کے بعد نماز ادا بین ادا کر کے دس ہزار بار ذکر نفی اثبات کرتے۔ پھر مردوں کا حلقہ فرماتے۔ اور ان کو توجہ دیتے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر آپ بادشاہی محلوں میں تشریف لا کر عورتوں کا حلقہ فرماتے۔ آپکے حلقۂ ذکر میں ہزار ہزار مرد اور دو دو تین تین سو عورتیں ہوا کرتی تھیں۔ فجر سے چاشت تک آپ مراقبہ میں مشغول رہتے۔ بعد ازاں پھر مردوں کا حلقہ کرتے۔ اور ان کی طرف توجہ دیتے۔ آپ کا ہمیشہ معمول تھا کہ حبس دم کے ساتھ تمام دن چوبیس ہزار بار ذکر نفی اثبات کرتے۔ پندرہ ہزار بار اسم ذات کا ذکر کرتے۔ آپنے چارشنبہ کے دن چوتھی ذیقعد ۱۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا۔ پہلے آپ دہلی میں مدفون ہوئے۔ بعد ازاں آپ کا تابوت وہاں سے لا کر سرہند شریف میں دفن کیا۔

خواجہ محمد اشرف مدنی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمد اشرفؒ کا نام مبارک قطب الدین بخاری ہے۔ اور لقب سید حسین ہے۔ آپ کا اصلی وطن ماوراء النہر ہے۔ ظاہری باطنی علوم میں بڑے کامل و یکتا تھے۔ سرہند شریف آکر علوم باطنی و نسبت ارادت و فیوض و برکات کا استفادہ خواجہ محمد زبیرؒ سے کیا۔ اور خواجہؒ کے انتقال تک سرہند شریف میں ہی رہے۔ پیر روشن ضمیر کے رحلت فرما جانے کے بعد سرہند شریف میں پیر کی بجائے مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور کچھ مدت تک سرہند شریف قیام فرمایا۔ جب حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اولاد آپ سے بگڑ گئی۔ اور آپ سے دشمنی کرنے لگی۔ تو آپ بارھویں صدی ہجری کے آغاز میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو چلے گئے آپ کی غیرت سے سرہند شریف ویران ہو گیا۔ اسی واسطے امام رفیع الدینؒ کو بانی سرہند کہتے ہیں۔ اور خواجہ قطب الدین کو خالی سرہند اور ۶ سال تک سرہند شریف میں وہ تباہی رہی کہ ہر ایک کو معلوم ہے۔ آپ کی اور حضرت خواجہ آدم نبوریؒ کی مزار مبارک جنت البقیع

Marfat.com

ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ پاک کے نیچے ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک کی چھت کا پانی اُن کے مزار مُبارک پر گرتا ہے۔

خواجہ سید جمال اللہ رامپوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ جمال اللہؒ کا شجرۂ نسب حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؓ سے جاملتا ہے۔ آپ ظاہری علوم میں بڑے علاّمہ اور حافظ قرآن مجید بھی تھے۔ آپ کا اصلی وطن بخارا ہے۔ وہاں سے بحالت مجذوبی سرہند شریف میں آئے اور حضرت خواجہ شاہ محمد اشرف علیہ الرحمتہ سے بیعت کی۔ اور فیوض و برکات کا استفادہ کیا۔ سرہند شریف کے ویران ہوجانے کے بعد آپنے رامپور میں قیام فرمایا۔ آپ کے تین خلیفے جانشین اور صاحب ارشاد تھے۔ اوّل شیخ صحرائیؒ جو جنگل کی طرف نکل گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ دوسرے خواجہ درگاہی شاہ رامپوری جو قصور کے رہنے والے تھے۔ تیسرے شاہ محمد عیسیٰ گونڈاپوریؒ آپ کا اہل وعیال نہ تھا یعنی تمام عمر تجرید میں بسر کی۔ مزار مُبارک رامپور میں ہے۔

خواجہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ آپ ظاہری باطنی علوم میں یکتائے زمانہ تھے۔ آپ کا اصلی وطن موضع چوڑہ ضلع ملتان ہے۔ خواجہ جمال اللہ سے باطنی نسبت وارادت کا استفادہ فرمایا۔ اور خلافت پاکر موضع گونڈاپور ضلع بنوں میں قیام فرمایا۔ آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔ ایک خواجہ پیر محمدؒ دوسرے خواجہ جان محمدؒ تیسرے خواجہ علی محمدؒ۔ آپ کی وفات کے بعد خواجہ جان محمد رحمتہ اللہ علیہ مسند خلافت پر بیٹھے۔ آپ نے ساتویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ مزارِ مبارک موضع گونڈاپور ضلع بنوں میں ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا مولد و مسکن تیراہ علاقہ ملک کابل ہے۔ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے امام رفیع الدینؒ سے جا ملتا ہے آپ نے فیض حقیقی اور علم باطنی اور خلافت حضرت عیسیٰ سے حاصل کیا۔ آپ نے بیسویں ماہ ربیع الاوّل ۱۲۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک تیراہ شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ خواجہ محمد فیض اللہ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ خوش پسند ہیں۔ آپ نے ظاہری باطنی علوم و فیوض کا اپنے والد بزرگوار ہی سے استفادہ کیا اور والد بزرگوار کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ پنجاب کے دوستوں کی تکلیف کو دیکھ کر جو انھیں پہاڑی راستوں یا پٹھانوں سے پہنچتی تھی۔ آپ تیراہ سے ہجرت فرما کر موضع چورہ ضلع اٹک میں تشریف لے آئے۔ اور اس جگہ اقامت اختیار کی۔ آپ کے چار فرزند ارجمند تھے۔ ایک خواجہ احمد گلؒ جو تیراہ شریف میں اپنے والد بزرگوار کے روضہ مبارک پر توام مقام ہے۔ دوسرے خواجہ فقیر محمدؒ۔ تیسرے خواجہ دین محمدؒ۔ چوتھے خواجہ شاہ محمدؒ۔ آپ کے انتقال کے بعد خواجہ نقیر محمدؒ اور خواجہ دین محمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کے چار مشہور و معروف خلیفہ تھے۔ ایک خواجہ نور خٹکیؒ دوسرے خواجہ شاہ محمد نامدار نقشبانویؒ۔ تیسرے خواجہ محمد منیر ہوشیار پوریؒ۔ چوتھے خواجہ عبداللطیفؒ سکنہ قصبہ خوانی۔ آپ نے بارھویں شعبان ۱۲۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار مبارک چورہ شریف میں ہے۔ آپ کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ فقیر محمدؒ خواجہ نور محمدؒ کے دوسرے فرزند ارجمند اور خلیفہ برحق ہیں۔ آپ ظاہری اور باطنی فیوض میں کمال دستگاہ رکھتے تھے۔ آپ کی توجہ میں کیمیائی تاثیر تھی۔ اکثر طالبوں کو ایک توجہ میں صاحب ارشاد و خلافت بنا کر رخصت فرما دیتے۔ آپ کے خوارق و کرامات بے حد و بے شمار ہیں۔ آپ بحر معرفت کے وہ آفتاب تھے کہ جن کی صفات الفاظ میں نہیں ہو سکتیں۔ ہزارہا لوگ آپ کے درِ اقدس سے فیضیاب ہوئے۔ ہندوستان کے اطراف و اکناف میں آپ کے متوسلین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ آپ نے ۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک چورہ شریف میں ہے۔

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت قبلہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوراہی کے خلیفہ اعظم اور فیوضات ظاہری و باطنی کا مظہر اتم تھے۔ حضرت باواجی صاحبؒ نے آپ کو تین دفعہ فرمایا۔ (شاہ صاحب میاں تینڈے تے قیامت تک راضی ہاں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ علمدین صاحب جو حضرت باواجی صاحبؒ کے خاص غلام تھے۔ انھوں نے جناب قبلہ عالم کو بغیر آداب کے نام لے کر آواز دی۔ تو جناب باواجی صاحب نے سن کر غیرت سے فرمایا کہ (میاں علمدین میاں تے شاہ صاحب کہساں اور توں سادہ نام لیں) وہ اِسی گستاخی کی وجہ سے دربار سے نکالا گیا۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل نے درگاہ نہ ڈھوئی
نے منزل مقصود نہ پہنچا باجھ ادب دے کوئی

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

Marfat.com

(واقعہ انگشتری)۔ حضور قبلہ عالم خواجہ خواجگان حضرت باواجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال شریف پر سب یاروں کو تبرکات تقسیم کئے گئے لیکن حضور کی انگشتری مبارک جس پر کہ آپ کے اسم پاک کی مہر کندہ تھی۔ وہ باتفاق رائے حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رح کے لئے مخصوص ہوئی۔ کیونکہ اس کی کما حقہٗ اہلیت آپ میں ہی دیکھی گئی لہٰذا وہ مہر آپکو دی گئی۔ آپنے قبول کرلی۔ اور فرمایا کہ میں اس کو دریائے جہلم میں ڈال جاؤں گا۔ کیونکہ اندیشہ تھا کہ وہ جس کے ہاتھ بھی لگ جاتی۔ وہ اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت مضمون لکھ کر مہر لگا لیتا کہ باواجی صاحب مجھے یہ لکھ کر دے گئے ہیں۔ اس اندیشہ کے مدنظر آپنے اس ذمہ دارانہ چیز کو اپنے پاس نہ رکھا اور دریا میں ڈالتے ہوئے یہ دعا کی کہ یا اللہ یہ تیرے برگزیدہ اور مقبول بندے کی امانت ہے۔ اس لئے دریا کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر یہ کسی نااہل یا خودغرض کے ہاتھ لگ گئی تو وہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے گا۔ آنجناب کے حالات وفضائل یہاں بیان کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ ساری کتاب ہی آنحضور رح کے فضائل وکمالات پر مشتمل ہے۔

حضرت خواجہ سید علی حسین شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے منظور نظر پوتے اور آپ کے سب سے زیادہ ممتاز سجادہ نشین ہیں۔ نہایت متقی۔ زاہد و عابد اور حیادار نوجوان ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کی نگاہ پاک کی برکت سے ظاہر و باطن آفتاب و مہتاب ہیں۔ حضور پُرنور سے تو ان کو والہانہ عشق ہے۔ خواجگان نقشبندیہ میں ایک نرالی شخصیت ہیں۔ اللہ کریم دن دونی رات چوگنی ترقی فرمائے۔

Marfat.com

باب چہارم کشف و کرامات

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارک اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ کہ آپ کے اوصاف خوارق عادات سے بیان کئے جائیں۔ اہل اللہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو ان کا وجودِ مبارک خلق خدا کے لئے سراپا رحمت بن جاتا ہے۔ ولایت کی اصلی غرض و غایت عشق الٰہی اور اتباع شریعت ہے۔ حضور قبلہ عالم خود فرمایا کرتے کہ ولی کو اپنی کرامات پوشیدہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

ہے اصل ولایت کا محمد کی اطاعت
بے معنی ہیں بن آپ کے سب کشف و کرامات

(حکیم خادم علی)

حدیث پاک میں آیا ہے۔ (حدیث) ان من العلم کھیات المکنون لایعلمہ الا اھل المعرفۃ باللہ تعالیٰ فاذا نطقوا بہ لم یجھلہ الا اھل الاغترار باللہ تعالیٰ ولا تحقروا عالماً اتاہ اللہ تعالیٰ علما منہ فان اللہ تعالیٰ لم یحقرہ اذا اتاہ العلم۔

یعنی بے شک ایک حصہ علم کا وہ ہے جو بطور اسرار مخفیہ رکھا گیا ہے۔ جس کو صرف اللہ تعالیٰ کے عارف ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ جب وہ لوگ اس علم کو الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں تو صرف جاہل اور مغرور آدمی اس کا انکار کیا کرتے ہیں۔ تم ایسے عالم کی تحقیر مت کرو۔ جس کو خداوند کریم نے یہ علم دیا ہو۔ کیوں کہ جب خداوند کریم نے اس کو علم دیا تو اس کو حقیر نہیں رہنے دیا۔

ولیوں کے دستِ بابرکت سے کرامات کا ظہور در اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ظہور ہے۔ کرامت الاولیاء معجزۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اس کے متعلق بے شمار بزرگوں نے قلم اٹھائے ہیں اور نہایت واضح طور پر دنیا کو سمجھایا گیا ہے سلف صالحین سے کوئی بزرگ بھی کراماتِ اولیا کے خلاف نہیں۔ لہذا میں بستان العارفین سے کچھ بیان کر کے بات کو ختم کرتا ہوں۔ بستان العارفین کا مضمون کئی اعتبار سے مفید ہے۔ اس میں بہت سے سبق ہیں اس لئے وسعت کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

صاحب بستان العارفین فرماتے ہیں کہ باطنی کھیتی کرنے والوں کو جس طرح باطنی سورج کی ضرورت ہے۔ وہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح باطنی چاند کی بھی ضرورت ہے۔

سبحان اللہ۔ وہ مرشدانِ کامل اور صوفی صافی اور اولیاء اللہ ہیں۔ سبحان اللہ یہ وہ چاند ہیں جس کی قسم۔ رب العزت نے کھائی ہے یعنی قسم کھاتا ہوں۔ میں چاند کی جو مرشد کامل طریقے والے صوفی صافی اور اولیاء اللہ۔ عالم باعمل کی مثل ہے۔ اذا تلٰھا یعنی پیچھے چلے چاند جب آفتاب کے (یہ شرط یعنی چاند کی پیروی کی قید) اس لئے لگائی کہ مرشد کی حرمت مشروط ہے نورِ نبوت کی پیروی پر اور کمال پیروی ہی کی وجہ سے اس کو خلافت کا منصب نصیب اور چاند کا پیروی کرنا۔ آفتاب کی اس کی کئی وجہیں ہیں اول روشنی کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے اس کی پیروی غروب میں کرنا۔ تیسرے طلوع میں اس کی پیروی کرنا۔ چوتھے۔ جثہ یعنی جسم کی بزرگی میں بموجب حسن ظاہر کے پانچویں یہ کہ دنیا کی مصلحتیں انھیں دونوں آفتاب اور چاند کی حرکتوں پر موقوف ہیں۔ اس لئے کہ برس کی فصلوں کا بدلنا جو حساب کے برس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کے سوا بڑے بڑے کام سب کے سب آفتاب کی حرکت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بدلنا ہر مہینوں کی شکلوں کا۔ اور جو حساب کے مہینے سے تعلق رکھتے ہیں یہ سب چاند کی حرکت سے ہیں۔ اور مادہ بیماریوں کا بڑھنا۔ جیسے خارش اور جاندار کی آنتوں میں طوبت کا زیادہ ہونا۔ اور ہڈیوں میں مغز کا پیدا ہونا۔ اور دودھار جانوروں میں دودھ کا زیادہ ہونا۔

Marfat.com

بدن میں خون کا جوش کرنا اور سمندر کا بڑھنا اور گھٹنا یہ سب چیزیں چاند کے نور کی زیادتی سے تعلق رکھتی ہیں۔

سبحان اللہ جب ظاہری چاند ایسی ایسی عجیب عجیب تاثیر رکھتا ہو تو باطنی چاند جو کہ مرشد اور صوفی صافی اور اولیاء اللہ اور عالم باعمل ہیں اُن کی مبارک اور بابرکت تاثیرات کا کیا کہنا۔ اس لئے باطنی کھیتی کرنے والوں کو اُن کی فیض صحبت کی تاثیرات کی آفتاب کے بعد بہت ہی ضرورت ہے۔ اگر یہ باطنی چاند کی تاثیرات باطنی کھیتی کرنے والوں کو حاصل نہ ہوں تو کھیتی کا ہونا مشکل سے مشکل ہے۔

سبحان اللہ۔ باطنی چاند یعنی اولیائے کاملین اور صوفی صافی اور روحانی بزرگ اور مرشدان واصلین کی تاثیرات کو برقی ایجاد پر خیال کرکے اصلی اور باطنی چاند کو خیال کرلیں کہ بمنشاء آیت وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا ۔

سبحان اللہ۔ مومن دلوں میں ایمان اور بھی زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو جائے گا۔ اور یہی مدعا ہے اور وہ یہ ہے۔

زمانہ حال کی معلومات نے جس طرح علوم و فنون کو نئی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسی طرح سائنس کے ترقی دانوں نے برقی طاقت کے رازوں کو کھول کر دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ خیال کیجئے کہ ہزاروں کوس کے فاصلہ پر اپنے دل کا حال ظاہر کر دینا اور اندھیری رات میں دن کی طرح اُجالا کرنا اور ناقص دھاتوں کو گلٹ۔ اور ملمع کاری سے اصل بنا دکھانا اور ٹیلیفون کے ذریعہ بے دیکھی ہوئی چیز کا نظارہ دکھانا اس کے ادنیٰ کرشمے ہیں۔

خیال کیجئے کہ برقی طاقت۔ تیزاب اور پانی اور کوئلہ اور جست سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان چاروں چیزوں کو مناسب طریقہ سے ایک برتن میں رکھا جائے۔ تب ان چار چیزوں کے ملنے اور گھلنے کے بعد ایک ہی وقت میں دو قوتیں ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ ایک قوت دوسری قوت کے مخالف ہے۔ ان کے مجموعہ کا نام اصطلاح میں باٹری ہے۔ اور جو قوت پیدا ہوتی ہے

Marfat.com

اس کو برقی رو کہتے ہیں۔

اب۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثابت رہنے والی اور دوسری غیر ثابت۔ اگر یہ دونوں قوتیں ایک جا جمع رہیں تو کچھ فائدہ نہیں نکلتا۔ جب غیر ثابت طاقت کو بذریعہ دھاتی تار کے علیحدہ کر کے زمین میں داخل کر کے فنا کر دیا جائے تو ثابت رہنے والی طاقت باقی رہ جاتی ہے اور یہی طاقت کارآمد اور مفید ہے اور اسی سے کام لیا جاتا ہے۔

اب خبر پہنچانے کے واسطے اس ثابت رہنے والی طاقت سے دو طریق پر کام لیا جاتا ہے ایک بذریعہ تار کے دوسرے بغیر تار کے۔ بذریعہ تار کے خبر پہنچانے کا طریق جاری ہو کر اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہر ایک تار گھر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ باٹری سے جو برقی رو پیدا ہوتی ہے وہ بذریعہ تار کے لیور میں پہنچتی ہے۔ اور جب اس کے بٹن کو دبایا جاتا ہے تو ٹک کی آواز کے ساتھ ہی برقی طاقت نکل کر تار میں سے ہوتی ہوئی معاً ہزاروں کوس کے فاصلہ پر پہنچ جاتی ہے اور وہاں پہنچ کر تار سے جو بٹن ملا ہوا اور لگا ہوا ہے اس میں اثر کر کے حرکت کر دیتی ہے۔ اس طرح کئی حرکتوں سے مقررہ اشارات پیدا ہو کر بھیجنے والے کے منشا اور ارادہ کو سمجھا دیتی ہے۔

دوسرا طریقہ بغیر تار کے خبر پہنچانے کا ہے۔ اور وہ اس طرح پر ہے کہ متعدد اور بہت سی باٹریوں کے سلسلہ سے بڑی طاقت دبرقی قوت پیدا کر کے اس قوت کو بذریعہ تار کے ایک شگاف گولہ میں پہنچایا جاتا ہے۔ اور وہ گولہ اونچے ستون پر معلق ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس گولہ سے تار یا کسی اور چیز کے معلق نہ ہونے کے باعث برقی طاقت ہوا میں پھیلتی ہے اور اپنی برابر کی مقابل ہوا کے ذرات کو حرکت دیتی ہوئی دور تک چلی جاتی ہے۔ اور جہاں پر اس قسم کے گولے ہوں ان میں جذب ہو کر بذریعہ تار کے بٹن کو حرکت دیتی اور اسی طرح مقررہ اشارات سے پیغام پہنچا دیتی ہے۔ تیسرا اسی قسم کا ایک اور طریقہ ایجاد ہوا ہے۔ جس میں ہوا کی بجائے پانی کے ذرات سے کام لیا گیا ہے۔ مگر یہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ اور نہ اس سے

Marfat.com

کام لینا شروع ہوا ہے - اس لئے سردست اس کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں -

سبحان اللہ - اربعہ عناصر یعنی مٹی - پانی ہوا اور آگ - ان چاروں چیزوں سے انسان کا جسم بھی ترکیب دیا گیا ہے - اور یہ بھی ایک باڑی ہے - جس میں اعتدال مزاج کی حالت میں دو قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے - ایک ثابت رہنے والی - دوسری ثابت نہ رہنے والی - جو ثابت رہنے والی ہے اُس کو روحانی اور جو ثابت نہیں رہنے والی ہے اُس کو نفسانی کہتے ہیں -

اب جو شخص اپنے نفس شریر کو بری باتوں سے پاک کرے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اللہ اور عبادت سے اپنے نفسانی جذبات کو فنا کر کے نیست و نابود کر دے تو اس وقت اس کی باقی رہنے والی قوت جس کو روحانی کہتے ہیں - وہ باقی رہ جاتی ہے -

توجہ اور کشف - یہ ایک قسم کی روحانی خبر پہنچانے کے طریقہ کا نام ہے - جس کی دو قسمیں ہیں - اول یہ ہے کہ جب روحانی قوت کو مرشد اپنے دل میں جمع کر کے اور مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دباتا ہے تو اس وقت روحانی قوت اعصابی تاروں کے ذریعہ سے مرید کے دل میں پہنچتی ہے - جس کے باعث اُس مرید اور طالب کے دل کی حرکت ہوتی ہے اور اس کو گرم اور حرارت میں لا کر نفسانی جذبات کو جلا دیتی ہے - سبحان اللہ اسی کا نام بزرگوں نے **بیعت** رکھا ہے -

اور دوسرا طریقہ توجہ کا یہ ہے کہ طالب کو اپنے روبرو بٹھایا جائے - اور روحانی قوت کو دل میں جمع کر کے آنکھ کے درخشاں گولے میں لا دے - پھر ہوا میں سے گذار کر طالب کی آنکھ پر اُس کا اثر ڈالے کہ جو بذریعہ اعصاب کے طالب و مرید کے دل میں پہنچے - اور جو چیز اپنے دل میں ہے اُس پر ظاہر کر دے - اس کا نام بزرگوں نے **توجہ** یا **توجہہ** رکھا ہے - اور یہ بمنزلہ بے تار برقی خبر پہنچانے کے ہے -

مگر سبحان اللہ جس بزرگ کی روحانی قوت مضبوط اور زبردست ہوتی ہے وہ اپنے

Marfat.com

دل کی روشنی سے ہزاروں کوس کے فاصلہ پر اپنے طالب و مرید کی شکل کو تصور میں لاکر اپنے روبرو حاضر کر کے اپنے مبارک دل کی اس پر حرارت ڈالتا ہے۔ اور اپنی مبارک اور نورانی طاقت اس پر منکشف کر دیتا ہے۔ اس کا نام **توجہ بالغائب** ہے۔

سبحان اللہ۔ توجہ کا ایک اور طریقہ حلقہ میں بٹھانا ہے۔ جس طرح آلہ برق کش سے برقی طاقت ایک ایسے بلوری گلاس میں جس کے منہ پر مٹیل کا گولیدار کاگ لگا ہوا ہوتا ہے۔ آلہ برق کش کو حرکت دے کر اور اس بلوری گلاس کے سرے کی گولی کو اس کے قریب کر کے جسقدر برقی طاقت پیدا ہوتی ہے وہ اس میں جمع کر لی جاتی ہے۔ اس آلہ کو آلہ برق کش اور اس گلاس کو لیڈن جار کہتے ہیں۔ پھر اگر دس بیس آدمیوں کو ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اور حلقہ باندھ کر کھڑا کیا جاوے اور پہلا آدمی اپنی انگلی کو لیڈن جار کے سرے کے پاس لے جاوے تو برقی طاقت شرارہ کی طرح اس گلاس سے نکل کر انگلی میں جذب ہو جاوے گی اور اعصاب میں سے اترتی ہوئی تمام آدمیوں کے جسموں میں سلسلہ وار داخل ہو کر اپنی طاقت سے سب کو ایک دم خفیف سا صدمہ پہنچا دے گی اور لیڈن جار برقی طاقت سے خالی ہو جائے گا۔

سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ اسی طرح مرشد کامل کا خلیفہ اپنے مرشد کی صحبت میں اس کے روحانی جذبات اپنے دل میں جمع کرتا ہے۔ پھر باقی مریدوں کو حلقہ میں بٹھا کر ان پر توجہ کا اثر ڈالتا ہے۔ جس سے وہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ توجہ دینے والے کے دل میں روحانی جذبات موجود ہوں۔ اور جب یہ خالی ہو گیا تو توجہ بھی بے اثر ہو گئی۔

اس کے سوا جس طرح انسان کی قوت سے زیادہ برقی طاقت انسان کو ہلاک یا مدہوش کر دیتی ہے۔ اسی طرح بڑی زبردست روحانی طاقت والے شخص کی توجہ کا کمزور اور کم ظرف متحمل نہیں ہو سکتا۔ اکثر دفعہ اس کمزور اور کم ظرف کے دل میں زبردست توجہ کے اثر سے رگیں پھٹ جاتی ہیں۔ اور مست یا مجذوب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

بعینہٖ اسی طرح اکثر جسمانی اور اعصابی امراض کا علاج بجلی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مرشد کامل اکثر بدنی اور روحانی امراض کا دفعیہ صرف توجہ سے کر سکتے ہیں۔ جس کا نام وہم بھاڑا رکھا ہے۔ مسمریزم میں چونکہ صرف تصور کی مضبوطی اور یکسوئی خیال کا اثر معمول اور سامنے والے پر ہوتا ہے۔ اور اس مسمریزم کے ساتھ دلی توجہ اور روحانی جذبہ شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ طریقہ ناقص ہے۔ برقی طاقت کا دوسرا کرشمہ روشن کرنا ہے۔ اس میں باٹریوں کے بڑے بھاری سلسلہ سے برقی طاقت حاصل کر کے تاروں کے ذریعہ سے برقی گولیوں میں پہنچائی جاتی ہے جس کے ارد گرد شیشہ کا غلاف ہوتا ہے۔ برقی رو کا شرارہ اس گولی کے سر پر چمکتا ہے۔ اور شراروں کے متواتر سلسلہ سے اندھیرے میں روشنی نمایاں ہو کر آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ اس طرح کامل بزرگ اپنے دل کی روشنی اور نور کو روحانی قوت کے ذریعہ۔ دوسرے کے دل یا اندھیری کوٹھڑیوں یا قبروں میں پہنچا کر وہاں کے حالات سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس کا نام بزرگوں نے کشف قلوب یا کشف قبور رکھا ہے۔

برقی طاقت کا ایک تیسرا کام گلٹ سازی ہے۔ تانبہ سونے کو اور پیتل چاندی کو قدرتی طور پر بہت جلد اپنی طرف کھینچ لیتا اور اخذ کر لیتا ہے مگر دوسری دھاتوں پر گلٹ کرنے کے واسطے اول ان پر تانبہ کی ملمع کاری کی جاتی ہے۔ اس کا طریق اس طرح پر ہے کہ جس دھات کو گلٹ کرنا منظور ہوتا ہے تو اول گرم کر کے اس کی چکنائی دور کی جاتی ہے۔ پھر تیزاب میں ڈال کر اس کو صاف کیا جاتا ہے۔ اور سونے کو اس پر چڑھانے کے لئے پہلے اس پر تانبہ چڑھایا جاتا ہے۔ بعد ازاں باٹری میں اس کو لٹکایا جاتا ہے۔

اور ایک دوسرے تار میں سونا باندھ کر اس کو بھی اس میں لٹکایا جاتا ہے۔ اب برقی طاقت کے زور سے سونا خود بخود تحلیل ہو ہو کر دھات کو چمٹتا جاتا ہے۔ پھر اس دھات کو مصقلہ سے صیقل کیا جاتا ہے جس سے چمک دمک پیدا ہو کر اصل سونے کا رنگ دکھاتی ہے

Marfat.com

سبحان اللہ اسی طرح مرشدِ کامل مبتدی کو اول مختلف قسم کے ذکر اور شغل اور مراقبہ کی ہدایت کرتا ہے پھر بلکی توجہ سے اس کے دل کو نفسانی جذبات کے زنگ اور میل سے صاف کرتا ہے۔ جب اس کا دل توجہ کی تاثیر کو اخذ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تب روحانی جذبہ سے اس پر گلٹ سازی کر دیتا ہے۔ جس کے باعث طالب کو روشنی اور صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اب اگر پیر و مرشد کامل کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ تب تو توجہ اور تعلیم کی تجدید ہوتی رہے گی۔ اور سبحان اللہ اچھی گذرے گی۔ ورنہ دنیا دی تاثیرات کی رگڑ سے گلٹ دور ہو کر پہلی سی تاریکی اور ظلمت پیدا ہو جائے گی۔

برقی طاقت کا ایک نیا کرشمہ کلمینٹوفون ہے۔ جس سے پردہ کے اوپر لڑائی اور جشن کے گذشتہ حالات بعینہ نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ مثلاً پردہ کے اوپر میدانِ جنگ کے حالات سپاہیوں کی متحرک شکلیں اور ہاتھوں میں تلواریں لئے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور سنگینوں کے لگنے اور بندوقوں کے چلنے سے چقاچق اور ٹھائیں ٹھائیں کی آواز کے ساتھ خون کے فوارے اور دھواں اٹھتا ہوا نظر آتا ہے۔ گویا میدانِ جنگ کا اصلی نظارہ سامنے دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب کچھ برقی طاقت کا طلسم ہے۔

سبحان اللہ اسی طرح مرشد کامل اپنی روحانی طاقت و تصرفات سے طالب کی روح کو آسمان کی سیر کرا سکتا ہے۔ اور تمام گذشتہ اور موجودہ واقعات اور بزرگوں کے حالات آئینہ کی طرح دکھا سکتا ہے۔ جن کے نظارہ سے طالب مقام حیرت اور استغراق میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ اس کو دنیا اور مافیہا کی مطلق خبر نہیں رہتی۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری اور صدہا بزرگوں و گذرے ہوئے لوگوں سے ملا سکتا ہے۔

اگرچہ برقی علم کو جاری ہوئے کچھ مدت نہیں گذری مگر اس کی روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ جس طرح اس وقت دریاؤں۔ آبشاروں سے برقی طاقت حاصل کر کے

Marfat.com

بڑے بڑے کام کیے جا رہے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ کوئی ایسا دماغ پیدا ہو جاوے کہ جو بادلوں کی روانی اور ہوا کی صرصراہٹ اور کرہ زمین کی حرارت سے برقی طاقت حاصل کر کے اس کو انتہائی ترقی پر پہنچا دے اور اس کے جانشین آئندہ زمانہ میں اس کی تعلیم اور تصنیف سے کامیاب ہو کر تمام دنیاوی کاروبار اسی طاقت سے سرانجام کر کے دنیا میں برق کی بادشاہی قائم کر دیں۔

سبحان اللہ۔ اسی طرح روحانی قوت کا راز سب سے پہلے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کو جتلایا گیا۔ جن کے بعد دیگر پیغمبروں نے سلسلہ وار اس کو لوگوں میں پھیلایا۔ ضروریات زمانہ کے موافق اللہ رب العزت کی طرف سے صحائف اور کتب کی شکل میں ان کو ہدایت ملتی رہی۔ اور آخری دور میں حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس روحانی تعلیم کو پورے اور کامل طور پر لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ جن کی بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ان الفاظ میں دی تھی کہ میری تعلیم ناقص ہے۔ کیونکہ ہنوز لوگوں کو کامل تعلیم کی برداشت نہیں۔ مگر وہ روح راستی جو نقصان سے خالی ہے۔ وہ کامل تعلیم لائیگا۔ اور لوگوں کو نئی باتوں کی تعلیم دیگا۔

سبحان اللہ اس تعلیم کو آپ نے قول اور فعل سے اس طرح امت کے ذہن نشین کر کے دنیا میں روحانی سلطنت اور بادشاہت قائم کر دی کہ جس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا۔ اور امت کو نور اور ہدایت کا مکمل مجموعہ کہ جو قرآن شریف ہے۔ عنایت فرمایا اور اپنے جانشین بعض علماء اور صوفیاء اور اولیاء اللہ کو توحید اور روحانی تعلیم سپرد کی سبحان اللہ ان حضرات نے اپنے اپنے وقت میں اس نور توحید اور روحانی تعلیم کو جاری رکھا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت جاری رہے گا۔

Marfat.com

الحاصل۔ اللہ رب العزت نے باطنی چاند یعنی عالم باعمل صوفی صافی اور اولیاء اللہ کے مبارک وجود میں عجیب عجیب نوری تاثیریں اور قوتیں رکھی ہیں۔ اور باطنی کھیتی کرنے والوں کے لئے۔ ان مبارک تاثیروں اور قوتوں کی ضرورت ہے۔ اور سوائے باطنی چاند کی تاثیر کے باطنی کھیتی کا ہونا مشکل سے مشکل اور محال ہے۔

شب کہ خورشید جہاں تاب نہاں از نظر است

قطع ایں مرحلہ با نورِ مہے باید کرد

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ بھی انھیں باطنی چاندوں سے ایک چاند تھے۔ اور اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں۔ سوائے جاہل اور مغرور کے۔ آپکے کشف اور کرامات بے شمار ہیں۔

وقتش ہمہ در صرف عبادت

ہر عادت اوست ہمہ فرق عبادت

میں جب آپ کے حالات جمع کر رہا تھا تو آپ کے متوسلین اس کثرت سے آپکے فیوض و برکات کا تذکرہ کرتے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اگر ان تمام کو جمع کر کے پیش کیا جاتا تو ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت تھی۔ مگر میرا مقصد در حقیقت آپ کے طریقہ تعلیم اور اخلاق و لائحۂ عمل کو پیش کرنا ہے لہذا بطور تبرک چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت پیر محمد شریف صاحب رداسی بیان کرتے ہیں کہ اللہ بخش ولد ویرو کمہار موضع لنگماہ بڈھیوالا ایک مہلک بیماری میں مبتلا تھا۔ باوجود کئی ایک علاج کرانے کے صحت یاب نہ ہوا حتیٰ کہ ایک دن بالکل مُردہ صورت ہوگیا۔ اور اہلِ خانہ اُس کی زندگی سے مایوس ہوگئے۔ حُسن اتفاق سے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی اُس دن اُسی گاؤں میں تشریف فرما تھے۔ کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

اور عرض کیا کہ حضور امداد کا وقت ہے لہذا توجہ فرمائیں۔ آپ اٹھ کر مریض کے گھر آئے۔ اپنی چادر مبارک اتار کر اس پر ڈال دی۔ اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔ حضور قبلہ عالم کی دعا سے دیکھتے ہی دیکھتے وہ نزع دم مریض اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور ایک دو روز کے بعد بالکل صحتیاب ہوگیا۔

لال دین نامی جذام کا ایک مریض (کوڑھی) تقریباً ہر شفاخانے سے مایوس العلاج ہو کر حضور کے در اقدس پر آگرا۔ اس وقت آپ اندر تشریف فرما تھے۔ اور کھانا کھا رہے تھے۔ لہذا لوگوں نے اسے باہر بیٹھنے پر مجبور کیا۔ مگر وہ باصرار دروازے کے پاس آکھڑا ہوا۔ حضور نے جب اسے دیکھا اندر بلالیا۔ اور ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اور اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی۔ اسی روز سے وہ جذام کا مریض رو بصحت ہوگیا اور رفتہ رفتہ بالکل تندرست ہوگیا۔

میاں نظام الدین صاحب موضع بوعہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہو برکت بی بی ایک مہلک بیماری میں مبتلا رہنے کی وجہ سے نابینا ہوگئی۔ بہت سے علاج کئے مگر بے سود ثابت ہوئے۔ آخر تنگ آکر حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کی کہ حضور اپنی بہو کا علاج کرلیں۔ آپ نے گھر آکر دو تین دفعہ لعاب دہن اس کی آنکھوں پر لگایا اور اس کی بے نور آنکھیں روشن ہوگئیں

خوشی محمد ولد اللہ دتا از شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن ہی سے مرض گٹھیا میں مبتلا تھا۔ بدقسمتی سے والدین کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ میرے رشتہ داروں نے حکما کے علاج سے مایوس ہو کر ایک ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ ڈاکٹروں نے بغور معائنہ کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ اس لڑکے کا آپریشن کرکے کمر کی ہڈی نکال کر ڈالی جائے تو تندرست ہوسکتا ہے۔ ورنہ اس کا یہ کبڑا پن کسی طرح نہیں جائے گا۔ مگر میرے رشتہ دار اس خیال پر رضامند نہ ہوئے۔ لہذا میں پھر گھر پر آگیا۔ دن رات رونے دھونے

Marfat.com

کے سوا میرا اور کوئی کام نہ تھا۔ اور اپنی صحت سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو گیا۔
ایک دن حسب معمول رو کر جب رات کو سو گیا تو خواب میں ایک بزرگ نورانی صورت
ملے اور فرمانے لگے کہ بیٹا اب رونا چھوڑ دو۔ خداوند تعالیٰ نے تمہارا رونا اور
عاجزی قبول فرمالی ہے۔ تسلی رکھو بہت جلدی تمہیں صحت کلی نصیب ہو جائے گی
اور یہ نسخہ استعمال کرو۔ اگر تمہیں اس سے صحت نصیب نہ ہوئی تو ہم پھر ملیں گے۔
وہ نسخہ یہ ہے۔ ہر روز ایک سیر گندم اُبال کر اُس کی بھاپ لو۔ وہ بزرگ یہ نسخہ فرما کر
روپوش ہو گئے۔ میں نے صبح اُٹھ کر اپنے گھر والوں کو وہ خواب سُنایا۔ انھوں نے گندم
منگوا کر ہر روز بھاپ دینی شروع کر دی۔ مگر آرام نصیب نہ ہوا۔ لہذا میں پھر اُسی طرح
رونے لگا۔ جب رات کو سویا تو وہی بزرگ پھر ملے اور فرمانے لگے کہ میرا نام "جماعت علی
ثانی" ہے۔ اور علی پور سیداں محلہ مغربی میرا مقام ہے۔ لہذا تم اس پتہ پر آجاؤ۔ میں
خود تمہارا علاج کروں گا۔ اور تم انشاء اللہ صحتیاب ہو جاؤ گے۔ میں نے صبح اُٹھ کر
پھر گھر والوں کو اپنا خواب سُنایا۔ اور معلوم ہوا کہ واقعی علی پور شریف میں ایک بزرگ
ہیں جو لاثانی کے نام سے معروف ہیں۔ لہذا میں دوسرے روز علی پور شریف پہنچا۔ آپ
اس وقت باغ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور دیکھتے ہی پہچان لیا
کہ وہی مردِ بزرگ ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ حضور
شیخوپورہ سے بغرض علاج آیا ہوں۔ آپ جلالت میں آگئے اور فرمایا کہ نکل جا۔ یہاں
کیوں آیا ہے۔ میں یہ سُن کر بے اختیار رو پڑا۔ آپ اُٹھے اور میرے تمام بدن پر ہاتھ
مُبارک پھیر کر کہا کہ برخوردار میں تجھ سے ناراض نہیں ہوا۔ اس میں کچھ اور بھید
تھا۔ (کیونکہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ جب جلالت میں آکر کسی سائل کو ڈانٹتے تو
اُس میں اشارہ ہوتا تھا کہ یقینی طور پر سائل کا کام ہو جائے گا)۔ اس کے بعد آپ نے
ظہر کی نماز ادا کی۔ اور سب صاحبان سے میرے لئے دعائے صحت کرائی۔ اور پھر

مغرب کی نماز کے بعد بھی دعائے صحت کی۔ اور مجھے ایک نسخہ استعمال کرنے کو فرمایا اور مبلغ تین روپئے اور ایک چادر عطا کر کے روانہ کیا۔ الحمدللہ۔ میں اسی روز سے باصحت ہوں۔

لابھ دین ساکن بھوجو بیان کرتے ہیں کہ میرا بھائی مسمی ساون ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زیارت کرنے کے بعد اس نے عرض کیا کہ حضور میں غریب ہوں۔ میرے لئے کشائش رزق کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی ساون ایمان کو حاضر کر کے بتاؤ کہ گھر میں دو صد روپئے تم دفن کر کے نہیں آئے ہو؟ وہ یہ سن کر شرمندہ ہوا کیونکہ واقعی وہ دو صد روپئے دفن کر کے گیا تھا۔

بھائی جمال دین صاحب آڈیوالے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں دو شخص نواب دین اور اللہ بخش حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت تھے۔ مگر ان کا چچا مرزائی تھا۔ ایک دن نواب دین میرے پاس آیا تو دوران گفتگو میں نے اس کو بہت کچھ سمجھایا۔ مگر وہ نہ سمجھتا تھا۔ آخر میں میں نے کہا کہ تم آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہو یا کہ نہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں مانتا ہوں۔ میں نے کہا تو پھر حضور قبلہ عالم کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر کیوں منحرف ہو گئے ہو۔ یہ بات اس کے دل پر اثر کر گئی اور اس نے توبہ کر لی۔ مگر دوسرے آدمی اللہ بخش نے کہا کہ میں تو آپ کی کرامت دیکھ کر سمجھوں گا۔ اس بات کے تھوڑے ہی دنوں بعد کا واقعہ ہے۔ اللہ بخش ایک مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ حضور قبلہ عالم کی مثالی صورت نے اس کو بہت تنبیہ کی۔ لہذا وہ دربار شریف پر حاضر ہوا تو حضور نے دیکھتے ہی فرمایا کہ میاں قادیان والے تو چندہ مانگتے ہیں مگر میں تجھ سے چندہ وغیرہ تو نہیں مانگتا۔ لہذا اس بار نے بھی توبہ کر لی۔

لال دین سکنہ جوڑیئے بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی سخت بیمار تھی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حالات سن کر فرمایا۔ موضع جھانیاں جاؤ۔ اور سید

Marfat.com

امیر حسین شاہ صاحب سے تمام واقعہ عرض کرو۔ میں حسب الارشاد صبح اُٹھ کر چھانیاں گیا۔ جب حضرت شاہ صاحب سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ میاں رات کو علی پور شریف میں تو ہی تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں ہی تھا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ آج رات کو تیرے لئے دربار شریف سے تاکیدی حکم آیا ہے۔ لہذا الحمد میں دوائی لادیتا ہوں۔ میں دوائی لے کر گھر آیا چند روز کے استعمال کے بعد میری بیوی کو کلی صحت ہوگئی۔

میاں بدرالدین صاحب موضع چھچھو کھیوا بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن خواب میں حج بیت اللہ شریف کو گیا مگر اپنے دل کے نقص کی وجہ سے راستہ ہی سے لوٹ آیا۔ اور منزل مقصود پہ نہ پہنچ سکا۔ جب واپس آیا تو راستہ میں حضرت شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ ملے۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ میاں ہم آپ کو حج کرائیں۔ آپ نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا اور حج کرا دیا۔ پھر دربار نبوی میں لے گئے۔ اور میں حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اس میں کیا شک ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مکاشفہ۔ مائی صاحبہ غلام آمنہ بی بی از سیالکوٹ چھاؤنی بیان کرتی ہیں کہ حضور ایک دفعہ سیالکوٹ صوفی تاج الدین صاحب کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میں چند عورتوں کے ہمراہ آپ کی زیارت کرنے گئی۔ اور ہم سب برقعے باہر ایک جگہ اتار کر رکھ گئیں کیونکہ حضور قبلہ عالم برقعے کو بسبب فیشن کے اچھا نہ سمجھتے تھے۔ جب حضور میلی اور موٹی چادر کو بہت پسند کرتے تھے۔ ہم سب چادریں اوڑھ کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ نے نبی بخش کو آواز دے کر فرمایا کہ جاؤ فلاں جگہ سے ان بیبیوں کے برقعے اُٹھا لاؤ ایسا نہ ہو۔ کہیں چوری نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

چوہدری خان محمد ساکن قطر وال بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں چک ۶۲ میں گیا۔ اور وہاں رات رہنے کا اتفاق ہوگیا۔ جب رات کو سوگیا تو حضور سیدنا شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں آکر فرمایا۔ اٹھ کھڑا ہو۔ میں حضرت باواجی صاحبؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور عرض کیا کہ حضور اس دربار کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ آپ نے میرے اوپر سے لحاف اُتار کر پھینک دیا۔ جس سے میری آنکھ کھل گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میری گھوڑی کو ایک چور کھول رہا ہے۔ جب میں اچانک اُٹھ کھڑا ہوا تو وہ مجھے دیکھ کر بھاگ گیا۔ اور میں خدا کا شکر بجالایا۔

کشف۔ مرزا غلیم بیگ تھانیدار ایک دفعہ حضورؒ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے راہ میں خیال پیدا ہوا کہ حضور آج مُرغ کا گوشت کھلائیں تو کیا اچھا ہو۔ جب وہ دربار شریف پہنچے تو آپ اُن کو مل کر گاؤں چلے گئے۔ اور کچھ دیر کے بعد تشریف لائے اور تھانیدار صاحب سے فرمایا کہ مرغ تو نہیں مل سکا۔ یہ انڈے حاضر ہیں۔

علی پور شریف کے ترکھان کا واقعہ یوں ہے کہ اُس کی بہو بچہ کے نہ پیدا ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہوگئی۔ اور وہ اُسے بغرض علاج لاہور لے گئے مگر مریضہ صحتیاب نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اُسے فوراً گھر لے جاؤ۔ کیونکہ یہ قریب المرگ ہے۔ وہ بیچارہ مایوس ہوکر آیا اور سیدنا شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں آرکھا اور حضورؒ سے التماس دعا کی۔ آپ نے رحم میں آکر توجہ فرمائی اور دُعا کی۔ جس کی حرکت سے وہ لاعلاج مریضہ روبصحت ہوگئی۔ اور تین روز کے بعد بچہ بھی پیدا ہوگیا۔

بھائی کریم بخش کا بیان ہے کہ آپ ایک دفعہ موضع جوئیاں تحصیل شکرگڑھ تشریف فرما تھے۔ آپ نے وہاں سے ہمیں دربار شریف پیغام بھیجا کہ جلدی آؤ۔ جب ہم خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ مرزا پور چوہدری گل محمد کے پاس جاؤ اور اُس سے بھینسا خرید لاؤ۔ ہم اُسی وقت روانہ ہوگئے۔ جب ہم دریائے راوی

Marfat.com

کے کنارے پر پہنچے تو دیکھا کہ بھائی گل محمد صاحب لب دریا ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ تمام رات حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے سونے نہیں دیا۔ بار بار فرماتے رہے کہ پتن پر جا کر کریم بخش کو ساتھ لے آؤ۔

اللہ بخش ولد الٰہی بخش سکنہ چندر کے بیان کرتے ہیں کہ جن ایام میں مرضِ طاعون کا زور تھا۔ میری بیوی بھی اس موذی مرض میں گرفتار ہو گئی۔ حسنِ اتفاق سے آپ ان دِنوں ہمارے گاؤں میں رونق افروز تھے۔ ایک روز آپ مسجد سے خود بخود ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ اور میری بیوی کو دم کیا۔ جس سے وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

کشف۔ آپ ایک دفع موضع لنگاہ میں گئے۔ اور آپ کے ساتھ سائیں مقصود علی صاحبؒ بھی تھے۔ ایک عورت نے سائیں صاحب کی خدمت میں ایک کمبل پیش کیا۔ سائیں صاحب نے اس عورت سے کہا کہ یہ کمبل فی الحال رہنے دو۔ جاتی دفعہ ہم لے لیں گے۔ کچھ وقت کے بعد اس عورت کا خیال بدل گیا۔ اور کمبل کو ایک برتن میں چھپا کر مشہور کر دیا کہ چوری ہو گیا ہے۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس عورت کو بلا کر فرمایا کہ دیکھ بی بی اس درویش نے تجھ سے کمبل مانگا نہیں تھا۔ تو نے خود پیش کیا تھا۔ اور اب فلاں برتن میں چھپا کر تو کہتی پھرتی ہے کہ کمبل چوری ہو گیا ہے۔ وہ عورت یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئی۔

اللہ بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ موضع مالو کے تشریف فرما تھے آپ کے پاس ایک عورت آنکھوں کی مریضہ آئی۔ آپ نے اپنے مرتبان سے تمام کا تمام مربہ ہلیلہ اس عورت کو دے کر فرمایا کہ جا انشاء اللہ پھر آنکھیں خراب نہ ہوں گی۔ اور مرتبان دھو کر میں نے پی لیا۔ آپ نے فرمایا۔ تجھے انشاء اللہ پیٹ کی بیماریاں نہ ہوں گی۔ لہٰذا آپ کی دعا سے میں آج تک امراض معدہ وغیرہ سے محفوظ ہوں۔

سائیں مہر شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ موضع پہاڑ چک ضلع گوجرانوالہ کے

Marfat.com

لوگ اسقدر مفلوک الحال ہوگئے تھے کہ اُن کی تمام زمین ایک جابر ساہوکار کے قبضے میں چلی گئی تھی۔ اور وہ لوگ چٹائیاں وغیرہ بنا کر بسر اوقات کرتے تھے۔ آپ اُس علاقہ میں تشریف لے گئے۔ اور ایک کنوئیں پر ڈیرہ لگا لیا۔ وہ ساہوکار جب راہ سے گذرا تو اُس نے اس پاک مجلس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور حضور کی تشریف آوری کو اچھا نہ سمجھا۔ آپ نے ان لوگوں کے حق میں دعائے خیر کی۔ چند دنوں کے بعد اُن لوگوں اور ساہوکاروں کے درمیان مقدمہ شروع ہوگیا۔ آخر خداوندکریم کے فضل و کرم سے وہ سب زمین۔ ساہوکار کے پنجے سے نکل کر اُن زمینداروں کے قبضے میں آگئی۔ یہ تھی آپکے قدموں کی برکت۔ بمصداق

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں ۔۔۔ خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

مولوی فضل الٰہی صاحب کا بیان ہے کہ جب میں نے اپنا رہائشی مکان بنوایا۔ تو شمال کی طرف دروازہ رکھا۔ اور مشرق کی جانب ہوا آنے کے لئے ایک کھڑکی تجویز کی۔ مگر اس طرف ایک زمیندار کا کھیت تھا۔ لہذا اُس نے بند کردی۔ میں نے یہ واقعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا دیکھو خداوندکریم کیا کرتا ہے۔ ابھی چند دن نہیں گذرے تھے کہ اس زمین پر ایک دوسرے زمیندار نے دعوی کر دیا۔ اور مقدمہ میں اُسے کامیابی ہوئی اور اُس مردِ خدا نے زمین کا وہ ٹکڑا مجھے دے دیا۔

موضع چندر کے میں منشی غلام غوث اور اُس کے دو ساتھیوں پر لوگوں نے مقدمہ کر دیا اور عدالت نے ہر سہ افراد پر فردجرم عائد کر دی منشی غلام غوث کی والدہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور التماس دعا کی۔ آپ نے فرمایا کہ بی بی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پر پچیس روپئے نذر مانو تاکہ خداوندکریم آپ کے طفیل تیرے لڑکے کو رہائی دیوے۔ مائی صاحبہ نے پچیس روپئے نذر مانی۔ کہ اگر میرا لڑکا رہا ہوگیا تو پچیس روپئے بطور شکرانہ دربار سرہند شریف پیش کروں گی۔ جب فیصلہ کا دن آیا تو دوسرے دو

مجرموں کو پچیس پچیس روپیئے جرمانہ ہوگیا۔ اور اُس مائی کا لڑکا صاف بری ہوگیا۔ گویا کہ آپ کے تصرّف نے جرمانے کو نذرانے میں تبدیل کر دیا۔

پیر محمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری انتہائی کوشش تھی کہ مجھے قرآن پاک پڑھنا آجائے۔ مگر حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے ناکام رہتا تھا۔ آخر آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا۔ آپ نے توجہ کی اور فرمایا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے جاکر پڑھو میں نے تعمیل ارشاد کی۔ اور آپ کی برکت سے میں نے بہت جلد قرآن شریف پڑھ لیا۔

سید فضل حسین شاہ ولد امیر حسین شاہ صاحب موضع جھانیاں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ دربار شریف جا رہا تھا۔ راستہ میں خیال پیدا ہوا کہ اگر ہمارے پاس کوئی گھوڑی ہو تو کیا ہی اچھا ہو کہ علی پور شریف آنے جانے میں آسانی ہو جاتے۔ میں دربار شریف پہنچا اور حضورؒ کی زیارت سے مشرف ہوا کچھ وقت کے بعد آپ نے کریم بخش کو آواز دے کر کہا کہ فلاں گھوڑی فضل حسین شاہ کو دیدو۔ میں نے ہر چند انکار کیا مگر آپ برابر فرماتے رہے کہ میاں تجھے ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ نے عطا کر ہی دی۔

سید مقبول حسین صاحب (ایف۔ اے) جھانوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ موضع چندر کے جا رہے تھے۔ اور آپ کے ہمرکاب بہت سے لوگ تھے۔ ایک شخص قافلے سے بہت پیچھے میرے ہمراہ تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضورؒ سے تخلیہ میں کچھ عرض کرنا تھا۔ اگر موقع مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ ابھی وہ یہ بات ختم کرنے ہی کو تھا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے گھوڑی واپس پھیر لی۔ اور اُس آدمی کو الگ لے جا کر اُس کی عرض سن لی۔

لابھ دین صاحب حجام بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور مبلغ ۵ روپے نذر پیش کی۔ تھوڑی دیر بعد وہ شخص اجازت لے کر رخصت ہو گیا۔ بعد ازاں آپ بھی اُٹھے۔ اور کچھ دُور چلے

Marfat.com

گئے۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ اگر یہ پانچ روپے مجھے عطا کر دیں تو بہت ہی برکت کا باعث ہوں۔ آپ جب واپس آئے تو وہ روپے مجھے دیدئے۔ اور فرمایا کہ لے لو یہ برکت والے ہیں۔

مولوی فضل الٰہی صاحب ساکن بوعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے رہائشی مکان کے درمیان سے ایک محلے کا پانی گذر رہا تھا جس سے میرے مکان کو بہت نقصان ہوتا تھا۔ میں نے ایک دفعہ اس پانی کا رُخ اپنی طرف سے ہٹا کر ساتھ کی گلی کی طرف کر دیا اور اس میں کسی کا بھی نقصان نہ تھا۔ مگر جس زمیندار کا مکان ساتھ تھا۔ اُس نے پانی بند کر دیا۔ میں نے ہر چند منت وسماجت کی اور لوگوں نے بھی سمجھایا مگر وہ کسی طرح بھی رضامند نہ ہوا تو میں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ انشاء اللہ اس پانی کا رُخ بدل جائے گا۔ اس کے بعد میں آپکے ہمراہ دربار شریف چلا آیا۔ میرے بعد گاؤں میں یہ واقعہ گذرا کہ کسی نے ایک زمیندار کی بکری ماردی اور مُردہ بکری کو میرا پانی بند کر دینے والے زمیندار کی حویلی میں پھینک دیا۔ بکری کے مالک تلاش کرتے ہوئے اُس حویلی میں آئے۔ اور بکری کو مُردہ پاکر اُس زمیندار کو پکڑ لیا اور بکری اُٹھا کر تھانہ کی طرف چل پڑے۔ اُس زمیندار نے نہایت منت وسماجت کی اور کہا کہ بکری میں نے نہیں ماری۔ مگر بکری کے مالک نہ مانے اور کہا کہ بکری مردہ تمہاری حویلی سے پائی گئی ہے۔ آخر فیصلہ ہوا کہ بکری کی قیمت مبلغ نو روپے ادا کر دو اور مولوی صاحب کا پانی کھول دو۔ لہٰذا اُس نے بکری کی قیمت ادا کر دی اور اپنے ہاتھوں سے پانی بھی کھول دیا۔

ایک آدمی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا لڑکا بیمار ہے اُس کے لئے پانی دم کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میاں مومن کے جوٹھے میں شفا ہوتی ہے جا کر مریض کو پلا دو۔ وہ لے گیا۔ خدا کے فضل وکرم سے اُس پانی کے استعمال

Marfat.com

سے اُس مریض کو صحت ہو گئی۔

منشی عبدالرشید صاحب ضلع گورداسپور میں حضور رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ ایک گاؤں میں قیام کیا اور فرمایا کہ یہاں سانپ بہت ہیں بچ کر رہنا۔ رات کو ایک ٹیلے پر قیام فرمایا۔ آپ نے ایک گول لکیر کھینچ کر فرمایا کہ اس کے اندر سو جاؤ۔ جب صبح اُٹھے تو دیکھا کہ لکیر کے باہر سانپوں کے چلنے پھرنے کے بہت سے نشانات تھے۔ مگر ہم آپ کی توجہ کی برکت سے محفوظ رہے۔

ایک دفعہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ موضع بھٹے بیں مستری نظام الدین کے ہاں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہمراہ صوفی تاج الدین بھی تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کہ مسجد کے اندر سانپ ہے۔ فرمایا۔ کچھ فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا کوئی چیز گزند نہیں پہنچا سکتی۔ صبح نماز کے بعد جب چٹائی اُٹھائی گئی تو سانپ مرا ہوا پایا گیا۔

منشی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا کوئی ذریعہ روزگار نہ تھا۔ نہایت تنگدستی سے گذر اوقات ہوتی تھی۔ میں حضور رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور شرف بیعت سے مشرف ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ فکر نہ کرو۔ خدا کارساز ہے۔ چنانچہ چند روز بعد ایک ناواقف شخص مسمی منشی برکت علی نے مجھے بلوا بھیجا۔ اُس کی وساطت سے مجھے سرکاری ملازمت مل گئی۔ اور حضور کی نظرِ کیمیا کے اثر سے میرے دین و دنیا بہتر ہو گئے۔

کشف۔ عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں دربارِ عالیہ میں حاضر تھا کہ حضور نے فرمایا۔ منشی صاحب فلاں گاؤں کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ضلع منٹگمری میں ایک اسٹیشن ہے۔ چند منٹ گذرے تھے کہ ایک اجنبی آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ کہاں سے آئے ہو۔ اُس نے بتایا کہ فلاں گاؤں سے جو کہ ضلع منٹگمری میں ہے۔ گویا مجھے بتایا گیا کہ میرے پاس جو آدمی آتا ہے مجھے خدا کے حکم سے

Marfat.com

اطلاع ہو جاتی ہے۔

صوفی تاجدین صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ میرے لڑکے کا پیشاب بند ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا۔ میں دربار شریف میں حاضر ہوا مگر کچھ نہ کہا۔ بوقتِ رخصت حضور نے فرمایا کہ تاج الدین بچوں کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور راضی ہیں۔ آپ نے جذبے میں آکر فرمایا "کیا راضی ہیں؟"۔ میں نے عرض کیا حضور چھوٹا لڑکا بیمار ہے۔ حضور نے کچھ وقفے کے بعد فرمایا کہ اُس کو زہرباد ہو گیا ہے۔ فلاں فلاں درخت کے پتّے شہد میں ملا کر اُس کو کھلاؤ۔ یہ علاج کیا گیا۔ دو گھنٹے کے بعد اس کو آرام آگیا۔

منشی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضورؒ کے وصال سے ایک روز پیشتر دربارِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضور مجھے ایک کھیت میں لے گئے فرمایا تو بھی ولی بنتا ہے اور اپنے عصائے مبارک سے زمین میں گڑھا بنا دیا۔ پھر فرمایا۔ اس کو پُر کر دو۔ میں نے اُس میں مٹّی ڈال دی۔ یہ دُنیا سے کوچ کرنے کا اشارہ تھا مگر میں نہ سمجھ سکا۔ دوسرے دن حضور کا وصال ہو گیا۔ میں لحد مبارک کھودنے میں شامل نہ ہو سکا۔ مگر مٹّی ڈالنا نصیب ہوا۔

صوفی تاجدین صاحب (کھاریاں والے) بیان کرتے ہیں کہ ریاست جموّں میں حکیم خادم علی صاحب کا ایک رشتہ دار ملازم تھا جو کسی وجہ سے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ تین ماہ کی تنخواہ اور جمع شدہ روپیہ بھی ضبط ہو گیا۔ حکیم صاحب قبلہ کی وساطت سے وہ حضور کے پاس آیا۔ اور التماسِ دعا کی۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ جس کی برکت سے وہ پھر بحال ہو گیا۔ اور ضبط شدہ رقم بھی مل گئی۔ اور تنخواہ میں بیس روپئے اضافہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آدمی مبلغ پانچ روپیہ اور کچھ مصری نذرانہ لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ قربان جائیے۔ آپ کی پاک ہستی پر کہ آپ نے بالکل رغبت ظاہر نہ کی۔ اور نہ ہی نذرانہ قبول کیا۔ یہ تھی آپ کی شانِ استغنیٰ۔

منشی برکت علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں باؤلی شریف حاضر

Marfat.com

اور تین دن رہا اور دل میں خیال تھا کہ اگر تنہائی کا وقت ملے تو حضور سے کچھ عرض کروں کیونکہ مجھے دور دراز کا سفر درپیش تھا۔ محکمہ میں تخفیف ہو رہی تھی۔ اور دوبارہ ملاقات کا امکان دیر کے بعد تھا۔ لہٰذا میں حضور کی خدمت میں رخصت لینے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے فوراً ارشاد فرمایا کہ منشی صاحب مجھے اللہ کے فضل سے سب کچھ معلوم ہے۔ روانگی سے ایک روز پیشتر میرے پاس آنا۔ لہٰذا میں دوسری دفعہ پھر آگیا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ بوقت تہجد شرف باریابی سے مشرف حاصل ہوا۔ منشی عبدالرشید بھی میرے ہمراہ تھے۔ اور یہ آخری ملاقات تھی۔ حضور نے میری گذارشات کو بڑی توجہ سے سُنا اور اپنا پیراہن مبارک اتار کر میرے سر پر رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری نشانی اپنے پاس رکھنا۔ اور سفر میں ٹرنک میں بند کر کے لاری کے اوپر رکھنا اور با وضو لاری پر سوار ہونا۔ اور تخفیف کا خیال نہ رکھنا۔ حضور نے میرے عیال و اطفال پر دست شفقت پھیرا۔ اور فرمایا۔ جاؤ خدا حافظ۔ تم لوگوں کی خدمت کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے کام کرے گا۔ آخری الوداعی نظارہ قابل دید تھا۔ پہاڑی سفر تھا۔ اور راستہ دشوار گذار۔ تین دفعہ لاری پھسلی جس کو نکالتے ہیں کئی کئی گھنٹے لگے۔ لیکن ایک جان کا بھی نقصان نہ ہوا۔ ڈرائیور اور دیگر ہم سفر حیران تھے کہ یہ کس کی برکت ہے۔ حالانکہ ہمارے پیچھے آنے والی لاری اُلٹ گئی۔ اور پانچ چھ جانوں کا نقصان ہو گیا۔ ہم منزل مقصود پر صحیح و سلامت پہنچ گئے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لاری پر سوار ہوں۔ اور حضور قبلہ عالم لاری کو پوری روحانی طاقت سے دھکیل رہے ہیں۔ نیز مجھ سے پُرانے آدمی تخفیف میں آگئے مگر بندہ مستقل ہو گیا۔ یہ سب آپ کی دُعا اور پیراہن مبارک کی برکت تھی۔

مرزا اللہ رکھا صاحب ساکن ایمناباد بیان کرتے ہیں کہ میں نہایت مفلسی کی حالت میں گاؤں چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ جب حضور رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو آپ کی

Marfat.com

خدمت میں مع اہل و عیال حاضر خدمت ہوا۔ اور اپنی مفلسی کی بابت عرض کی۔ حضور میری عرض سن کر آنکھیں بند کر کے کچھ عرصہ خاموش رہے۔ اور آپ کا بدن مبارک پسینہ سے تر ہو گیا۔ پھر آنکھیں کھول کر فرمانے لگے کہ تم یہاں رہنا چاہتے ہو یا کسی اور جگہ۔ میں نے عرض کیا کہ اسی جگہ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے اور تین دفعہ فرمایا "اچھا فکر نہ کرو" اللہ رحم کرے گا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میری حالت اچھی ہونی شروع ہو گئی۔ اور اب بفضل خدا میری حالت آسودہ ہے۔

منشی عبدالغفار ساکن شکفترہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور آپ اپنی مخلوق کو کس طرح پہچان لیتے ہیں۔ آپ خاموش رہے۔ جب موضع سنگھیال میں پہنچے تو ایک شخص آکر ملا۔ حضور نے فرمایا کہ تم چوہدری وڈھا وا ہو۔ تم چالیس سال کے بعد ملے ہو۔ تمہارا گاؤں کوٹلی ہے۔ اور غرض بھی بتلائی کہ تم فلاں کام کے واسطے ملے تھے۔ اس شخص نے تسلیم کر لیا۔ گویا کہ سائل کا سوال حل کر دیا۔

منشی محمد عبداللہ صاحب موضع شکفترہ بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۱۶ء میں داخل سلسلہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد میرے دل میں وسوسہ شیطانی پیدا ہوا کہ استفادہ نہیں ہوا۔ کسی اور بزرگ سے ملیں۔ لہذا سیالکوٹ بہلول دانا کے حضور میں گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ گھر میں سمندر چھوڑ کر ادھر ادھر کس کی تلاش کرتے ہو۔ تب میں روتا ہوا واپس علی پور شریف حاضر ہوا۔ بہت ڈانٹ ڈپٹ ہوئی۔ اور حضور نے فرمایا کہ کسی اور پیر کی تلاش کرو۔ بڑی معذرت کے بعد معافی ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی ہی ماں بچے کو دودھ دیتی ہے۔

پھر ایک جگہ رشتہ کے لئے عرض کیا۔ فرمایا جاؤ اللہ رحم کرے گا۔ کچھ دنوں کے بعد رشتہ ہو گیا اور بیوی نے تبلایا کہ مجھے خواب میں ایک بزرگ صاحب نے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے منشی صاحب تجویز کئے گئے ہیں۔ اس بیوی سے تین چار بچے پیدا ہو کر ضائع ہو گئے۔ لہذا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ شاید اٹھرا کا قصور ہے۔ آپ نے فرمایا

Marfat.com

کا اکھڑا نہیں۔ چنانچہ اب تین بچے خداوند کریم کے فضل و کرم سے زندہ ہیں۔
نبی احمد سکنہ لنگر کے تحصیل نارووال بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئے ایک عرصہ گذر گیا۔ مگر اولاد سے محروم تھا۔ ۱۹۳۳ء میں حضور پرنور ایریاں تشریف لائے۔ تو بندہ اس ارادہ کو دل میں لئے ہوئے حاضر خدمت ہوا۔ آپ اس وقت سنگترہ چوس رہے تھے۔ مجھے بھی آپ نے دو پھانکیں عطا کیں۔ ایک تو میں نے خود چوس لی۔ اور دوسری گھر جا کر بیوی کو دیدی۔ آپ کی دعا سے خداوند کریم نے اولاد عطا فرمائی۔

منشی غلام دین مدرس سکنہ ٹھوبہ ضلع امرتسر بیان کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے کہ عاجز جناب کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دن ایک ہندو مجذوب درویش بعمر تقریباً ۲۰ سال اس غرض سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں اپنے یار کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے آنحضور سے عرض کی کہ بڑی بڑی گدیوں میں گیا ہوں ہر ایک گدی سے یہی حکم ہوتا ہے کہ علی پور شریف جاؤ۔ محلہ مغربی میں ایک بزرگ ہیں جن کا لقب ثانی ہے۔ وہ تمہیں یار سے ملائیں گے۔ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ آپ مسکرا پڑے۔ اور عاجز سے فرمانے لگے کہ منشی جی کریم بخش سے کاٹھے کماد کی پاک شکر لاؤ۔ تاکہ اس درویش کو کھلائیں۔ چنانچہ عاجز آدھ پاؤ پختہ شکر لایا۔ آپ نے ایک مٹھی اس درویش کو دی اور باقی دیگر درویشوں کو تقسیم کر دی۔ اور حضرت صاحب نے مجھے تاکید کر دی کہ شام کو تم اس درویش کو اپنے ساتھ گاؤں میں لے آنا۔ اس وقت درویش کی یہ حالت تھی کہ ایک دم بھی ذکر فکر سے غافل نہ ہوتا تھا۔ ایک گھنٹہ کے بعد علی پور شریف کا ایک مہمان گنڈا رام اتفاقاً حضور کی ملاقات کو آگیا اور سلام عرض کر کے بیٹھنے کے لئے پیچھے ہٹا تو اس درویش نے گنڈا رام کو جذبہ سے کہا کہ تیرے گھر سے اتنے آدمی اور مستورات فوت ہو گئی ہیں۔ پھر بھی تمہیں خدا کے راستے

Marfat.com

ہیں موت کا ڈر نہیں ۔ بندے بنو۔ اور خدا کو یاد کیا کرو۔ وہ اُسی وقت اُس کا معتقد ہوگیا۔ لیکن اُس نے حضرت صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ معتقد ہونے کا سبب یہ تھا کہ اُس نے اُن آدمیوں اور مستورات کی نسبت درست کہا تھا۔ چنانچہ وہ مہاجن روٹی اور دودھ بھی اُس مجذوب کے لئے لایا۔ لیکن اُس مجذوب نے پرواہ تک نہ کی اور کہا کہ باباجی کا ہی کھانا کھاؤں گا۔ شام کے وقت عاجز اُس کو حضرت صاحب کی خدمت میں لے گیا تو آپ نے اُس کو ایک سوکھی روٹی اور تازہ دودھ دیا۔ جب وہ پی چکا تو پھر کہا کہ باباجی یار ملاؤ۔ جب یہ کہہ لیتا تو پھر ذکر فکر میں مشغول ہو جاتا۔ ایک دفعہ اُس نے جذبہ سے کہا کہ باباجی یار ملاؤ تب سائیں مہر شاہ صاحبؒ نے جوش میں آکر کہا کہ میں اُس کو یار ملاتا ہوں۔ چنانچہ جب حضرت صاحب نے سائیں صاحب کی آواز سُنی تو سائیں صاحبؒ کو منع فرمایا کہ میں تجھ سے بہتر جانتا ہوں۔ جب اُس نے ساری رات ذکر میں بسر کی تو نفلوں کے وقت آپ نے عاجز کو آواز دی اور فرمایا کہ اس مجذوب کو وضو کرا کر اندر بھیجدو۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ مجذوب کو حجرے میں بھیجا گیا۔ آپ نے اُس کو بیعت کیا۔ اور تلقین فرمائی۔ اور کہا۔ جاؤ کسی جنگل میں فلاں اسم پڑھا کرو۔ تین ماہ اس اسم کو پڑھو یار مل جائے گا۔ حضرت صاحبؒ کا اتنا فرمانا تھا۔ معلوم نہیں کیا ہوا۔ کہ وہ مجذوب کس وقت نکل بھاگا۔ میں نے یہی کہتے سُنا کہ مل گیا۔ مل گیا۔ اور وہ چلا گیا مگر آپ نے اُس کی آواز کی پردہ پوشی کردی۔

فروری ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے جو منشی غلام دین مدرس تھوبہ ضلع امرتسر فرماتے ہیں کہ میں ماہ فروری ۱۹۳۸ء میں بعارضہ دل بیمار ہوگیا۔ کئی حکیموں سے علاج کرایا گیا۔ لیکن کچھ آرام نہ آیا۔ رات دن چین نہ آتا تھا۔ طبیعت بیقرار تھی۔ سال کی علالت کے بعد ایک دن اتفاقاً حضرت صاحب کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ وہاں آپ نے موت کا ذکر شروع کر دیا۔ اور فرمایا کہ بندہ عاجز ہے۔ موت ہر وقت یاد رکھنی چاہیئے۔

Marfat.com

میں نے عرض کیا کہ حضور میں تو اس بیماری سے عاجز آگیا ہوں۔ مجھے تو اس بیماری سے موت بہتر ہے۔ آپ نے میری یہ حالت دیکھ کر دریافت فرمایا کہ کیا گائے رکھی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور گائے تو کوئی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ فلاں جگہ میری گائے ہے وہ لے جاؤ۔ اور ایک پیالہ مٹی کا لے کر اس میں مصری رکھ کر دودھ دوہ لو۔ اور زمین پر رکھنے سے پیشتر پی لیا کرو۔ انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ میں نے اسی طرح عمل کیا۔ دس بارہ روز کے بعد بیماری جاتی رہی۔

اپریل ۱۹۳۹ء کا ذکر ہے کہ آپ سرہند شریف کو جاتے ہوئے امرتسر میں چوہدری محمد علی صاحب وثیقہ نویس کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ حضور فلاں جگہ ہم نے ایک مسجد بنوانی شروع کی ہے۔ مگر کمیٹی والے بننے نہیں دیتے۔ مقدمہ جاری ہے اور کوئی چارہ نہیں۔ لہذا آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب کرے۔ آپ کی دعا کی برکت سے وہ مسجد ایک سال کے اندر اندر ہی بننی شروع ہو گئی۔ اور نہایت ہی اچھے اسلوب پر مکمل ہوئی۔

منشی غلام الدین صاحب موضع لقوبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ موسم گرما میں دربار شریف کی طرف پا پیادہ چل پڑا۔ مجھے والہانہ عشق نے ایسا مجبور کیا کہ بغیر کچھ سمجھے بوجھے جلدی جلدی چلا جاتا تھا۔ اور گرد وغبار کی وجہ سے راستہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اچانک میں ایک دریا کے کنارے جہاں پانی خوب بہہ رہا تھا جا نکلا۔ میں نے دریا میں قدم رکھ دیا اور دل میں خیال کیا کہ یہاں پانی گہرا نہ ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال تھا کہ میں اپنے آقا کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے دریا سے کیا خوف۔ لہذا میں چلتا گیا قدرتِ کاملہ کی حکمت سے مجھے پانی ایک فٹ سے زیادہ کہیں بھی عبور کرنا نہ پڑا۔ دربار شریف پہنچکر میں نے آپ کی زیارت سے تسکین حاصل کی۔ دوسرے دن میں نے واپس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے رخصت کرتے وقت فرمایا "منشی صاحب

درویش کو زیادہ آزمائش میں نہ ڈالنا چاہیئے" اس طرح پردہ فاش ہوجاتا ہے۔ دریا کسی کے ساتھ عبور کرنا چاہیئے" حالانکہ مجھے کل والا معاملہ بالکل فراموش ہوچکا تھا۔

نیز منشی صاحب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ موضع چندر کے راجپوتاں تشریف فرما تھے۔ اور وہاں سے آپ کا ارادہ مکان شریف جانے کا ہوا۔ کیونکہ وہاں میاں شیر محمد صاحب شرقپوری تشریف لانے والے تھے۔ اور آپ کو اُن سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ منشی صاحب ان کے لئے نذرانہ کیا لے جانا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ اگر شہد خالص ہو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کا خیال مبارک ہے تو انشاءاللہ مل ہی جاوے گا۔ جب رات کا پچھلا وقت ہوا اور آپ ادائے تہجد کے لئے اُٹھے تو اچانک ایک شخص نے باہر سے آواز دی۔ آپ کے حکم سے حجرے کا دروازہ کھول دیا گیا۔ جب وہ شخص اندر داخل ہوا تو اُس شخص کے ہاتھ میں اصلی شہد کی ایک بوتل تھی۔ اُس نے عرض کیا کہ حضور آج عشا کے وقت مجھے مجبور کیا جا رہا تھا۔ کہ خالص شہد کی ایک بوتل لے کر نفلوں کی نماز سے پہلے فلاں جگہ پہنچو۔ یہاں سے اُس جگہ کا فاصلہ چالیس کوس تھا۔ مگر میں حضور کی دعا کی برکت سے چند گھنٹوں میں پہنچ گیا ہوں۔ لیکن پتہ نہیں کہ کس طرح پہنچ گیا ہوں۔ میں نے وہ بوتل لے کر سائیں مہر شاہ صاحبؒ کے حوالے کردی۔ اور آپ نے مکان شریف کی طرف تیاری کردی۔ قافلہ جب دریائے راوی کے کنارے پر پہنچا تو دیکھا کہ دریا طغیانی پر ہے۔ اور ایک گھوڑے والا آدمی غوطے کھاتا ہوا آرہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کشتی نہیں تو ہم بھی دریا کو پیدل عبور کریں گے۔ دریا میں پانی ہر گھڑی بڑھ رہا تھا۔ حضور نے بالکل پرواہ نہ کی اور توکل بر خدا دریا میں قدم رکھ دیا۔ اور سب درویش پیچھے ہو لئے۔ سارے دریا میں کہیں بھی پانی گھٹنوں سے اوپر نہ آیا۔ آپ نے پار اُترتے ہی فرمایا کہ عصر کی نماز

Marfat.com

جلدی پڑھ لو۔ آپ کا یہ ارشاد فرمانا پردہ پوشی کا انداز تھا۔ جب ہم نے نماز سے فارغ ہو کر دیکھا تو دریا میں پانی کناروں تک بہہ رہا تھا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں تین ہفتے رہا۔ جب رخصت چاہی تو آپ نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ منشی صاحب جو کوئی تم کو رشتہ دے۔ انکار نہ کرنا میں یہ حکم سن کر چلا آیا۔ چند روز گذرے تھے کہ مجھے خط آگیا۔ کہ منشی صاحب میں نے آپ کے لئے رشتہ تجویز کیا ہے لہذا آکر قبول کرلو۔ میں اسی وقت روانہ ہوگیا۔ جہاں سے خط آیا تھا وہاں پہنچا۔ نویسندہ مکتوب مولوی محمد دین صاحب تھے جنھوں نے مجھے داخل سلسلہ کرایا تھا۔ میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا انھوں نے تسلیم کیا کہ ہاں خط میں نے ہی تحریر کیا تھا۔ اور بتایا کہ خط لکھنے کی یہ وجہ تھی۔ کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فلاں رات مجبور کیا تھا کہ اپنی لڑکی کا رشتہ منشی صاحب سے کردو۔ چونکہ میری برادری اور تھی لہذا میں سوچ میں تھا اور حیران تھا کہ کیا کروں۔ دوسری رات کو پھر آپ نے فرمایا کہ اس کام کو کردو لہذا میں نے صبح اٹھ کر دو خط مختلف تاریخوں کے تم کو لکھ دیے اب نکاح کرلو۔ لہذا میں نے نکاح کرلیا اور واپس حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ شادی کرلی ہے؟۔

فرمایا وہ بڑا اچھا درویش ہے۔ اور اس کی لڑکی بھی بڑی نیک ہے۔ ایک دفعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سوکاس تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک گاؤں جھبلہ نامی تھا۔ وہاں کے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اس جگہ محصولیوں کی چونگی ہے اور وہ لوگ ہمیں بہت تنگ کرتے ہیں۔ حضور نے چونگی پر جاکر دعا فرمائی۔ ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ دفتر مجوں سے حکم آگیا کہ یہاں سے چونگی اٹھالی جاوے۔ ماتحت افیسر نے بہت زور دیا کہ چونگی نہ اٹھائی جائے مگر حکم کی تعمیل کرنی پڑی۔ اور چونگی اٹھالی گئی۔

حافظ وہاب الدین صاحب موضع منڈی بیان کرتے ہیں کہ بچپن ہی سے میری

Marfat.com

آنکھ پر ایک رسولی تھی۔ ۲۰ سال کا عرصہ گذر گیا۔ اور باوجود علاج کرنے کے مجھے آرام نہ آیا حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے دم کیا۔ رات کو میں نے دم کروایا۔ جب صبح اُٹھا تو رسولی غائب تھی۔ لوگ حیران تھے کہ حافظ صاحب کی رسولی کہاں گئی۔

بھائی عبدالعزیز صاحب موضع سوکاسن بیان کرتے ہیں کہ میرے لڑکے کی ٹانگ پر ضرب آ گئی۔ بلکہ ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور پھر اُس جگہ گھمبیر ہو گیا۔ پورے تین سال گھمبیر رہا۔ بڑے علاج کرائے مگر کوئی آرام نہ آیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہلدی کی گنڈی پیس کر مکھن میں ملا کر کھلا دو۔ حسب الارشاد عمل کیا۔ جس سے مجھے فوراً آرام آ گیا۔

حافظ علم الدین صاحب موضع ڈھوک مرید متصل باؤلی شریف بیان کرتے ہیں کہ ایک بار دریا رچورہ شریف سے واپس آتے ہوئے آپ جہلم اُتر پڑے اور دریا کے کنارے تشریف لائے۔ وہاں ایک افسر بمعہ اپنے خدمتگار کے بیڑی (ناؤ) سے اُترا۔ آپ اتفاقاً ناک صاف کر رہے تھے۔ اُس افسر کے خدمتگار کو ناگوار گذرا اور آپ کے سامنے باتیں بنانے لگا۔ آپ تو خاموش رہے مگر مجھے بہت ناگوار گذرا۔ اور میں نے نوکر کو بہت بُرا بھلا کہا۔ حضور فرمانے لگے کہ حافظ صاحب بہت بُرا کیا کہ تم خفا ہوئے۔ اگر خاموش رہتے تو یہ کشتی نہ رہتی یا ہم نہ رہتے۔ بس خداوند کریم کے فضل سے اگر سیر ہوں تو ایک چھٹانک ظاہر ہوں۔

منشی غلام دین صاحب ساکن تھوبہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۲۱ء میں میری بیوی جس کا رشتہ میرے ساتھ حضور نے بذریعہ کشف کرایا تھا سخت بیمار ہو گئی۔ حتیٰ کہ قریب المرگ تھی۔ میں حضور کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور رمضان بی بی صرف چند روز کی مہمان ہے لہذا حکم کرو کہ بعد از مرگ اُس کی قبر موضع تھوبہ میں بناؤں یا کہ ڈھنگالی میں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُس کے والدین سے دریافت کرنا میں نے

Marfat.com

عرض کیا کہ حضور وہ تو بہت دور ہیں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اس کے والدین سے دریافت کر لینا۔ تین دفعہ آپ نے فرمایا۔ میں سمجھ گیا کہ اس میں کچھ راز ہے۔ جب میں اپنے گاؤں کے قریب آیا تو ایک شخص نے بتایا کہ رمضان بی بی کے والدین اسی وقت کے گئے ہوئے ہیں۔ جب کہ تم دربار شریف گئے تھے۔ گھر آکر اُن سے معلوم ہوا کہ ہمیں حضور کی طرف سے ارشاد ہوا تھا کہ تمہاری لڑکی قریب المرگ ہے لہذا فوراً جاؤ۔

ایک شخص پینتیس برس کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مارے شرم کے حضور کے سامنے نہیں ہوتا تھا کہ شاید آپ مجھے بھول ہی چکے ہوں گے آخر منشی غلام دین صاحب اُسے آپ کے حضور میں لے گئے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تو نے تو ہمیں بھلا دیا ہے۔ مگر میں تجھے نہیں بھولا۔ تمہارا نام محمد عبداللہ ہے۔ فلاں جگہ تو نے بیعت کی تھی۔ وہ شخص شرمندہ ہو کر آپ کے قدموں پہ گر پڑا۔

محمد حسین ولد پیراندتا قوم آرائیں سکنہ کوٹلی لوہاراں مشرقی کا واقعہ یوں ہے کہ اسے خدا کی راہ میں سفر کرنے کے لئے رہبر کامل کی جستجو تھی۔ شب بیداری اور یادِ الٰہی میں تو سرگرم رہتا مگر کہیں داخلِ سلسلہ نہ تھا۔ ایک دو بزرگوں کی طرف متوجہ ہوا مگر تشنگی نہ بجھی۔ آخر اُس نے حکیم خادم علی صاحب سے بھی مشورہ طلب کیا۔ کہ میں کون سے بزرگ سے توسّل کروں اور عرض کیا کہ حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت تھی مگر وہ تو اب دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔

حکیم صاحب نے مشورہ دیا کہ حضرت صاحبزادہ علی حسین شاہ صاحب کے وجود بابرکت کو غنیمت سمجھو۔ محمد حسین کا بیان ہے کہ میں نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رح تشریف لے آئے ہیں۔ اور پاس ہی حضرت صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب کھڑے ہیں۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب کی بیعت ہو جاؤ۔ اور انہیں عرض

Marfat.com

کرو. کہ میرا ہاتھ باباجی کے ہاتھ میں دے دیویں ۔" لہذا محمد حسین علی پور حاضر ہوا اور شرفِ بیعت سے مشرف ہوا۔

قلیل طعام میں برکت

حکیم عبدالعزیز صاحب سوجانپوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ پوئے تشریف فرما تھے۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضور صبح کا کھانا میرے ہاں سوجانپور قبول فرما دیں۔ نیز یہ بھی عرض کیا کہ موضع بھوآ والے سب احباب بھی سوجان پور ہی کھانا کھاویں۔ مگر میاں محمد و دیگر یاروں نے کہا کہ ہم کھانا گھر سے کھا کر سوجان پور میں حاضر ہو جاویں گے۔ لہذا میں نے گھر جا کر ستر آدمیوں کا کھانا تیار کر دیا۔ ابھی صبح نمودار ہو رہی تھی کہ آپ نے فرمایا کیا کھانا تیار ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور تیار ہے اتنے میں بھوآ اور گرد و نواح کے تقریباً تین سو آدمی تشریف لے آئے۔ آپنے تمام اشیاء پر نظرِ رحمت ڈالی۔ اور اپنی چادر مبارک کھانے پر ڈال دی اور تقسیم کرنے کی اجازت دی۔ باوجود سب احباب کے سیر ہو جانے کے تبرک بھی محلہ بھر میں تقسیم کیا گیا اور کچھ کھانا بھی بچ گیا۔ جو ہم نے شام کو کھایا اُس دن آپ کی یہ کرامت دیکھ کر کئی غیر مقلد بھی بیعت ہو گئے۔

بھائی اللہ بخش بیان کرتے ہیں کہ آپ موضع چندر کے تشریف لائے۔ آپکی دعوت کا انتظام میں نے کیا۔ جس میں صرف ایک پائی گندم کا آٹا اور ایک پائی چاول پکائے۔ اور کھانیکے وقت حاضرین کی تعداد ایک سو چالیس کے قریب ہو گئی۔ لہذا آپنے اپنی چادر مبارک ڈال کر کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جو سب آدمیوں کو کفایت کر گیا۔

سلطان محمد از بوعہ کلہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ موضع لگاہ تشریف فرما تھے آپکو چوہدری کیسر خاں نے دعوت دی۔ کھانیکے وقت مجلس میں آدمی زیادہ ہو گئے چوہدری صاحب

Marfat.com

کچھ پریشان ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ فکر نہ کرو۔ خداوندکریم برکت ڈالیں گے۔ آپ نے مولوی فضل الٰہی صاحب کو فرمایا۔ کہ کھانا تقسیم کرو۔ کھانا تقسیم کیا گیا تو سب دوست سیر ہو کر اُٹھے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ منشی گوجر کے ہاں ہوا۔

موضع کھرکڑا تحصیل پسرور کا واقعہ ہے۔ کہ چوہدری احمددین صاحب نے آپ کو مدعو کیا اور دعوت میں صرف پچاس آدمیوں کا بندوبست کیا گیا۔ مگر یکے بعد دیگرے ایک سَو آدمی جمع ہو گئے۔ آپ نے چوہدری صاحب کی فکرمندی پر تسلّی دی اور کھانے پر نگاہ مبارک ڈالی۔ وہی طعام سب کے لئے کافی ہوا۔ ایسے بیسیوں واقعات ہیں مگر سب کا شمار کرنا مشکل کام ہے لہٰذا ان ہی واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت حاجی علمدین صاحب ازچاہ میراں لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۲۹ء میں فریضہ حج ادا کرنے بیت اللہ شریف گیا ہوا تھا۔ وہاں میں نے مقام ابراہیم کے پاس دعا کی کہ الٰہی مجھے کسی برگزیدہ بزرگ کے سپرد فرما دعا مانگ کر میں مراقبہ میں مشغول ہو گیا مراقبہ ہی میں مجھے حضور قبلہ عالم حضرت شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور غیب سے آواز آئی کہ آج سے تمہیں حضرت شاہ لاثانی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ میں جب سفر حج سے واپس آیا تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بیت اللہ شریف والا تمام واقعہ عرض کیا۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ بالکل ٹھیک ہے یہی بیعت ہوتی ہے۔ حاجی صاحب مذکور بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دربار شریف پر حاضر تھا۔ حضور کے پاس ایک مریضہ عورت حاضر ہوئی۔ آپ نے مولوی فضل الٰہی صاحب کو فرمایا کہ مولوی صاحب اس عورت کو فلاں شربت کا نسخہ اور تعویذ دیدو۔ میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ شاید حضرت صاحب نے بھی طب پڑھے ہوئے ہوں گے کیونکہ مولوی تاجدین صاحب لاہوری طب میں ماہر تھے اور وہ نسخے وغیرہ لوگوں کو بتاتے تھے اسی وقت حضور قبلہ عالم رح نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ مستری صاحب ہاں مولوی تاج الدین صاحب طب پڑھے ہوئے تھے۔ مگر آپ کیسے جانتے ہیں۔ کہ

Marfat.com

وہ طب پڑھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا۔ کہ وہ اکثر لوگوں کو نسخے وغیرہ فرمایا کرتے تھے۔ گویا حضور نے میرے دل کا وسوسہ فوراً معلوم فرمالیا۔

اسی وقت میرے دلمیں دوسرا خیال گزرا۔ کہ حضور قبلہ عالم رح کے مال میں برکت بہت ہے شاید پاک پانی کیوجہ ہو۔ کیونکہ مولانا تاج الدین صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمیشہ پانی کا خیال رکھا کرو۔ کیونکہ پاک پانی میں برکت ہوتی ہے۔ تو حضور قبلہ عالم نے میرے دلی سوال کا جواب یوں فرمایا۔ کہ مستری صاحب اگر پانی زمزم کا ہو اور کھانا پکانے والی بی بی بھی صالح ہو مگر جب تک آٹا حلال نہ ہو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۴۱ء میں میں نے کلکتہ میں ایک ٹھیکہ لیا مگر حالات کچھ نقصان دہ پیدا ہو گئے اسی فکر میں تھا کہ ایک رات حضور نے خواب میں فرمایا۔ کہ اسمیں پونے چھ ہزار کا فائدہ ہے آپ گھبراتے کیوں ہو۔ لہذا کام کے اختتام پر ٹھیک پونے چھ ہزار ہی منافع ہوا

نیز بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ دربار شریف حاضر ہونے کیلئے براستہ سیالکوٹ روانہ ہوا تو رات کے وقت قلعہ سوبھا سنگھ ہی اُتر پڑا۔ دو چار آدمیوں نے مجھے کہا کہ راستے میں چوری وغیرہ کا خطرہ ہے لہذا تم اس وقت نہ جاؤ۔ میں نے دل میں آپ کا تصور باندھ کر یہ خیال کیا کہ اگر حضرت صاحب قبلہ عالم دنیا میں میری دستگیری اور حفاظت کو نہ پہنچینگے تو قیامت میں کیا امید ہو سکتی ہے چنانچہ میں علی پور روانہ ہو گیا اور بغیر کسی تکلیف کے رات کے بارہ بجے کے قریب دربار شریف پہنچ گیا۔ صبح حضرت صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے سینہ سے لگا کر فرمایا۔ کہ اس طرح آزمائش نہ کیا کرو۔ نیز بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نہایت عمدہ گرم کشمیری لوئی اوڑھ کر دربار شریف حاضر ہوا۔ حضور قبلہ عالم رح کھدر کی سادہ سی چادر اوڑھے ہوئے تھے میں نے دلمیں خیال کیا۔ کہ یہ لوئی حضور کو پیش کر دوں۔ کیونکہ سخت سردی کا موسم تھا۔ ابھی خیال گزر رہا ہی تھا۔ کہ آپنے فرمایا۔ کہ مستری صاحب لوئی رہنے دو مجھے تو اس چادر میں بھی رات کو گرمی محسوس ہوتی ہے۔

Marfat.com

صوفی محمد الدین صاحب مدراسی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ سرہند شریف تشریف لے جاتے ہوئے ہماری التجا پر مدراس بھی تشریف لائے ۔ اور چار پانچ روز قیام فرمایا حسب الارشاد میں بھی آپکے ہمراہ جانیکو تیار رہا مگر دلمیں خیال آیا کہ گھر میں کوئی اور آدمی موجود نہیں ۔ میرے بعد اہل خانہ کو تکلیف ہوگی ۔ چنانچہ امرتسر سے جب ریل پر سوار ہونیکا وقت آیا تو اکثر عقیدتمندوں کو واپس جانیکی اجازت ہونے لگی ۔ میرے دلی خیال کو آپنے سمجھ کر فرمایا کہ محمد الدین تمہارے گھر کوئی آدمی نہیں لہذا تم واپس چلے جاؤ ۔ مگر میں نے دل ہی میں اس خیال سے توبہ کی تو پھر معاً ۔ فرمایا کہ ہاں تم بھی ساتھ چلو گھر کا خدا حافظ ہے ۔

جو ہے پردے میں مخفی چشم بینا دیکھ لیتی ہے ۔۔۔ زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

دوسرا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک اور آخری جمعہ کا دن تھا میں دربار شریف پر حاضر تھا حضور قبلہ عالم رح لیٹ گئے یہاں تک کہ جمعہ کا وقت قریب ہو گیا اور میرے دلمیں خیال پیدا ہوا کہ آج آخری جمعہ ہے مگر حضور نے کوئی انتظام وغیرہ نہیں کیا اسی خیال میں تھا کہ آپ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ اور مجھے بلا کر فرمایا ۔ محمد الدین آج آخری جمعہ ہے میں نے عرض کیا ۔ کہ بندہ نواز درست ہے پھر فرمایا محمد الدین آخری جمعہ ہے جاؤ حجروں سے سب دوستوں کو بلا لاؤ ۔ اسی طرح آپ بار بار فرماتے رہے گویا میرے قلبی خطرے پر حضور کو اطلاع تھی اور مجھ پر واضح فرما رہے تھے ۔

مجھے راز دو عالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے ۔۔۔ وہی کہتا ہوں جو سامنے آنکھوں کے آتا ہے

سید شمشاد حسین مرحوم بیان کرتے ہیں کہ آپ زنڑ جھتر تشریف فرما تھے ۔ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ہمارے ہاں مدراس بھی تشریف لے چلیں ۔ آپنے فرمایا اچھا دیکھا جائیگا ۔ مگر وعدہ لیکر مجھے خیال پیدا ہوا کہ اگر آپ تشریف لے جائیں گے تو آپکا استقبال کون کریگا اور گھوڑوں کو چارہ وغیرہ کون ڈالیگا ۔ کیونکہ میں اکیلا تھا اسی پریشانی میں تھا کہ آپنے صبح کو لنگاہ کی طرف تیاری فرمالی ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نے تو میرے ساتھ مدراس جانیکا وعدہ کیا تھا اور اب لنگاہ جانے کو تیار ہیں ! آپنے میرے قلبی خطرہ کو صاف لفظوں میں ظاہر فرما دیا ۔ کہ شاہ صاحب

Marfat.com

ہمارا استقبال کون کریگا اور گھوڑوں کو چارہ کون ڈالیگا۔ کیونکہ آپ تو اکیلے ہیں ؎

محبت نے تیری مجھکو لگا دوربیں بخشی
خفی جو چیز ہے مجھکو جلی معلوم ہوتی ہے

اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضور ایک دفعہ موضع راداس تشریف فرما تھے کہ چوہدری محمد الدین جو فرقہ وہابیہ سے میلانِ طبع رکھتے تھے حاضر خدمت ہوئے۔ آپکو کسی کام کے لیے اُٹھنا پڑا۔ تو آپکا تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو گیا۔ صاحب مذکور کے دلمیں فوراً اعتراض پیدا ہو گیا اور بولنے ہی کو تھا کہ آپ نے فرمایا چوہدری صاحب مجھے بواسیر کی شکایت ہے۔ بعض دفعہ تہبند مجبوراً نیچے ہو جاتا ہے اسلئے آپ اعتراض نہ کریں۔ وہ آپکا یہ کشف دیکھکر فوراً آپکے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گیا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

نہ کتابوں سے کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

حضرت صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایکدن کا واقعہ ہے گھر میں کچھ اینٹیں پڑی ہوئی تھیں۔ شام کیوقت آپنے ارشاد فرمایا۔ ان اینٹوں کو اسجگہ سے اُٹھا کر فلاں جگہ پر چن دو میں نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن علی الصبح مراقبہ سے فارغ ہوتے ہی فرمایا کہ علی حسین ایک لکڑی ساتھ لے لو اور ان اینٹوں کو پھر وہیں رکھ دو۔ جہاں سے کل اٹھائی تھیں۔ خیال پیدا ہوا کہ جہاں سے اُٹھائی تھیں اب پھر وہیں لے جائیں۔ مگر بہ پاسِ ادب زبان سے کچھ نہ کہا اور اینٹیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ابھی اُٹھا ہی رہا تھا کہ نیچے سے ایک سانپ نکل آیا۔ جسکو آپنے مروا دیا۔ اب سمجھا کہ اس میں یہ راز تھا۔

نیز بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس دو بھینسیں دودھ دینے والی تھیں۔ ایکدن آپنے فرمایا۔ کہ ایک بھینس گاؤں میں فلاں آدمی کو دے دو مجھے خیال گزرا کہ اگر ایک بھینس دیدی گئی تو پھر ایک کا دودھ دربار شریف کو کفایت نہ کریگا۔ ابھی دلمیں یہ خیال ہی تھا۔ تو آپنے فرمایا کہ خداوند کریم تمہیں اس سے بہتر دیگا۔ چنانچہ دوسرے ہی روز بھائی نور الدین صاحب للیانی والے اُس بھینس سے بھی عمدہ اور اچھی بھینس لیکر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

نیز بیان فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ایکدفعہ سخت گرمی کیوجہ سے گھوڑی کو حویلی سے باہر بندھوایا۔ اور وہ رات کے وقت رسا توڑ کر کہیں بھاگ گئی ہم دو تین دن تلاش کرتے رہے مگر نہ ملی چوتھے روز جب تلاش کرنے کیلئے جانے لگے تو آپنے فرمایا اسکی تلاش چھوڑ دو اگر اسکی قسمت میں ہمارے ہاتھ کا آب و دانہ ہے تو وہ خود بخود آجاویگی چنانچہ دوسرے دن وہ گھوڑی خود بخود آگئی۔

مراتب عالیہ

ملائک کی نظر خیرہ ہے انوار صفاتی سے وہ کیا جانیں قدم انسان کامل کا کہاں تک پہنچا

حضرت سید امیر حسین شاہ صاحب ساکن جھانباں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ ایک سند خط طغرا میں لکھی ہوئی میرے سامنے پیش کی گئی۔ جسکے الفاظ نہایت نور افشاں تھے۔ "وھو ھذا منصب غوثیت و قطبیت سید جماعت علی شاہ لاثانی محلہ غربی علی پور شریف کو دیا گیا"

(مولف) مجھے حضرت قبلہ حکیم خادم علی صاحب نے ایکدفعہ فرمایا تھا کہ حضرت صاحب کو کثرت سے ملتے رہا کرو کیونکہ آپکا منصب قطبیت ہے ایک شخص کچھ دن دربار شریف پر رہ کر گولڑے شریف حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ آپنے دیکھ کر فرمایا بعض لوگ حضرت شاہ لاثانی کے کچے اور سادے حجرے دیکھ کر چلے آتے ہیں۔ حالانکہ وہاں کھلے بہر ذات باری تعالیٰ کی جلوہ نمائی ہوتی ہے

حضرت مولانا مولوی عبدالخالق صاحب کوٹ عبدالخالق والوں کے ایک مرید کو انکی مجلس میں دل میں یہ اندیشہ گزرا کہ فلاں بزرگ کا دنیا میں بہت چرچا اور عروج ہے۔ تو مولانا عبدالخالق نے بذریعہ کشف ہی معلوم کر کے فرمایا کہ تم کو یہ خیال گزرا کہ فلاں صاحب کا دنیا میں بہت عروج ہے۔ ہم تم کو ایک وظیفہ بتاتے ہیں کہ آٹھ روز میں تم اس بزرگ جیسے بن جاؤ مگر کوئی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بن کر دکھائے میں ہر روز انکو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں۔ (اسکو عبدالغنی ولد عبدالکریم موضع ڈگ توت ضلع امرتسر نے بیان کیا۔

Marfat.com

آپکی ولایت محمدی تھی۔ فرمایا کرتے۔ کہ قطب مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہوتا ہے نکتہ رس دماغوں پر ان کے اشاروں سے واضح ہو جاتا تھا۔ کہ آپ ہی قطب مدار ہیں۔ پنجاب کے سب بزرگ اور علمائے کرام آپکی شخصیت کے قائل تھے ہر چہار طریق میں آپکو اجازت تھی مگر دو طریقوں نقشبندیہ اور قادریہ کو آپنے رواج دیا ہے۔ عمر کے آخری حصہ میں قادریہ طریق میں بہت تبلیغ کرتے۔ اگر کوئی صاحب کسی اور طریقہ مثلاً چشتیہ۔ سہروردیہ کا آپکی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اُسے اُسی ہی طریقہ پر تلقین فرماتے۔ اور اتباع شریعت پر زور دیتے

حکیم عبدالعزیز سوجانپوری کا بیان ہے۔ کہ مجھے ایک باطنی معاملہ درپیش تھا جس کی کشود کیلیئے میں کئی شہروں مثلاً لاہور۔ امرتسر اور ملتان وغیرہ کے بزرگوں کے پاس گیا۔ مگر کشود کار نہ ہوئی۔ دو ایک بزرگوں نے عمل تو بتائے مگر وہ بہت مجاہدہ و ریاضت طلب تھے۔ آخر حضور شاہ لاثانی رح کے در اقدس پر آ کر آپ نے فرمایا با وضو ہو کر پاک بستر پر سویا کرو میں نے عمل کیا اور تین دن کے بعد ہی وہ معاملہ درست ہو گیا۔

آپ زیر تجلی اور مشاہدے میں رہتے تھے۔ آپ ملاحت و صباحت یعنی کمالات ظاہری و باطنی ہر دو وصف سے متصف تھے۔ ایسا ولی ہزاروں میں ایک ہوتا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے۔
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تمام عمر متکبر امراء اور رؤساء سے بے اعتناء رہے اور حکومت کے اعزاز و خطابات و درباروں وغیرہ سے مستغنی۔ سوائے حق کے کسی سے مرعوب نہیں ہوئے اور نہ ہی عزو جاہ کی خاطر کبھی کلمۂ حق کو پوشیدہ رکھا۔

قوموں کی تقدیر وہ مرد درویش
جسنے نہ ڈھونڈی سلطان کی راہ

Marfat.com

ارشادات گرامی

(حضور کے مندرجہ ذیل ارشادات گرامی غلام قادر موضع بوہا والوں سے منقول ہیں چونکہ دیر کے بعد وصول ہوئے۔ اسلئے باب ملفوظات میں درج نہ ہوسکے)

(۱) فرمایا فقیری بہت مشکل ہے اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو شاید میں ادھر رجوع نہ کرتا

(۲) ایک آدمی نے وضو کرتے ہوئے بیساختہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگایا۔ پاس ہی ایک مولوی کھڑے تھے اُنہوں نے کہا۔ کہ یہ کلمہ یعنی "یا" تو حاضر ناظر کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس شخص نے یہ واقع حضور سے عرض کیا۔ آپنے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ میں حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے نام کا بھی ورد کرتا ہوں۔

(۳) چند دوستوں میں فرقہ وہابیوں کے متعلق کچھ تکرار تھی اور ان میں ایک مولوی بھی تھے جو وہابیت کے طرفدار معلوم ہوتے تھے۔ آپنے مولوی کو بلا کر فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ۔ پڑھی اور مولوی صاحب کو فرمایا۔ اس آیت کے کیا معنی ہیں؟ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جو خدا اور رسول کے درمیان فرق کرے۔ وہ کافر ہے۔ اس مولوی نے کہا۔ کہ ہاں یہی معنی ہیں اور شرمندہ ہُوا۔ آپ نے مولوی صاحب مذکور کی پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ آپ مجھے بہت اچھے معلوم ہوتے ہو۔ اس لئے یہ نقص دُور کر دو۔ پھر فرمایا۔ مگر یہ دور نہیں ہُوا کرتا۔

Marfat.com

۴ ایک دفعہ آپ آگ سینک رہے تھے اور چند دوست بھی پاس حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا سے اس طرح کام لینا چاہیئے۔ جس طرح میں اس وقت آگ سے لے رہا ہوں یعنی اسکو سینکنے کی بجائے اگر اپنی جھولی میں حرص کر کے ڈال لوں۔ یا اس کے بیچ ہاتھ اور کپڑا ڈالوں۔ تو کیا جل نہ جاؤنگا یہی مثال دنیا کی ہے جس نے زیادہ حرص کی اس نے اپنا دین برباد کیا۔

۵- میں دربار شریف پر حاضر تھا اور خیال آیا۔ کہ میرے دشمن میری فلاں جگہ پر قبضہ نہ کر لیں۔ آپنے خطرۂ دل سمجھ کر فرمایا۔ کہ اللہ پاک فرماتا ہے۔ تو میرا نام لے اور اپنے دشمن میرے ذمہ رہنے دے۔

(۶) ایک دفعہ فرمایا۔ کہ اللہ کے بندوں کے نکتے ہوتے ہیں۔ دنیا کے زائد پکڑے اور دین کے مستحب بھی نہ چھوڑے۔ پھر فرمایا۔ سمجھے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ نہیں۔ تو فرمایا۔ کہ دنیا کا فرض تو یہ ہے بدن کا ڈھانپنا۔ اگر زیادہ خرچ کرے تب بھی بدن ہی ڈھانپنا ہے اور سادگی سے بھی یہ کام چل جاتا ہے

(۷) فرمایا درویشی بہت کٹھن ہے۔ تصور باندھ باندھ کر ذکر کرنا چاہیئے

(۸) فرمایا۔ جس کے بدن پر کپڑا موٹا ہے اس کا ایمان بھی موٹا۔ جس کے بدن پر کپڑا باریک اس کا ایمان بھی باریک۔

(۹) فرمایا جو دم غافل جاتا ہے وہ قیامت کے دن باعث افسوس ہوگا

(۱۰) درویش کیلئے پیٹ بھر کر کھانا حرام ہے۔

(۱۱) فرمایا۔ پچھلے پہر سفر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قدرت الہی سے زمین سمٹ جاتی ہے۔

(۱۲) فرمایا جس کے گھر کا پانی بھی پیا جائے۔ اس کے لئے دعا کرنی چاہیئے

Marfat.com

(۱۳) فرمایا لین دین کے معاملہ میں تحریر وغیرہ ضرور ہونی چاہیئے۔ اگرچہ باپ بیٹا بھی کیوں نہ ہوں۔

(۱۴) فرمایا ہر ایک کام میں اوسط مدنظر رکھو خیر الامور اوسطہا

(۱۵) فرمایا۔ اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ میرا مرشد فلاں طرف ہے۔ تو اس طرف نہ پیٹھ کرکے بیٹھے نہ تھوکے نہ پیشاب وغیرہ کرے۔

(۱۶) فرمایا ولی اللہ جب تک دنیا میں زندہ رہتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے تلوار میان میں۔ اور جب دنیا سے سفر کر جاتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ننگی تلوار جسنے مدد چاہی اسی کا مقصد پورا ہوا۔

(۱۷) فرمایا۔ ہر وقت باوضو رہنا باعثِ برکت ہے۔

(۱۸) ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور مراقبہ کرنے میں لطف نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا۔ نوکر کا کام حکم ماننا اور کام کرنا ہے مزے اور لطف سے کیا غرض!

(۱۹) فرمایا اپنی نگاہ قدموں پر رکھو اور چلتے پھرتے اللہ اللہ کہو

(۲۰) اللہ پاک کسی کی محنت ضائع نہیں کرتے۔

(۲۱) فرمایا دربار پہ جو چیز آتی ہے خواہ وہ ایک پیسہ کی ہی ہو مجھے آگاہ کیئے بغیر استعمال نہ کیا کرو۔ کیونکہ مجھے اس کے لئے کچھ محنت کرنی پڑتی ہے (یعنی لانے والے کیلئے توجہ یا دعا وغیرہ)

(۲۲) فرمایا بندہ جس وقت وضو کرتا ہے فرشتے پردہ کر لیتے ہیں۔ اور جب وضو میں گفتگو کرے تو پردہ اٹھا لیتے ہیں

(۲۳) فرمایا۔ دعا دو زانو ہو کر الحاح وزاری کیساتھ مانگا کرو۔

(۲۴) فرمایا بخیل کی دعوت بیماری ہے اور سخی کی دعوت علاج۔

(۲۵) فرمایا جو کم کھائے کم سوئے اور کم بولے اس کا نفس مرجاتا ہے۔

Marfat.com

۲۶ جو شخص ہر ایک سے میل جول رکھتا ہے۔ اس کا دین خراب ہو جاتا ہے ۔

(۲۷) فرمایا جمعہ کے دن دیگر کے بعد ایک گھڑی ہے۔ جس میں ہر جائز دعا قبول ہوتی ہے ۔

(۲۸) فرمایا۔ آدمی کو جب ہر طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے۔ تو پھر درویشی اختیار کرتا ہے اور اہل اللہ کے پاس جاتا ہے۔ اگر پہلے رجوع کرے تو کیا اچھا ہو ۔

(۲۹) فرمایا۔ خوش طبعی کسی کے ساتھ کی جاوے۔ تو اگر وہ خوش ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔

(۳۰) فرمایا۔ جو شخص حرام کھاتا ہے۔ اور عبادت کرتا ہے۔ تو اس کو کچھ نفع نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آٹا تو حلال لائے اور پانی حرام سے گوندھ کر پکائے۔ تو تمام کھانا حرام ہو جاتا ہے ۔

(۳۱) فرمایا۔ جو کوئی بندے کا احسان نہیں جانتا۔ وہ خدا کا بھی احسان نہیں جانتا۔

(۳۲) فرمایا اوپر والی چادر بطور تہبند استعمال کرنا منع ہے ۔

(۳۳) کسی کے گھر مہمان جاؤ تو وقت پر جاؤ تاکہ اسے بوجھ معلوم نہ ہو ۔

(۳۴) فرمایا اگر کسی نیک گھرانے سے کوئی بزرگ دنیا سے سفر کر جائے تو اس کے گھر والوں کا بھی ادب کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ کچھ نہیں جانتے۔ میاں لحاظ تو اسی بزرگ کا ہے

(۳۵) فرمایا۔ دل کو عجب ریا اور خیالات فاسدہ سے پاک وصاف کر کے اللہ پاک کا جو اسم بھی پڑھا جائے وہی اسم اعظم ہے ۔

(۳۶) جو چیز بغیر مانگے ملے تو وہ اللہ کی طرف سے سمجھے اور جو حرص سے مانگ کر لے وہ حرام ہے۔

Marfat.com

باب پنجم وصال شریف

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقام حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحان ثبات (اقبالؒ)

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے لاثانی بشر تھے کہ جنکی مثال شاید ہی مادر ایام صدیوں میں پیدا کر سکے۔

ہوتا ہے کوہ ودشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جسکا فقر خزف کو کرے نگیں

مگر قانون قدرت سے کسی فرد وبشر کو مفر نہیں کُلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت کی مئے تلخ کو ایک نہ ایک دن چکھنا ضرور ہے۔ کوئی ولی ہو یا قطب سب اسی باب سے گزر کر معبود حقیقی سے واصل ہوتے ہیں۔ اور قید آب وگل ورنج وراحت اور قرب وبُعد وغیرہ سے آزاد ہوکر عالم روحانی میں منتقل ہوتے۔ اور ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں اور بے شمار اور دور از وہم وگمان نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں۔ جس پر قرآن کریم کی نص برہان قاطع ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

وہ لوگ جو راہ اللہ میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور صراط مستقیم پر ہی قائم رہتے ہوئے داعئ اجل کو لبیک کہتے ہیں۔ ہم ان کی اس

Marfat.com

رحلت اور انتقال کا مفہوم "موت" نہیں لے سکتے۔ ایسی برگزیدہ ہستیوں کی وفات کو لفظ موت سے تعبیر کرنا ظلم ہے۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون۔

اولیاء اللہ اس زندگی میں بھی عالم روحانی کے مکیں ہوتے ہیں۔ صرف ان کا وجود ظاہری عالم ناسوت میں ہوتا ہے ورنہ ان کا دل ہر وقت مشاہدے میں ہوتا ہے اور وہ عالم ملکوت ولاہوت کی سیر کرنیوالے ہوتے ہیں لیکن جب وہ اس زندان دنیا سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ تو ان کی پرواز پہلے سے کئی درجہ بڑھ جاتی ہے اور روحانی طاقت بہت وسیع ہو جاتی ہے۔ اور ان کی روح آزاد ہو کر محبان اخلاص کیش کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ لہذا ایسی مبارک ہستیوں کو مردہ تصور کر کے خود کو فیضان سے محروم نہ کر لینا چاہیے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

جن لوگوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کو حیات طیبہ کا مالک یقین کر لیا ہے۔ اور دل کی آنکھوں سے غفلت اور تعصب کے حجابات دور کیے ہیں وہ ضرور فیض باطنی سے مشرف ہوتے ہیں۔ اگر سو لائے کل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہوں اور ان کا پرتو ہر دو عالم پر نہ ہو۔ اور اولیائے کرام اسی آفتاب سے اقتباس نور نہ کرتے ہوں۔ تو زمانے میں یقیناً ظلمت و کفر و ضلالت چھا جائے۔ اس حقیقت کا انکار سوائے ان لوگوں کے کسی نے نہیں کیا۔ جن کو خداوند کریم نے علم باطن سے محروم

Marfat.com

رکھا ہے۔ اور وہ نفس کے پیچاک میں اُلجھ کر رہ گیے ہیں۔

رسائی نہیں عالمِ ہُو میں اس کی　　　گذر خاک پر ہے نظر خاک پر ہے

یہ باعث ہے اُلفت کا اس خاکداں کی　　　کہ وہ عالم پاک سے بے خبر ہے

گر نورِ محبّت سے منور ہو نہ سینہ
فطرت کے یہ اسرار بتا میں نہیں سکتا

اِس حقیقت کے واضح کرنیوالے علمائے ربانی بے شمار دنیا میں آئے جنہوں نے علم ظاہری و باطنی اور حال و قال سے دنیا پر یہ اسرار منکشف کیئے ہیں۔

گر نہ بیند بہ روز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

دیگر۔ انبیار اور اولیار کی حیات پاک کا مقصد تعلیم حقہ اور قانونِ الٰہی کی پیروی ہوتا ہے۔ دراصل ان کی زندگی دینِ الٰہی کی تبلیغ ہوتی ہے۔ ان کی حینِ حیات میں بھی اور بعد از موت بھی ہمیں ان کی پیروی کی اشد ضرورت ہے حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی پاک زندگی کا لمحہ لمحہ قلبِ بصیر اور چشم بینا کیلئے درسِ عمل تھا۔

اور اب بھی اِن کی تعلیم عمل کرنیوالوں کیلئے عام ہے۔ اور باطنی اسرار و معارف بھی اپنے عقید تمندوں میں القا فرما دینے کے علاوہ اپنے حقائق و معارف اور کمالاتِ ظاہری و باطنی کا مظہر اتم ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ (عیاں راچہ بیاں) یعنی عزیزاں با اخلاص کو اپنے ظل رحمت سے خالی نہیں چھوڑ گئے۔ لہذا اِس اعتبار سے بھی آپ حیات جاوید کے مالک ہیں۔

اب میں آپ کی رحلت یعنی عالم روحانی میں منتقل اور محبوب حقیقی سے

Marfat.com

واصل ہونیکے واقعات بیان کرتا ہوں۔

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مبارک ۱۹۳۹ء کے آغاز ہی سے قدرے ناساز رہتی تھی۔ لیکن صاحب فراش نہیں ہوئے۔ اور سلسلۂ تلقین وارشاد پہلے سے اور زیادہ جاری رکھا۔ رفتہ رفتہ آپ کی مبارک صحت کمزور ہونی شروع ہوگئی۔ مگر آپ نے اپنے معمولات میں فرق نہیں آنے دیا۔ اور اوراد و وظائف میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دی ان ایام میں آپ اولیائے کرام اور اہل بیت کے اوصاف اکثرت سے سنتے تھے یوم وصال سے صرف تین دن پہلے صاحب فراش ہوئے اور پنجشنبہ کے دن پچھلے پہر معاً فرمانے لگے ایک دو تین۔ اور اسی حساب سے دست مبارک کی انگلیاں بندکر کے کھول دیں۔ دو دفعہ آپنے یہی پر اسرار الفاظ بیان فرمائے اور خاموش ہوگئے۔

یوم وصال شریف

وصال شریف کے روز آپ کچھ دن چڑھے کھیتوں کی طرف تشریف لے گئے اور واپس آکر ایک مکان میں داخل ہوگئے اور فرمایا کہ " مجھے کوئی نہ بلائے" اور ذکر بالجہر میں مشغول ہوگئے۔ دوپہر کے وقت عرض کیا گیا کہ حضور کھانا حاضر ہے۔ مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ لیکن جب نماز ظہر کے متعلق عرض کیا گیا۔ تو آپنے پاک مٹی طلب کر کے تیمّم فرمایا اور پھر حالت استغراق میں ہوگئے۔ اور عصر کیوقت بھی اسی حالت میں پاک مٹی طلب کر کے تیمّم فرمایا اور بدستور حالتِ استغراق میں رہے اور پھر غروب آفتاب کے بعد ذکر بالجہر میں مشغول ہوگئے اور وجد میں آگئے پھر تھوڑی دیر کے بعد اللہ اللہ کا ورد شروع کر دیا پھر خاموش ہوگئے اس کے بعد تیسری دفعہ آپ کو جذبہ

Marfat.com

ہوا۔ اور اسم ذاتِ اللہ اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے آپ نو بج کر پانچ منٹ
واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

زندگانی نتواں گفت حیاتیست مرا
زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

آہ

ہند کے سارے جواہر جسکے آگے ماند تھے
آہ! وہ انمول، وہ لاثانی گوہر چل بسا
وہ کہ جسکی ہر ادا تجدید شان رفتہ تھی
سیرت بسطامیؒ و بوذرؓ کا مظہر چل بسا

بروز یک شنبہ بتاریخ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ المقدس مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء عیسوی بروز اتوار آفتاب کے غروب ہو جانیکے بعد جبکہ افق سے سفیدی زائل ہو چکی تھی۔ تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اسم ذات کے نعرے لگاتے ہوئے فنا فی الذات ہو گئے

مگر آپ کی اس روپوشی نے اور اس جمیل تبسم نے جو آپ کے نورانی چہرے پر عیاں تھا۔ نہیں معلوم کتنے ہزار عقیدتمند فرزندان توحید کو خون کے آنسو رلا دیا۔ اس وقت علی پور شریف کی فضا گریہ زاری اور نالہ و شیون سے معمور اور سب عزیزوں کے شیشۂ دل بارِ غم و اندوہ سے چور تھے۔
آہ ایسا کیوں نہ ہوتا آپ اسلام و روحانیت کے وہ بطلِ جلیل تھے۔ جن کی مثال صدیوں تک عنقا رہیگی۔

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایراں وہی تبریز ہے ساقی

Marfat.com

دوسرے دن بتاریخ ۷ اشعبان المعظم سوموار اطراف و اکناف پنجاب میں یہ خبر دفعتاً پھیل گئی۔ آپ کے متوسلین اور عزیزوں کا جم غفیر جمع ہو گیا۔ بطریق سنت آپ کو غسل دیا گیا۔ اور عین سنت کے مطابق تجہیز و تکفین کی گئی

نماز جنازہ حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے تین جنازے ہوئے۔ پہلا جنازہ آپ کے خلیفہ مجاز حضرت سید چراغ شاہ صاحب مرالڑے والوں نے پڑھایا۔

دوسرا جنازہ۔ آپ کے مخلص دوست حضرت قبلہ مولانا مولوی محمد حسین صاحب پسروری نے پڑھایا۔

تیسرا جنازہ۔ آپ کے پیر بھائی اور ہم عصر دلی حضرت قبلہ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری محلہ مشرقی نے پڑھایا اس کے بعد آپ کو منزل ہستی کی آخری آرام گاہ لحد مبارک میں اتارا گیا۔

مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سبکو
لحد میں چھپ گیا اے وائے قسمت ماہ کنعانی

علی پور شریف کی مبارک زمین میں آپ کا روضہ اطہر مہبط انوار و اسرار ہے اور فیضان الٰہی کا سرچشمہ ہے۔ ایسے اولیاء اللہ کے مزاروں کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں کہ "مظہر عون الٰہی ہیں"

شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ارشادات

(۱) مولوی فضل الٰہی صاحب اور حافظ غلام مرتضٰے شاہ صاحب خدمت

Marfat.com

ہیں حاضر تھے حضور نے آیتہ کریمہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ زخرف) تلاوت فرمائی۔ اور اس کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ خداوندِ پاک نے روزی لوگوں میں تقسیم فرما دی ہے۔ لیکن انسان کو قناعت کسی طرح حاصل نہیں۔ حالانکہ تمام بزرگانِ دین اور علمائے دین متبین حرص چھوڑنے اور قناعت اختیار کرنے کی تلقین فرما گئے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔

(۲) مولوی فضل الٰہی صاحب حاضر خدمت تھے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب شریعت کی پابندی کو مقدم سمجھنا۔ خواہ اہلِ دُنیا اس سے ناراض ہو جائیں۔ کیونکہ خداوندِ پاک اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سب سے بڑی سعادت ہے۔

(۳) فرمایا۔ جمعہ کا دن نہایت اہتمام سے بسر کیا کرو۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے۔ جس میں خداوند پاک اپنے بندوں کی درخواستیں کثرت سے منظور فرماتا ہے۔

(۴) مولوی فضل الٰہی صاحب کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ مولوی صاحب حلال کی روکھی سوکھی روٹی پُر تکلف مشکوک کھانوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۵) سیالکوٹ کا ایک نوجوان جو غالباً ایم۔ اے پاس تھا۔ حاضر ہوا اور بے روزگاری کی شکایت کی۔ حضور نے اُسے تسلّی دی اور کوئی۔ وظیفہ تلقین فرمایا۔ آخر میں فرمایا۔ کہ اگر دین کا علم سیکھتے۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ دنیا اور عاقبت دونو سنور جاتیں۔

(۶) مستری نظام الدین صاحب روشندان بنا رہے تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ میاں نظام الدین افسوس دُنیاوی کام کیلئے آپ کو بلانا پڑا۔

Marfat.com

اگر دین کام کیلئے بلانے کا موقعہ ملتا۔ تو آپ کو بھی فائدہ پہنچتا۔ اور مجھے بھی اجر حاصل ہوتا۔ گویا حضور نے حاضرین کو سمجھایا۔ کہ دین کی خاطر جمع ہونا موجب ثواب عظیم ہے۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

آسمان سجدہ کند سوئے زمینے کہ برو
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

قطعات تاریخ وسن وصال قبلۂ عالم حضرت شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ

بہت سے احباب نے آپ کے وصال پر قطعات لکھے تھے جن میں سے صرف چند یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

وہ ماہِ منور چھپا جب زمین سے
طلوع شد بر آفاقِ جنت نعیما

تجلّی جو دیکھا تو فلکی پکارے
شہِ ثانی آمد بقلبِ سلیما

بہشتی پکارے سلامٌ علیکم
ملائک برافلاک قولاً کریما

نبیؐ نے جو تحفہ گزارا یہ کہہ کر
کہ الفقر فخری عزیزٌ رحیما

تو فرمانِ تاریخی صادر ہوا یہ
کہ صاحبِ کلہ ناز فوزاً عظیما

نبشّر لھم عیشۃٌ راضیۃٌ
فروح و ریحان وجنّت نعیما

۱۳۵۸ھ

(۲)

وہ محبوب حق اور نبیؐ کا پیارا — وہ قطب زماں بے کسوں کا سہارا
وہ السّابقون المقرب کا ثانی — قلیلٌ مِنَ الاٰخرین کا اشارا
وہ حضرت جماعت علی شاہ ثانی — شکستہ ہمہ بند دار الفنارا
چوں ثابت نمودہ بقا با الخدارا — و تسخیر کردہ مقام رضا را

تو ارجعی الی ربّکِ راضیۃ سنہ ۱۳۳۹ھ
بہ لطف و محبت خدا نے پکارا

سیّد غلام حیدر شاہ صاحب از کرنو شریف

قبلہ حضرت جماعت علی ثانی — ثانی اثنین بس علیؓ ثانی
سالک مسلک طریق ہدیٰ — کردے دلہا بہ نظر نورانی
عاشق خاندانِ لحاظوی بود — نیز شیدا امام ربانی
واقفِ رمزہا وجود شہود — شاہ باز عروج عرفانی
آہ آں ہادیے رہ عرفان — رخت بر بست زیں جہاں فانی
حسرت و یاس بر دل یاراں — آہ محبان کہ بودہ اش جانی
چونکہ میکرد یاد رضوانش — بہر زیارت جمیع رضوانی

سالِ وصلش بدیں ست رضوانش
از دلِ یاد حیدر ارخوانی

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر حضرت مولانا مولوی محمد احمد صاحب

(خطیب مسجد وزیر خاں لاہور)

وہ صوفیٔ ثانی علی پور والا — گیا یوم یکشنبہ سوئے اللہ

Marfat.com

نماز عشا پڑھ کے فارغ ہوا — غلاموں میں برپا تھا بس شور آہ
تھی شعبان کی سولھویں شب سیاہ — نزولِ قمر تھا بحالِ تباہ
کہی مرغِ قدسی نے تاریخ رحلت — تھا مردِ سخنداں جماعت علیشاہ

۱۹۳۹

دیگر

برفت از جہاں آں علی پور ثانی — بوقتِ عشا سوئے غفران گاہ
بیکشنبہ تاریخ ششدہ بود — بہ شعبان شدہ او حبیب الہ
شب وصل با اسم تاریخ اولے — مریداں گریاں بحالِ تباہ
بگفت ہاتف غیب تاریخ رحلت — کہ گلزار معنی جماعت علیشاہ

۱۳۵۸

عابد حسین برتھوی

دریغا! زیں ولا زاری دریغا — دریغا! زیں جگر خواری دریغا!
نخواہم بے جمالش زندگی را — بملکِ جاوداں پائندگی را
نہالِ عمر بے برگ است بے او — حیات جاوداں مرگ است بے او
بقانون وفا نیکو نباشد — کہ من باشم بگیتی او نباشد
نمی خواہم کزدیک سو نشینم — جہاں را بے جمال او بہ بینم

چہ آسائش دراں گلزار ماند؟
کزو گل رخت بندو خار ماند

ازمولوی محمد عبدالرشید صاحب محبوب الرقم عادلی

ثانی صاحب آں امام المتقیں — راہ نمائے عابدین و زاہدیں۔
چوں بعقبے نقل از دنیا نمود — جملہ احبابش شدہ اندوہگیں
گفت ہاتف بر وصالش از سما — کعبہ اہل فہم در خلدِ بریں

۱۳ ھ ۵۸

ابوالممتاز مرزا محمدؐ حسین رحمانی از خربوزہ ریاست جمّوں

حسب فرمائش عبدالعزیز صاحب

جہاں میں ہر طرف ہے آج کیا اندھیرا سا چھایا
خوشی اور خرمّی کا وقت بھاگا غم کا دور آیا
گئے دنیائے فانی سے سفر کر حضرتِ ثانی
رہی احباب کے دل میں پریشانی سے حیرانی
نہ کوئی مونس و ہمدم ہمارا نے سہارا ہے
فقط مرشد مربّی کا تصوّر میں نظارا ہے
اگرچہ عرف تھا ثانی حقیقت میں تھے لاثانی
زمانہ میں تھے اک سرچشمۂ فیضانِ رحمانی
گئے اک زدن میں فرش سے عرش معلاّ پر
ملے حق سے وہ موسیٰ کی طرح طور تجلاّ پر
شب دوشنبہ اور سترہ تھی شعبان المعظّم کی
سواری جب چلی نسبت سے سلطان المکرم کی
شفیع المذنبین سے جب ہے اصل نسل ذات اُن کی
شفیع المذنبین ہے سالِ تاریخِ وفات اُن کی
جو اکتوبر کی دو سن عیسوی ہو مدعا تیرا
کہو مرشد ہمہ خلقِ خدا ہے پیشوا مرا
عزیزا ۔ سولاں اسوج کا اگر سمّت ضروری ہو
معظّم شیخ گوی گننے سے تاریخ پوری ہو

Marfat.com

حضرت سلامت — ملجائے غریباں

سنہ ۱۹۳۹ء — ۱۳۴۷ فصل

فخرِ سادات ۔ پیر جماعت علی شاہ اعجاز نہاد انار اللہ برہانہ

۱۳۴۶ بنگلہ — ۱۹۳۹ء

درصفت توشیح کشاف ۔ ابن المجید حبیب زمانہ سجادہ نشین تجارہ

۱۹۳۹ء — ۱۳۵۸ھ

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی { ہر دو جگہ یائے حذف کرکے }

سمت ۱۹۹۶ بکرمی

از محمد خلیل صابر بی ایس سی علیگ فقیر عابدی

ناظم انچارج رام گڑھ

۶ و ۔ واقف نے دی ندا کہ خبر ہے تمہیں خلیل

۹ ط ۔ طاری ہے کیوں دلوں پہ یہ رنج و الم محن

۹۰ ص ۔ صدمہ ہے پیر خواجہ جماعت علی کا یہ

۳۰ ل ۔ لاریب جو کہ صوفی صافی ہے شہ زمن

۹۰۰ ظ ۔ ظلمات دہر سے گئے سوئے بقا جناب

۹۰۰ ظ ۔ ظاہر ہیں چاک ہو گیا ہستی کا پیرہن

۱۰۰۰ غ ۔ غامض خلیل ہے سن ہجری بقلب عنب

۱۰۰۰ غ ۔ غلماں نے خوش قماش کہا سال پرشین

سنہ ۱۹۳۹ء — سنہ ۱۳۵۸ھ — ۱۳۴۸

چند ابیات پنجابی

(از قلم گوہربار سید عبدالمجید شاہ صاحب ریاست جموں مقیم لاہور)

سوہنا پیر علی پور والا ثانی جسنوں کہندے
شاہ جماعت شمش ہدایت چمکیا چڑہدے لہندے
کامل اکمل وچ ولایت لاثانی اوہ ثانی
زہد ریاضت وِچ سخاوت کوئی نہ اُس دا ثانی
صدیق صفا دا اوہ مجسمہ حسن، خلق وچ پورا
رہن نہ دتا وِچ شریعت کوئی کم ادھورا
پاس شریعت۔ راس طریقت۔ طے حقیقت کیتی
غوطہ معرفت دے وِچ لایا پایا قرب حقیقی
دسیا راہ شریعت والا خلقت رستے پائی
بدکاراں اشراراں کیتیاں گردن آن لڑائی
گھر گھر چانن لایا حضرت دور کیتی گمراہی
ظلمت وچوں کڈھ خلقت نوں بخشی نور صفائی
نظر کرمدی جنہوں پاوے۔ کوٹ کفر دے توڑے
شرک کفر نوں کڈھ دلاں تھیں رتی میل نہ چھوڑے
سوہنا سورج چندوں ودھکے مٹھے بول سناوے
سنگدلاں نوں نظر کرم تھیں پلو پچ موم بناوے
غلبہ شوق لقا الہی دُنیا تھیں دل چایا

Marfat.com

ہونناوچ ذات حقانی دِل دا مقصد پایا

اللہ اللہ گفت و اللہ راست کرد　　اندرین اللہ روح پرواز کرد

یکنفس غافل نشد از ذکر دوست　　ہر زماں پیہم دواں در فکر دوست

اک دن بیٹھے یاراں اندر مجلس خوب سجائی

نبرال سی شعبانوں اس دن تے پنجشنبہ سائی

سال اٹھونجہ ہجری والا ہجرت دا پیغامی

بھیس وٹا اسرار ازل دا ہویا آن سلامی

اک دو۔ تن فرمایا حضرت منہ تھیں دوتڑے داری

راز نہ پایا یاراں اُس دا ایہہ کلمے اسراری

اِس تھیں پچھے تن دن گذرے جاں یکشنبہ آیا

ہو گیا ظاہر حضرت نے سی جیہڑا راز چھپایا

یعنی اوہ محبوب ربانی دنیا چھوڑ سدھایا

تِن دن پہلاں حضرت صاحب جیویں سی فرمایا

پردہ پوش ہوئے ہن حضرت سا تھیں مکھ چھپایا

وعدہ کُلُّ نفسٍ والا پورا کر دکھلایا

اے ہہ سوہنی صورت زیبا آوے یاد جداہیں

بے وس ہو کے زورا زوری باہر آون آہیں

ہر دم دلوچہ فکر رکھیندا اساں غلاماں کارن

مٹھیاں گلاں ڈونگھیاں رمزاں یاد دلینوں آون

یارب صبر دلے نوں دیویں بےصبرا نہ تھیواں

صدمہ درد جدائی والا ۔ کوڑا گھٹ کر پیواں

Marfat.com

کرو دعائیں رلمل سارے وچ درگاہ الہی
حشر دیہاڑے حضرت ساڈی ہوون پشت پناہی
مرشد کامل دنیا اندر دامن جو پکڑا یا
اوہو دامن روز قیامت بن جائے رحمت سایا
بس مجید کریں ہن اگوں کافی ایہہ نشانی
رہندی دنیا تیکر یاراں پڑھنی ایہہ کہانی
نال محبت بیت بنائے سمجھ نہ کوئی مینوں
ہویا فضل خدا دا۔ اونویں اٹکل آ گئی مینوں
عمل نہ پلّے خالی ہتھوں رکھی آس فضل دی
ایسے شوقوں بیت بنائے بنے سبیل وصل دی
جیکر کرے قبول پیارا دیوے اک نظارا
دامن ہیٹھ چھپا لئے مینوں تاں پاواں چھٹکارا

وصالِ شاہِ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

پر

عقیدت کے چند پھول

(از سید محمد صدیق صاحب ایم۔اے بھو پری)

کیوں ارادتمند ہیں آتے نظر سب بے قرار
کیوں وہ دوڑے جا رہے ہیں سب کے سب باحالِ زار
لب پہ مہر خامشی آنکھوں سے جاری سیل اشک

Marfat.com

کس کی فرقت نے کیا ہے ان کی حالت کو نزار
سرد آہیں بھر رہے ہیں چہرہ ہے اُترا ہوا
پپڑیاں ہونٹوں پہ ہیں بھولے ہیں سارا کاروبار
یاس و حسرت کا سماں ہے کس لئے چھایا ہوا
روتے سب خرد و کلاں ہیں کس لئے زار و قطار
ہے خبر آئی ہوا شاہِ ولایت کا وصال
جن کے دم سے تھی جماعت شاد کام و کامگار
لے گئے اپنی مشکلیں جاتے تھے واں اہل سلوک
جو گدا تھے بن کے آتے تھے وہاں سے تاجدار
کون ہے جس کو نہیں یاں اُن کی فرقت کا ملال
کون ہے جو اُن کے احسان سے نہیں ہے زیر بار
جو مرید اُن کا تھا حاصل اُس کو تھا ایسا فراغ
رشک تھا شاہوں کو اُس سے اور اسکو اُن سے عار
نور یزدانی تھا اُن کے روئے انور سے عیاں
کون تھا گھائل نہ ہو جب آنکھیں ہو جاتی تھیں چار
حرّیت کا ایک دم ملتا تھا پروانہ اُسے
ہو چکا ہوتا تھا جو اس نفس ملعون کا شکار
گرچہ تھے شمس ولایت اور فخر اولیاء
پر طریقہ آپ کا تھا سادگی اور انکسار
جذب و محویت میں رہتے تھے سدا ڈوبے ہوئے
عالم لاہوت کے تھے بے گماں وہ شہسوار
تھے ولی کامل وہ قطب وقت اور غوثِ زماں

Marfat.com

سارا عالم بھیجتا ہے ان پہ رحمت بار بار
اے علی پور کی زمین تو کیوں نہ ہو رشک جناں
دفن ہوتا ہے تیری مٹی میں شاہ نامدار
پھولتا پھلتا رہے حضرت کا سارا خاندان
متفق ہو کر کریں سب کشتئ امت کو پار
کیوں نہ ہو صدیق نازاں بخت پر اپنے بھلا
جب غلاموں میں ہے حضرت کے ہوا اس کا شمار

(۲)

(از سید محمد صدیق صاحب ایم اے۔ بھوپری)

ہو گیا روئے منور جبکہ آنکھوں سے نہاں
جس کی برکت سے منور تھا یہ اندھیرا جہاں
گو نہیں آتا نظر آنکھوں کو وہ بدر منیر
ہر اک دل میں یقیناً ہے کیا اس نے مکان
نفس اور شیطان کے ہاتھوں سے جو نالاں رہے
اُن کو بس حضرت کے در پر ہی ملی آکر اماں
معرفت کے راز سے عالم کیا اک روشناس
باتوں باتوں میں ہوئے جاہل بھی دانائے زماں
فیض سے حضرت کے اک عالم ہوا ہے مستفید
کیوں نہ بھیجیں رحمتیں اُن پر زمین و آسمان
مولد و مسکن تھی حضرت کا اور اب مدفن بنی

Marfat.com

کیوں نہ ہو جائے علی پور کی زمین رشکِ جناں
ہیں جماعت میں کہیں شاہِ جماعت جلوہ ریز

دیکھئے مجلس نے اپنی کیسا باندھا ہے سماں
روحِ حضرت کا یقیناً ہے جماعت میں شمول

اہل دل سب جانتے ہیں کیا چنیں کیسی چناں
داخل مجلس ہوں اُن کے فیض سے ہوں فیضیاب

کیوں کھڑے ہیں دور وہ سب آئیں یاں پیر و جوان
ذمہ داری کا ہے اک بار گراں سر پر پڑا

کیوں تفکر میں نظر آئیں نہ صاحب زادگاں
پرچم اقبال لہراتا رہیگا تا ابد

متحد اور متفق جبکہ ہے سارا خاندان
یا الٰہی فیض حضرت کا رہے جاری سدا

پھولتا پھلتا رہے ان کا ہمیشہ گلستاں
بارشِ فیضاں ہر صدیق پر ہوتی رہے

واقفِ اسرار ہو جائیں سبھی خرد و کلاں

---

(۱۱)

(از تاج الدین صاحب طپش منجوی۔ ایچ۔ پی)

اٹھ گیا ساقی ہے بیدل بزم عرفان و یقین
چشم تر ساغر کہیں ہے سرنگوں مینا کہیں

بجھ گئی آخر وہ شمع انجمن وقت سحر
ماند تھے جسکی ضیا سے انجم عرش بریں

کیا کہیں اے مہربان! کیفیتِ دردِ نہاں
شرح درد و غم کی جبکہ لب پہ آسکتی نہیں

Marfat.com

آہ! وہ چشم و چراغ دودمانِ پنجتن! — یادگار مرتضےٰ و سبطِ ختم المرسلین
فخرِ ملت! فخرِ عالم فخرِ ساداتِ جہاں — رہبر راہ طریقت۔ ہادیٔ دینِ متیں
جنکا سینہ رشک صد طور تجلّی زار تھا — روکش خورشید عالم تاب تھی جن کی جبیں!
ہوگئے افسوس اب وہ راہیٔ ملک عدم — جنکے ماتم میں ہے اشک افشاں گروہ مسلمیں
مادرِ گیتی کا غم سے ہوگیا دل پاش پاش — چھوڑ کر رخصت ہوا جب اسکا فرزندِ مہیں
وہ گلِ رعنا کہ تھا جس سے چمن مہکا ہوا — دست بیداد خزاں سے اب ہے پیوند زمین
کون پھونکیگا دلوں میں پھر سے روحِ زندگی — چھیڑ کر اک گوشہ عزلت میں ساز دلنشیں

ایسا ہادی اور رہبر بن کے اب آئیگا کون
سادگی سے سرِ معنی ہم کو سمجھائیگا کون

(۴)

بزم فقر و ورع کا روحِ رواں جاتا رہا — رہنمائے شاہراہِ سالکاں جاتا رہا
عالمِ علم لدنی واقفِ سِرِّ نہاں — روشناس عالم کون و مکاں جاتا رہا
بایزید وقت و سلمانِ ثانی و ذوالنّون عصر — وہ فرید الدہر و جنیدِ زماں جاتا رہا
محرم رازِ حقیقت کاشفِ اسرارِ حق — شاہدِ معنی کا تھا جو رازداں جاتا رہا
دستگیرِ بیکساں پیر ہدائے ناکساں — نقشبندی سلسلے کا پاسباں جاتا رہا
کون اب نخلِ طریقت کی کریگا تربیت — بوستانِ معرفت کا باغباں جاتا رہا
جسکی معنی خیز باتوں میں تھی اک گونہ کشش — آہ وہ شیریں بیاں رطب اللساں جاتا رہا
جس سے اہلِ معرفت کرتے رہے نور اقتباس — حسرتا! وہ قبلۂ روحانیاں جاتا رہا
یاس حسرت سے نہ گھبرا اے دل حرماں نصیب — ہر کہ دمہ کا اگر وہ مہرباں جاتا رہا
اہل دل ہم سے کسی صورت جدا ہوتے نہیں — کشتگانِ عشقِ حق مر کر فنا ہوتے نہیں

Marfat.com

انسان کی پیدائش اور روح

ایُّھَا النّاس عجب چیز ہے دنیا میں بشر　　شکل صانع سے ہیں ملتے ہوئے انسان کے صور
ایسی یہ چیز گراں قدر ہے جسکو حق نے　　مشورہ کرکے فرشتوں سے بنایا یکسر
ہے حقیقت میں یہ اک عالم اکبر انسان　　گرچہ یہ آپ کو ادنیٰ نظر آتا ہے بشر
آدمی میں ہے جہاں بوند میں دریا جیسے　　تخم میں جیسے نہاں قدرت صانع سے شجر
یاد باطن میں ہے جو سانس کے اندر جائے　　ذکر ظاہر میں ہے جو سانس کہ نکلے باہر
ذکر یا باسط سے کام ہے ہر دم اس کو　　شغل یا قابضُ سے بسط ہے اس کو یکسر
نیچے اوپر میں ہیں جو اس کے نمونے سارے　　دیکھ لیجے ابھی آجائینگے انسان میں نظر
عرش سر پاؤں ہیں جوا تحت الثریٰ انسان کے　　ہاتھ ہیں قطب جنوبی و شمالی یکسر
عقل روشن ہے وہ مشرق کے نہیں مثل اسکا　　اور مغرب ہے یہ دل جو کہ چھپا ہے اندر
ہڈیاں جیسے پہاڑ اور شرائیں و عروق　　موج زن جسم میں جس طرح بحر احمر
سانس اندر سے جو نکلے وہ مفرح ہے ضرور　　زندگی بڑھتی ہے اس سے جو رواں ہو اندر
سانس انسان کی ہے اک شعبۂ فیض رحمٰن　　جس کا ہر دم ہے حدوث اور قدم کا رہبر
سانسیں عالم کی نکلتی ہیں جو ہر دم پیہم　　ایک عالم کا وجود انمیں ہے پنہاں یکسر
ہر گھڑی سانسیں لگاتار ہیں آتی جاتی　　ہے فنا اور بقا کا یہ کرشمہ گھر گھر
دائرہ دہر کا ہے جیسے بنیٹی پھرتی　　جس میں جز شعلۂ جوالہ نہ کچھ آئے نظر
اگر غور سے دیکھے تو بہت سے اجزا　　متّصل منفصل آتے ہیں نظر میں یکسر
ساری مخلوق ہے آئینہ اللہ جمیل　　سب میں ظاہر ہے وہ اور سب میں اسیکا مظہر
ذاتِ واحد ہے ہر اک چیز میں یوں جلوہ نما　　جیسے گنتی میں عدد ایک کا سب میں مضمر

Marfat.com

ڈھونڈتے غیروں میں ہم اسکو ہیں وہ ہے ہم میں
آنکھ میں تپلی ہے اور آنکھ سے پوشیدہ ہے
دوستو ہم کو نہیں یاد ہے رُودادِ الست
پہلے کبریت تھی پانی تھا دھواں تھا کیا تھا
یا فقط ایک ہویت تھی کسی صورت میں
مجتمع کیسے ہوئے لا یتجزا اجزاء
کچھ نہیں یاد ہمیں روزِ ازل کی باتیں
کیسے تخلیق ہوئی مادّہ آدم کی
شکل صلصال سے آدم کی بنی ہے کیسی
ہم کہاں رہے تھے آئے ہیں کہاں سے کیسے
جمع کیسے ہوئے یہ دشمن جانی باہم
راہ کس طرح ملی صلب پدر میں ہم کو
کیا بتائیں تمہیں ہم صلب پدر میں کیا تھے
پیٹ میں ماں کے جو آئے تو ہوئے اور سے اور
قطرہ کیا جانے کہ دریا ہے کہاں سے آیا
ہے عجب سلسلہ نامتناہی دنیا
دعویٰ قطرہ کو اَنَا البحر کا کرتے دیکھا
لے گئے قطروں کو ایک لہر جو آیا طوفان
دشت سے بحر میں ذرّوں کو ہوا نے پھینکا
طرفہ نزہہ ہے جو اس راہ میں ہم نے دیکھا
ماں جو کھاتی تھی پہنچ جاتا تھا قسمت سے ہمیں

ایک آتا نہیں ان آنکھوں سے ہم کو وہ نظر
دل میں وہ مگر اس دل کو نہیں اس کی خبر
روح کیا چیز تھی اور جسم میں آئی کیوں کر
نور تھا نار تھی یا سب تھے باجمالِ نظر
جسمیں سب خلق تھی جوں بیج میں پنہاں ہو شجر
روز شب کیسے بنے کیسے بنے شام و سحر
پہلے آدم سے تھا کیا اور بنا کیسے بشر
کیسے پیدا ہوئے دنیا میں ہیولا و صور
بائیں پسلی سے بنیں حضرت حوّا کیوں کر
ربط اجزائے عناصر کو ملا یہ کیوں کر
کیسے رہنے لگے مل جل کے یہ سب یک دگر
کون سے جذب نے کھینچا ہمیں سوئے باور
قطرے نیساں میں تھے تم قطرے میں ہم جزو بحر
قطرۂ نیساں کا بنا جا کے صدف میں گوہر
ذرّہ کیا جانے کہ اس دشت کا رستہ ہے کدھر
جس کو دیکھو وہ ہے نیرنگِ جناب بحر
مدعی پائے انا النّور کے ذرّے اکثر
آندھی آئی تو ادھر کے ہوئے سب ذرّے ادھر
بحر کے قطرے ہوئے دشت میں پنہاں آ کر
تھا مسافر تو مقیم اور تھا منزل کو سفر
استحالاتِ غذا خون سے بناتے جوہر

Marfat.com

یہ اثر دودھ پیا جب بھی نظر آتا تھا
پیٹ میں پاتے تھے ہم اپنے غذائے مادر

پرورش کیلئے ملتی تھی غذا صاف ہمیں
خون شرائین و تجاویف سے جاتا چھن کر

گدگدے گدّے بچھے تکیئے ملائم رکھے
جھلیاں اُن پہ تنیں جیسے مصفّا چادر

کام پنکھے کا کرے ماں کا تنفس ہر دم
جو بخارات ہوں و سانس سے نکلیں باہر

ہاتھ کھینچیں تو سمٹ آئے غشائے باطن
پاؤں پھیلائیں تو بڑھ جائے ہمارا بستر

تنگ و تاریک مکاں میں کہیں دیکھا ہے
ایسی تعدیل ہوا اور یہ انوارِ سحر

جو ضرورت تھی ہمیں سب وہیں پایا ہمنے
خوب راحت میں پڑے رہتے تھے بیخوف و خطر

پہلے اعضائے رئیسہ نے تشکل پایا
نقطۂ قلب بنا اور دماغ اور جگر

آئی پھر جسم پہ جھلی ہوئے اعضا پیدا
سب بتدریج بنے سینہ و شش گردن و سر

روح پھونکی گئی پھر حکمِ خدا سے ہم میں
روح کیا چیز ہے کچھ ٹھیک نہیں اس کی خبر

نو مہینے میں ہوئی قطع رہِ ملکِ عدم
پاس کچھ توشہ نہ کچھ نقد نہ اسباب سفر

راستہ وہ کج و پیچ اور وہ اندھیری منزل
ساتھ ہمدرد نہ غمخوار نہ یار و یاور

آخرش کھل گئے سب عقدہ مالا ینحل
منزلیں کاٹ دیں اللہ نے دو سَو ستر

جب یہاں آئے تو گھبرائے کہ آئے ہیں کہاں
ہم کو حیرت ہوئی اللہ ہم آئے ہیں کدھر

روشنی سے ہمیں یاں کے وہ چکا چوند ہوئی
دن میں پائے نہ یہاں ہم نے وہ انوارِ سحر

کچھ سہانا نظر آیا نہ سوادِ عالم
رات کا خوف سرِ شام سے بیٹھا دل پر

روئے ہم دیکھکر ہر ایک کے ہنسنے کو یہاں
ماں کے پہلو میں چھپے پھرتے ہوئے آٹھ پہر

شیرِ مادر کے سوا کی نہ کسی پر رغبت
خون دل کھا کے پیا ہم نے تو شیرِ مادر

ہم نہ بولے تو بلایا ہمیں منت کر کے
ہم جو روئے تو کھلایا ہمیں سب نے ہنسکر

ہنس پڑا کوئی کہ ہم بھی وہ طریقہ سیکھیں
گدگدایا ہمیں تا آئے تبسم لب پر

جب لگے کھانے تو پھر سب نے کھلانا چھوڑا
جب لگے چلنے تو رخصت ہوا دوشِ مادر

Marfat.com

جسقدر بڑھتے گئے گھٹتے گئے اتنے ہم — کیا ترقی ہے کہ ہے جسمیں تنزل کا اثر
مختلف کاموں میں دنیا نے پھنسایا ہم کو — فارغ البال نہ دیکھا کوئی دنیا میں بشر
شام سے صبح تک اور صبح سے تا شام یہاں — اک نہ اک دغدغہ رہتا ہے لگا آٹھ پہر
ایک نے خود کو جو دنیا سے سبکدوش کیا — تو اسے ہے غم عقبیٰ کہیں اس سے بڑھ کر
کوئی کہتا ہے کہ العلم ضیائے عالم — کوئی کہتا ہے کہ العلم حجاب اکبر
یہ تو اک منزل دنیا ہے جہاں بیٹھے ہیں — ہیں ابھی اور کئی منزلیں پر خوف و خطر
یعنی گہوارہ سے تا گور پہونچنا ہوگا — منزل گور سے پھر سوئے فضائے محشر
واں سے پھر جانا ہے اس منزل آخر میں ہمیں — جسکو کہتے ہیں جناں اور ہے ضد جسکی سقر
خلد سے تخم عمل بن کے یہاں آئے تھے — یاں رہے جیسے کہ ہیں گلشن و وادی میں شجر
بوئے گل بن کے ابھی اور کہیں جانا ہے — ہیں ان اشجار میں باقی ابھی لگنے کو ثمر

بعد مرنے کے خدا جانے کہاں تک جائیں
وہ تو نو ماہ کا اور اب ہے قیامت کا سفر

حلیہ مبارک

حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قد مبارک دراز مگر موزوں تھا رنگ گندم گوں سفیدی مائل تھا پیشانی مبارک کشادہ اور نور عرفاں سے روشن۔ آنکھیں نہایت خوبصورت اور نور وحدت سے مخمور۔ بینی مبارک دراز اور بلند تھی۔ داڑھی مبارک پر نور تھی ابرو مبارک باریک تھے۔ لب سُرخ دہن مبارک متوسط ہاتھ کھلے اور انگلیاں باریک سینہ مبارک کشادہ اور نور معرفت سے معمور بطریق سنت لبیں کتری ہوئیں۔ بالوں کو کبھی کبھی مہندی بھی لگاتے تھے۔ وجود مبارک

Marfat.com

بارعب تھا۔ نگاہ تیز آواز پر رعب اور سینوں کو صاف کر دینے والی انداز تکلم سادہ اور دلنشیں۔ رفتار تیز۔ چلتے تو یہی معلوم ہوتا۔ کہ یہ گئے وہ گئے۔ گویا تجلی برقی سے مملو ہیں۔ چہرہ اقدس نہایت ہی نورانی جس کے دیدار ہی سے بے شمار مشکلیں حل ہوتی تھیں اور صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ پر ہر وقت انوار اور فیضانِ الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

بہت خوش خلق اور منکسر المزاج تھے۔ روحانی استعداد بلند تھی۔ وجیہہ اور پر شوکت تھے۔ صابر و شاکر اور بہت حیادار تھے۔ جب حالت جمالی میں ہوتے تو آپ کے چہرہ اقدس کی زیارت سے نظر سیر نہیں ہوتی تھی۔ اور یہی دل چاہتا تھا۔ کہ ہمیشہ دیکھتے رہیں۔ لیکن حالت جلالی میں کسی کی مجال نہ ہوتی۔ کہ آپ کو مخاطب کر سکے یا چہرہ اقدس کی تاب لا سکے۔ ہنستے بہت کم تھے مگر آپ کا دلنواز تبسم دلوں میں اجالا پیدا کر دیتا تھا۔ کبھی کبھی خوش طبعی کی باتیں بھی کرتے مگر ایسی کہ دل کو موہ لیتی تھیں۔ آپ کی طبیعت میں سوز و گداز بہت تھا۔ رقیق القلب تھے طبیعت وجدان کی طرف اکثر مائل تھی۔ اگرچہ کبھی کبھی حالت جذب بھی طاری ہو جاتی تھی۔ دستار مبارک دوہری اور نہایت سادہ طریق پر باندھتے تھے اور سفید کپڑے کی ٹوپی اکثر استعمال کرتے تھے۔ ہاتھ میں عصا رکھتے۔ چلتے ہوئے نظر نیچی رکھتے۔ ہر وقت قلب جاری رہتا اور مشاہدے میں مستغرق رہتے۔ غرضیکہ مجسم نور تھے جسکی تشریح سے میں قاصر و عاجز ہوں۔

خاطر نقاش در تصویر حسنش جمع بود
چوں بزلف او رسید آخر پریشانی کشید

Marfat.com

حقیقت لطائف

جاننا چاہیے۔ کہ انسان جس کو عالم صغیر کہتے ہیں۔ دس اجزا سے مرکب ہے جن کے اصول عالم کبیر میں ہیں۔ عالم کبیر مجموعہ موجودات خلق و امر کا نام ہے۔ پانچ جز عالم خلق کے ہیں۔ نفس اور عناصر اربعہ اور پانچ جز عالم امر کے ہیں۔ یعنی قلب روح سر و خفی و اخفی۔ جس طرح عناصر اربعہ کے اصول عالم خلق میں ہیں۔ اسی طرح لطائف خمسہ کے اصول عالم امر میں جو فوق عرش ہے لامکانیت سے مشہور ہے متحقق ہیں۔ عرش مجید کے اوپر اور دوسرے لطائف کے اصول سے نیچے قلب کی اصل ہے اسی لئے قلب کو عالم خلق و امر کا برزخ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ عالم خلق کی انتہا عرش مجید ہے اسی لئے عرش کو بھی برزخ کہتے ہیں۔ کہ وہ عالم امر کی طرف رخ رکھتا ہے اصل قلب کے اوپر اصل روح اور اس کے اوپر اصل سر اور اس کے اوپر اصل خفی اور اس کے اوپر اصل اخفیٰ ہے

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اپنی حکمت کاملہ سے انسان کو اس ترکیب سے بنائے۔ تو اول قالب انسانی کو پیدا کیا۔ بعدہٗ لطائف خمسہ میں سے ہر ایک کا تعلق اور تعشق عنصر جسمانی سے کر کے عرش سے اتار کر ہر ایک لطیفہ کو اس کی مناسبت کے مطابق ایک ایک مقام خاص پر متمکن اور مقرر کیا۔

چنانچہ لطیفہ قلب کو پستان چپ کے نیچے مضغہ قلب صنوبری میں جگہ دی گئی۔ اس کا نام صنوبری اس وجہ سے ہوا کہ وہ الٹے چلغوزہ کے مناسب ہے اس لطیفہ کی اصل الاصل صفت اضافیہ یعنی فعل و تکوین حق ہے۔ اس لطیفہ کا

Marfat.com

کمال یہ ہے کہ سالک افعال حق جل وعلا میں فانی ہو جاتا ہے۔ اور افعال حق ہی سے بقا پاتا ہے۔ اس وقت سالک اپنے کو مسلوب الفعل پائے گا اور اپنے افعال کو حق سبحانہ کی طرف منسوب پائے گا۔ فنائے قلبی اور تجلی فعلی سے یہی مراد ہے۔ اس کی دلیل قاطع یہ ہے۔ کہ سالک کا تعلق علمی وحبی غیر حق سبحانہ سے نہیں رہتا۔ اور اس کا تدبر ماسوائے حق سبحانہ کو فراموش کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر برسوں غیر حق کو یاد کرنے کی کوشش کرے تو بھی نہیں کر سکتا۔ اس حالت میں جس طرح کہ سالک سے اشیا کا علم زائل ہو جاتا ہے اسی طرح محبت اشیا بھی بطریق ادنے جاتی رہتی ہے جب کوئی سالک فنائے قلبی سے مشرف ہوتا ہے۔ تو جماعت اولیا میں داخل ہوتا ہے۔ حالت فنائے قلبی بلا قطع کرنے دائرہ امکان کے جو فرش سے عرش تک رہتا ہے۔ عالم امر ہے) پھیلا ہوا ہے۔ اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے جس کی صوفیائے کرام نے صراحت کی ہے حاصل نہیں ہوتی۔ قلب کے نور کو زرد بیان کیا گیا ہے۔

اس لطیفہ کی ولایت حضرت آدم علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے۔ جو سالک آدمی المشرب ہوتا ہے۔ اس کا وصول جناب قدس تک اسی لطیفہ کے ذریعہ پیر کامل کی کوشش سے ہوتا ہے اسی لطیفہ کے سالک کو اگر کوئی بیرونی امر مانع نہ ہو) تو ولایت کے پانچ مراتب میں سے ایک مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

لطیفہ روح لطیفہ قلب سے زیادہ اور جانب راست سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اس کا مقام جانب راست کے پستان کے نیچے واقع ہے اس لطیفہ کی اصل الاصول صفات ثبوتیہ حق ہیں۔ جو بمقابلہ فعل کے حضرت ذات سے ایک قدم قریب تر ہیں۔ سالک اس لطیفہ کی فنا سے مشرف ہونے کے بعد جو کہ تجلی صفاتی سے وابستہ ہے اپنی صفات کو اپنے سے مسلوب اور صفات اللہ کو اپنے اندر جلوہ گر پائے گا۔ اس لطیفہ کا نور سرخ ہے ؎

Marfat.com

اس لطیفہ کی ولایت حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے جو سالک نوحی اور ابراہیمی المشرب ہوتا ہے۔ اس کا وصول اسی لطیفہ سے مراتب قلب کے قطع کرنے کے بعد ہوتا ہے اس مشرب والے میں اگر کوئی بیرونی امر مانع نہ ہو۔ تو ولایت کے دو مرتبہ کی استعداد ہوتی ہے۔

لطیفہ سر۔ یہ لطیفہ روح سے زیادہ لطیف ہے۔ اس کا مقام وسط سینہ کے قریب لطیفہ قلب کی طرف کسی قدر اونچا ہے۔ اس لطیفہ کی اصل الاصل شیونات الٰہیہ ذاتیہ ہیں۔ اور بمقابلہ لطیفہ روح بہ حضرت ذات سے ایک قدم قریب تر ہے اس لطیفہ کا نور سفید ہے +

اس لطیفہ کی ولایت حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیٰ نبینا و علیہ کے زیر قدم ہے جو سالک موسوی المشرب ہوتا ہے۔ اس کا وصول جناب قدس سے لطائف سابقہ کے طے کرنے کے بعد اسی لطیفہ سے ہوتا ہے۔ اس مرتبہ کے سالک کی استعداد اگر کوئی بیرونی امر مانع نہ ہو۔ تو ولایت پنجگانہ کے تین مرتبوں کے حصول کی ہوتی ہے +

لطیفہ خفی۔ یہ لطیفہ سر سے زیادہ لطیف ہے۔ اس کا مقام وسط سینہ کے قریب لطیفہ روح سے اونچا ہے۔ اس لطیفہ کی اصل الاصل صفات سلبیہ تنزیہیہ ہیں۔ جو شیونات ذاتیہ سے فوق ہیں۔ اس لطیفہ کی فنا انہی صفات مذکورہ کے حصول پر موقوف ہے۔ اس لطیفہ کا نور سیاہ اور اس کی ولایت حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے۔ جو سالک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہو جناب قدس سے اس کا وصول اسی لطیفہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے لطائف سابقہ کے قطع کرنے کے بعد اس مشرب والے کی استعداد اگر کوئی بیرونی امر مانع نہ ہو تو ولایت پنجگانہ سے چار

Marfat.com

مرتبوں کے حصول کی ہوتی ہے +

لطیفہ اخفیٰ۔ یہ لطیفہ عالم امر کے تمام لطائف سے احسن اور اجمل ہے اور حضرت ذات سے قریب تر ہے۔ اور حضرت اجمال سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اس لطیفہ کی اصل الاصل تنزیہہ اور احدیت مجردہ کے درمیان برزخ کی طرح ہے۔ اس لطیفہ کا مقام سینہ کے وسط حقیقی میں ہے اس لطیفہ کی فنا اسی مرتبہ مقدسہ کی تجلی پر موقوف ہے۔ اس لطیفہ نفسیہ کے نور کا رنگ سبز ہے اور اسکی ولایت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اس مرتبۂ عالی کا سالک ولایت کے کل مراتب کے حصول کی استعداد رکھتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ صبح کی نماز اثنائے ادا کرنی ہیں اور آل ... نور اخفیٰ کا ثمرہ دیتا ہے۔

دائرہ ... کہ عالم امر کے لطائف خمسہ کا عروج ولایت کبریٰ کے دائرہ اول الی الاقربیت تک ہے۔ اور دائرہ کبریٰ تین دائرہ اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔ جب اس دائرہ میں عالم خلق پر عروج ہوتا ہے۔ تو دائرہ اصل الاصل کی سیر ہوتی ہے۔ اور نفس سے معاملہ متعلق ہوتا ہے نفس فنا اتم اور بقاء اکمل اور شرح صدر اور اسلام حقیقی اور اطمینان کے حصول سے اور مقام رضا پر پہنچنے سے مشرف ہوتا ہے اس کے بعد ولایت علیا کی سیر ہوتی ہے اور عناصر ثلثہ یعنی عنصر ناری اور آبی وہوائی سے معاملہ متعلق ہوتا ہے۔ اگر بفضل حق سبحانہ اس مقام سے بھی ترقی میسر ہو۔ تو کمالات نبوت کی سیر ہوتی ہے اور عنصر خاکی سے معاملہ متعلق ہوتا ہے اگر اس مقام سے بھی ترقی ہو۔ تو خواہ کمالات رسالت میں ہو۔ خواہ حقائق ثلثہ یعنی حقیقت کعبہ وحقیقت قرآن وحقیقت صلوٰۃ میں معاملہ عالم خلق وامر کے مجموعہ اجزاء عشرہ کی وحدانی سے متعلق ہوتا ہے۔ اس کا بعد کا سلوک بادشاہ کی عقل وفہم سے بالا

ہے۔ اِنَّہٗ تعالیٰ قریبٌ مجیبٌ۔ بے شک وہی خدا سے برتر قریب ہے اور قبول کرنے والا ہے انسانی وجود کے اندر لطائف کی یہ حقیقت ہے جو بیان ہو چکی۔ ان مقامات کو طے کرنے اور اس کا نور حاصل کرنے کے لئے اپنے شیخ کامل کی توجہ۔ ازبس ضروری ہے۔ حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت اور توجہ خاص ان منازل کو آن واحد میں طے کرا سکتی تھی۔ ان باتوں کو افتخار اور مباہات سے لئے تحریر نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اظہار تشکر کے لئے بیان کی جاتی ہیں اور اس حقیقت کو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہم کے احباب مخلصین بخوبی جانتے ہیں۔

وجودش ہمہ خیر آمد پدید ۔۔۔ باین شکل خیر مجسم کہ دید

فتد چشم لطفش بناقص دگر ۔۔۔ کند کامل دہر از یک نظر

Marfat.com

در بیان اخلاص

نیک ہے اخلاصِ دل شرط اے پسر — کچھ نہ ہو اخلاص بن ہرگز اثر
کیونکہ دشمن تیرے اندر ہے قوی — یہ نہ جائے بے خلوص اے متقی
دور کرتا ہے اسے عشق خدا — ماسوا اس کے نہیں اس کی دوا
عشق افلاطون و جالینوس ہے — یہ دوائے نخوت و ناموس ہے
عشق ہے آبحیات اے بے خبر — گر نہ ہو یہ موت ہے پھر سر بسر
جس نے اس کا ایک بھی قطرہ پیا — وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا
عشق ڈالے ذرہ بھر گر ایک بات — دیکھ کر بے تاب ہووے آفتاب
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر — خاک وہ اڑتی ہے پھر افلاک پر
عشق حق سے سب مرض ہوتے ہیں دور — یاد رکھ اس بات کو اے ذی شعور
مولوی کی گفتگو پر کر نظر — تاکہ ہووے عشق سے تجھ کو خبر
ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد — او ز حرص و عیب کلی پاک شد
شاد باش اے عشق خوش سودائے ما — اے طبیبِ جملہ علتہائے ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جاں را طور آمد عاشقا — طور مست و خرّ موسےٰ صاعقاً

ہر دلے کز عشق یزداں زندہ شد
از حیات معنوی پائندہ شد

Marfat.com

اشعار

سینہ پاک میں پنہاں ہے ضیائے اللہ
دلِ پر نور میں لاریب ہے جلائے اللہ

دست و پاؤ دہن و چشم و زبان و گوش
ایک ایک عضو ہے بے مثل عطائے اللہ

ہر گھڑی آٹھ پہر شام و سحر لیل و نہار
کون ہے اپنا مددگار سوائے اللہ

ہم کو انساں بھی کیا امتِ احمدؐ بھی کیا
شکر صد شکر عجائب ہے عطائے اللہ

باغِ فردوس میں آرام سے بیٹھیں گے مدام
جو کہ تکلیف اٹھاتے ہیں برائے اللہ

جن کو اسرار ہوا ظاہر و باطن کھلے
اور کچھ کام نہیں ان کو سوائے اللہ

ہے وہی دلمیں زبان پر وہی آنکھوں میں وہی
کان میں آتی ہے ہر وقت صدائے اللہ

جو کہ عاشق ہو وہ معشوق کا رتبہ جانے
قدر داں کون ہے حضرت کا سوائے اللہ

جب تلک سوتے رہے خواب میں دیکھا تجھے
جب کھلی آنکھ نظر آئی ضیائے اللہ

آتشِ عشقِ نبیؐ سے ہے اگر سوز و گداز
آب و گل میں مری مضمر ہے ہوائے اللہ

اپنے محبوب کی تصویر بنائی کیا خوب
جملہ تعریف ہے واللہ سزائے اللہ

جب کہ پیغمبرؐ عالم نے کہا لا اُحصِی
غیر ممکن ہے یہ عاصی سے ثنائے اللہ

(ماخوذ)

Marfat.com

اشعار مناجاتیہ

اے بے نیاز مالک مالک ہے نام تیرا
مجھ کو ہے ناز تجھ پر میں ہوں غلام تیرا

ہو شوق مرتے دم بھی لے خوشخرام تیرا
آنکھوں میں دم ہو اپنا لب پر ہو نام تیرا

دیکھا جسے وہی ہے دل سے غلام تیرا
دم بھر رہا ہے اے جاں ہر خاص و عام تیرا

میں ہوں ضعیف بندہ تو مالک قوی ہے
عصیاں ہے فعل میرا بخشش ہے کام تیرا

کیا کیا حلاوتیں ہیں اللہ اکبر اس میں
میٹھا ہے ذکر تیرا شیریں ہے نام تیرا

انگشتری پر اپنی اے جان اس کو رکھ لے
ہے نقش میرے دل پر کیا خوب نام تیرا

رٹ ایسی لگ گئی ہے جو بھولتی نہیں ہے
وردِ زبان ہے ہر دم اے جان نام تیرا

ہر باغ باغ تیری تسبیح پڑھ رہا ہے
ہر غنچہ کے دہن سے سنتا ہوں نام تیرا

جس شکل پر نظر کی تصویر ہے وہ تیری
کی غور جس سخن پر وہ تھا کلام تیرا

حاضر ہے ہر جگہ تو پر ہے الگ سبھوں سے
کس طرح سے کہوں میں یہ ہے مقام تیرا

مالک ہے تو سبھوں کا مملوک ہیں ترے ہم
سب پر علی التساوی ہے فیض عام تیرا

دونوں مکان میرے تیری ہی خلوتیں ہیں
ہے آنکھ بھی تیرا گھر دل بھی مقام تیرا

کیونکر ہو شکر ہم سے تیری عنایتوں کا
تیرا رسول لایا ہم تک پیام تیرا

ہوگا بڑے بڑوں کا ہنگامہ روزِ محشر
عاصی قبول ہوگا کیونکر سلام تیرا

Marfat.com

قصیدہ

مشغولِ عبادت ہو اطاعت کو بجا لا ۔ فرماتا ہے قرآن میں اللہ تعالےٰ
ہر سانس میں تسبیح کے کلمہ کا ذکر کر ۔ اندر پھیر سدا نام الٰہی کا تو مالا
نکلے نہ کوئی سانس بجز یاد الٰہی ۔ رکھ وردِ زبان نام وہی جلّ جلالا
تعظیم کو رکھ پشت کو خم سر کو زمین پر ۔ تا تجھ کو ملے رحمت و برکت کا دوشالہ
ابلیس نے سجدہ نہ کیا حکم کو توڑا ۔ اللہ نے لعنت کا اسے طوق ہے ڈالا
جب منکرِ فرمانِ خداوند ہوا وہ ۔ مُنہ اس کا یہیں کر دیا اللہ نے کالا
کرتے ہو نہیں تم جو بھلا سجدہ عزیزو ۔ مغرور ہو کیوں رکھتے ہو کیا عہد قبالا
کیا سر نہ جھکایا ہے بزرگانِ سلف نے ۔ بتلاؤ ہمیں آپ کسی کا تو حوالا
احباب کرو شوق سے خالق کی عبادت ۔ تا نور کا ایمان کے روشن ہو اجالا
دنیا تو بہرحال کماتے ہو ہمیشہ ۔ عقبیٰ کے لئے کچھ نہ کمایا نہ سنبھالا
دنیا کی محبت آپ کے نزدیک ہے پونجی ۔ پر دین کے کاموں میں نکالا ہے دوالا
چاہو نہ اسے دوستو دنیا ہے یہ جیفہ ۔ کتا ہے طلبگار جو اس کا ہے رذالا
سرگرم عبادت میں رہو صبح و مسا تم ۔ گر چاہتے ہو اپنے لئے جنتِ اعلےٰ
مانندِ سرا جیو دنیا ہے دو روزہ ۔ جو آئے گئے چھوڑ یہاں سارا سنبھالا
عاقل ہو تو دنیا کی سبھی چھوڑ دو الفت ۔ کام آئے گی عقبےٰ میں نہ سالی نہ سالا
پوچھے گا کوئی اور نہ سدھ تیری کریگا ۔ بھاگے گی تجھے دیکھ تری مادر و خالا
کھل جائیں گی اس وقت یہ آنکھیں تری غافل ۔ کر لیوے گی جب موت ترا آکے نوالا
افسوس گیا کھیل میں سب تیرا لڑکپن ۔ کر شرم کہ ہر بال بھی اب ہو گیا کالا

Marfat.com

آتی نہیں عبرت کہ جوانی بھی چلی ڈھل — اور بال ہوئے جاتے ہیں سب روئی کا گالا
پر نیند سے غفلت کی نہیں کھلتی تری آنکھ — اس عمر کا سب ٹوٹ گیا تیرا رسالا
کرنا ہے جو کچھ کرلے یہاں وقت یہی ہے — کام آئے گا آخر کو نہ فریاد نہ نالا
سمجھاؤں کہاں تک میں تجھے اے مرے بھائی — کیا شامتِ عصیاں سے ہوا دل تیرا کالا
عاصی کی نصیحت پہ عمل کر مرے مشفق
ہووے گا ترا مرتبہ کونین میں بالا

مسدس نعتیہ

تو وہ نبیؐ پاک ہے اے سید البشر — مخلوق حق میں تجھ سا نہ ہے نا ہوا دگر
پیغامبر بھی گرچہ ہزاروں ہوئے مگر — تا مرگ دم رہا یہی سب کی زبان پر
اے نور ذات پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نور خدا سے نور تیرا جلوہ گر ہوا — کونین تیرے نور سے پس مشتہر ہوا
تو جبکہ ایسا باعثِ جن و بشر ہوا — کہنا یہ تیری شان میں کیا سخت تر ہوا
اے نور ذاتِ پاک شہنشاہِ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

روح الامین کوئی کوئی کلیم ہے — پر یا نبیؐ جو تو ہے حبیب کریم ہے
تیری جو شانِ پاک ہے خلق عظیم ہے — پھر اس سخن کے کہنے میں کیا ہم کو بیم ہے
اے نور ذاتِ پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یٰسین تیرا نام ہے اور والضحیٰ ہے تو — طٰہٰ بوصفِ پاک ہے اور صل آتی ہے تو

Marfat.com

ذات احد نہ ہے تو نہ اس سے جدا ہے تو   کہتا ہے کون یہ خدا کہ خدا ہے تو

اے نورِ ذاتِ پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

قرآں میں جبکہ تیری خدا نے ثنا لکھی   پھر کیا بشر کا منہ کہ کرے وصف پھر یہی
کہتے ہیں سارے جن و بشر حور اور پری   صلّ علیٰ محمد و آلِ محمدی

اے نورِ ذاتِ پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

باغوں میں بلبلوں کی زباں پر یہ ہے صدا   ہر اک پرندہ شوق میں ہے چہچہا رہا
مینا و قمریوں نے کہا ہے زبان کو وا   باگوشِ دل سنو یہی آتی ہے بس صدا

اے نورِ ذاتِ پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خیر الامم لکھوں کہ میں خیر الوریٰ لکھوں   شاہِ رُسل لکھوں کہ شہ دوسرا لکھوں
قاصر زبان ہے آپ کی مدحت میں کیا لکھوں   حافظ یہی ہے خوب جو یہ خاتمہ لکھوں

اے نور ذاتِ پاک شہنشاہ بحر و بر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر   (ماخوذ)

Marfat.com

باب ششم اولادِ نرینہ

حضور شاہ لاثانی قدس سرہٗ کے فرزندان باکمال کے مختصر حالات

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت صاحبزادہ سید فدا حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور۔ دوم حضرت صاحبزادہ سید خادم حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور۔ سوم حضرت صاحبزادہ سید غلام رسول شاہ صاحب مرحوم و مغفور۔ یہ تینوں صاحبزادگان حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی پاک ہی میں راہیِ ملکِ بقا ہو گئے تھے۔

الحمد للہ ان تینوں کی پشت سے اولاد باقی ہے۔ اب بطریق اجمال ان سب بزرگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ بفحوائے

تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ

نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے

Marfat.com

(۱) حضرت قبلہ سید فدا حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضور شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند اکبر تھے ۔ نہایت خوش وضع خوش خلق اور اسم باسمیٰ تھے ۔ علم باطن میں وسیع تھے ۔ مجلس میں رونق افروز ہونے تو مجلس منور ہو جاتی ۔ بہت حیادار تھے ۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے نہایت ہی مودب طریق پر بیٹھتے ۔ ضروری اوقات کے بغیر سامنے نہ ہوتے اور حاضری کے وقت پس پشت کھڑے ہوتے ۔ نہایت ہی کم گو تھے ۔

پہلے پہل آپ نے موضع چک قریشیاں میں سلسلہ زراعت شروع کیا ۔ اور وہاں مرزا گوہر بیگ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ درس و تدریس شروع رکھا حضور کے خدمتگار اور درویشوں کی بہت قدر کیا کرتے تھے ۔ اگر کسی درویش سے کوئی قصور بھی ہو جاتا تو خفا نہ ہوتے ۔ معاف فرما دیتے اور فرمایا کرتے کہ میرا حق ان کو تادیب کرنے کا نہیں ۔ کیونکہ یہ حضور کے درویش ہیں ۔ اپنے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے زیر پرتو سلوک کی منازل کو طے فرمایا ۔ غرضیکہ آپ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے پورے پورے مصداق اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے ۔

خداوند کریم آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ۔ آمین

اولادِ نرینہ حضرت قبلہ سید فدا حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے تین صاحبزادے ہیں ۔ اول حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب دوم حضرت سید علی اصغر شاہ صاحب ۔ سوم حضرت سید نثار قطب شاہ صاحب ۔

Marfat.com

حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ قبلہ فدا حسین شاہ صاحب کے فرزند اکبر یعنی حضور قبلہ عالمؒ کے سب سے بڑے پوتے ہیں۔ طبیعت نہایت سادہ۔ حلیم اور پاکیزہ ہے۔ تنومند جوان ہیں۔ متورع اور پرہیزگار انسان ہیں۔ آپنے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے زیر پرتو ہی منازل سلوک طے فرمائے۔ اور خلافت حاصل کی۔ اور اب آپ کا فیض جاری و ساری ہے۔

خداوند کریم آپ کا اقبال زیادہ کرے۔ آمین

حضرت سید علی اصغر شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ قبلہ فدا حسین شاہ صاحب مرحوم مغفور کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں۔ بارعب اور وجیہہ خوبصورت نوجوان ہیں۔ صاحبِ علم اور اخلاقِ حمیدہ سے متصف ہیں۔ متشرع اور پرہیزگار بزرگ ہیں۔ آپ کا فیض بھی جاری ہے۔ اللہ کریم دن دونی رات چوگنی ترقی بخشے!

حضرت سید نثار قطب شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ حضرت فدا حسین شاہ صاحب مرحوم کے تیسرے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ادبیات و زبانِ اردو فارسی وغیرہ میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ حافظ قرآنِ کریم بھی ہیں۔ سلیم مذاق۔ خوش وضع اور حیادار نوجوان ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کے اقبال کو ترقی بخشے۔ آمین۔

Marfat.com

(۲) حضرت قبلہ سید خادم حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے۔ بہت خوش خلق متواضع اور مہماں نواز تھے۔ آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اپنے ننھیال موضع چک قریشیاں جہاں کہ حضور کی اراضی بھی ہے وہاں بسر کیا۔ اور وہیں خدام کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتے۔ آپ محنتی بہت تھے۔ ہر کام میں حضور کی خوشنودی مدنظر رکھتے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو آپ انھیں مشورے کے لئے طلب فرما لیتے۔ سخی بہت تھے۔ غرباء اور فقراء کی خدمت خفیہ طور پر کیا کرتے۔ ہر کس و ناکس آپ کی تواضع اور حسن خلق کا مداح تھا۔ جو کچھ کماتے وہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ حضور اکثر فرماتے کہ خادم حسین نے اپنے لئے کچھ نہیں بنایا۔ یعنی جو کچھ کمایا وہ میری نذر کر دیا۔ باطن میں وسیع تھے۔ بہت خداترس اور فقیر مرد تھے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ خصائل و شمائل کے مظہر اتم تھے۔ خداوند کریم آپ کی مرقد مبارک کو روشن کرے۔ آمین

اولادِ نرینہ۔ حضرت قبلہ سید خادم حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے چار صاحبزادے تھے۔ جن میں سے ایک سید مظہر حسین شاہ صاحب عالم طفولیت ہی میں انتقال فرما گئے۔ باقی تین صاحبزادے خداوند کریم کے فضل و کرم سے رونق بخش عالم ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت قبلہ سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب۔ دوم حضرت قبلہ سیدنا و مولانا جناب علی حسین شاہ مد اللہ ظلہ۔ سوم حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب

حضرت محمد عبد اللہ شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ آپ حضرت قبلہ

Marfat.com

سیّد خادم حسین شاہ صاحب مرحوم کے فرزند اکبر ہیں۔ نہایت خوش وضع اور خوبصورت جوان ہیں۔ علوم ظاہری میں بہت دسترس رکھتے ہیں۔ صاحب توفیق و ہمت انسان ہیں۔ متواضع۔ مدبّر اور معاملہ فہم ہیں۔ طبیعت میں جلالی وجمالی دونوں کیفیتیں ہیں۔ نہایت صفائی پسند اور پاکیزہ انسان ہیں۔ فن طب میں مہارت تامہ حاصل ہے۔ بلکہ ایک سنیاسی کے سند یافتہ ہیں۔ اُن کے نسخہ جات اور ادویات بہت ہی مجرّب اور باا ثر ثابت ہوتے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں آپ نے بھی بہت مدد دی ہے، مسوّدات دیے اور حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

خداوندکریم آپ کو دین و دنیا میں شادکام رکھے۔ آمین۔

عالی جناب فخر سادات معلی الالقاب سیدنا و مولینا حضرت سیّد علی حسین شاہ صاحب متعنا اللہ من فیوضاتہ الی یوم المیزان:۔

آپ حضرت سید خادم حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ثالث اور حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر پوتے ہیں۔

جس طرح چاند سارے ستاروں میں ایک ہے
ویسے ہی میرا شیخ ہزاروں میں ایک ہے

آپ نے تمام مشاغل دنیوی ترک کر کے حضور کی خدمت کو ہی اپنا فرض اوّلین بنالیا تھا اور حضور نے بھی جملہ اسرار و معارف کے عطا کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ آغاز ہی میں آپ کی مبارک پیشانی سے انوارِ رشد و ہدایت روشن و ہویدا تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی عین حیات ہی میں آپ فنا فی الشیخ تھے۔

آپ نے حضور کی زندگی ہی میں خلعت خلافت سے سرفراز ہو کر سلسلہ تلقین وارشاد شروع کیا۔ مگر آفتاب ولایت کے سامنے یہ مہتاب ماند رہا۔ لیکن حضور کے وصال کے

Marfat.com

بعد یہ مہتاب آفتاب بن کر اکنافِ عالم میں ضیا پاشی کر رہا ہے۔
اندازِ تکلم نہایت سادہ اور دلنشین ہے۔ صاحبِ فہم و فراست ہیں جمالی اور جلالی دونوں صفتوں سے متصف ہیں۔
حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ اسرار و معارف اس مبارک پیکر میں جلوہ نما ہیں۔
حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنے دستِ مبارک سے کلی اجازت آپ کے نام تحریر فرما گئے ہیں۔ آپ کی شخصیت مرجعِ ہر شیخ و شاب ہے۔ طریقت میں یکتائے روزگار ہیں۔ آپ کی توجہ نہایت مؤثر ہے۔

محفل میں تیری سب کے ارماں نکل رہے ہیں
سالک مچل رہے ہیں۔ مجذوب اچھل رہے ہیں

حضور شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اتحادی توجہ کی مثال دُنیا کے سامنے عملی رنگ میں پیش فرما دی۔ اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ و بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ و حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی روایات کو از سرِ نو تازہ کر دیا۔ حضور نے کئی ایک بزرگوں کے مزارات پر بھی لے جا کر آپ کو روحانی فیض سے مستفیض کرایا۔ آپ کے متعلق حضرت قبلہ عالمؒ و دیگر بزرگوں کے بے شمار اقوال ہیں جن کو میں اربابِ بصیرت تک ہی محدود رکھتا ہوں۔ آپ کی شخصیت میری توصیف سے بالاتر ہے۔

"باآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را"

آپ نہایت خوبصورت اور خلیق حیا دار نیک سیرت جوان ہیں۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں سرشار رہتے ہیں۔ طبیعت سادہ ہے۔ آپ کا طریقِ عمل حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے طریقِ عمل کا نمونہ ہے۔

زہے دولتِ نادرِ روزگار　　　که نورِ چنیں پرورد در کنار

Marfat.com

آپ کی زیارت حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہے۔
انسان کی پوری کیفیت وماہیت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وما عرفناک حق معرفتک۔ لہٰذا مجھے اعترافِ عجز ہے۔ ان اللہ والوں کو بھی اللہ ہی جانتا ہے میں کون اور کیا میری بساط کہ پوری پوری تشریح کرسکوں!۔

بہت کچھ ان کو جو سمجھے ہیں وہ کچھ کیا سمجھتے ہیں
کوئی اُن کو سمجھ سکتا نہیں اتنا سمجھتے ہیں

علم ظاہری و باطنی میں وسیع تر دسترس ہے۔ صاحب ہمت و توفیق بزرگ ہیں۔ اللھم زد فزد

در ظلِ آفتاب تو آسودہ اند خلق
یارب مباد تا بہ قیامت زوالِ تو

حضرت سیّد غلام مصطفےٰ شاہ صاحب سلمہٗ ربہٗ

آپ حضرت قبلہ سیّد خادم حسین شاہ صاحب کے چوتھے فرزند ارجمند ہیں۔ نہایت خوش خلق۔ حیادار اور باادب نوجوان ہیں۔ صاف دل۔ پرہیزگار۔ متشرع اور متورع انسان ہیں۔ باطنی کیفیت بہت اچھی ہے۔ علم ظاہری میں بھی وسیع دسترس ہے حضرت قبلہ سیّد علی حسین شاہ مدا اللہ ظلہٗ سے اکتساب فیض کر رہے ہیں۔ خداوند کریم آپ کو فائز المرام کرے۔ آمین

سوم حضرت قبلہ سیّد غلام رسول شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضور شاہ لاثانی علیہ الرحمتہ کے تیسرے اور سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے مگر صاحب کمال خوش خلق۔ خوبصورت۔ خوش سیرت اور فیاض مرد تھے۔ صابر اور حوصلہ مند

Marfat.com

تھے۔ طبیعت میں سخاوت یہاں تک تھی کہ اگر بعض وقت پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو قرض ہی لے کر غرباء کی حاجت روائی کرتے۔ حتیٰ کہ بدن سے کپڑے بھی اُتار کر دیتے۔ بہت صاحب تاثیر و کشش تھے۔ جہاں تشریف لے جاتے اہلِ دل پروانوں کی طرح آپ کا طواف کرتے۔ آپ کو کئی ایک مجذوب اولیاء سے بھی فیض حاصل تھا۔ جب کبھی آپ کسی بزرگ یا کسی مزار کی زیارت کو جاتے تو اپنے ہمراہی کو کہہ دیتے کہ یہ ہرگز نہ ظاہر کرنا کہ یہ فلاں ہیں۔ گمنامی ہی میں زیارت سے مشرف ہوتے۔ مؤدب باحیا اور شرمیلے تھے۔ حلیم الطبع اور زاہد تھے۔ غرضیکہ اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ کے مفصل حالات کتاب وصلِ حبیب مصنفہ حضرت سید چراغ شاہ صاحب مراڑی سے مطالعہ فرمائیں۔

وفات حسرت آیات

آپ مورخہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ ہجر المقدس کو موضع چک قریشیاں تشریف لے گئے اور وہاں جاکر ہر ایک سے ملاقات کی۔ اور سائلوں کے سوال پورے کئے دوسرے دن بخیر و عافیت علی پور تشریف لے آئے۔ اور حسب معمول سائلوں کے کام میں مشغول ہو گئے۔ جس کا مفصل حال کتاب وصلِ حبیب میں درج ہے۔ ظہر کی نماز غسل کر کے ادا فرمائی۔ اور پھر عصر بھی بخیر و خوبی ادا فرمائی۔ چہرے پر بیماری یا پژمردگی وغیرہ کے آثار نہیں پائے جاتے تھے۔ مگر گھر جاکر بازو پر درد ظاہر کیا۔ اور اس پر مالش کی مگر ساتھ ہی فرما دیا کہ میں ایک دو گھڑی کے بعد مسافر ہوں۔ چنانچہ قبل از مغرب ہی جام وصل نوش فرما لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۰

اُس دن ۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ ہجری المقدس تھی۔ اور آپ کی عمر مبارک ۳۰ برس تھی۔

جان گئی جان کے جویا کے پاس
پہنچا مریض اپنے مسیحا کے پاس

Marfat.com

قطعہ تاریخ

از شمس العلماء مولانا مولوی محمد غوث صاحب سکھوچکی

دریغا نور چشم مرشد ما — ز دنیا کرد در خلد بریں جا
پے تاریخ وے در خاطر غوث — ندا آمد چراغ دین و دنیا

۱۳۳۹ھ

اولاد نرینہ۔ آپ کے صاحبزادے تو دو تھے مگر ایک ۱۵ برس کی عمر میں ہی راہیٔ ملک بقا ہو گئے۔

حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ حضرت سید قبلہ غلام رسول شاہ صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ اپنے والد صاحب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر نو برس کی تھی۔ اس کے بعد اپنے دادا پاک کے زیر سایہ پرورش پائی اور تعلیم حاصل کی۔ خوش وضع۔ خوش خلق نوجوان ہیں۔ علم ظاہری و باطنی میں کافی دسترس ہے۔ آپ اپنے اندر اسلامی جوش اور درد دل رکھتے ہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ کی توجہ پاک سے آپ کا فیض بھی جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔

حضرت سید باقر حسین شاہ صاحب مرحوم

آپ حضرت سید غلام رسول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے جب باپ کا انتقال ہوا تو یہ ابھی گود ہی میں تھے۔ مؤدب اور سلیقہ شعار جوان تھے خوش بیان اور حیادار تھے۔ دلیر اور حوصلہ مند تھے۔ مگر آہ! عمر نے وفا نہ کی۔ او

Marfat.com

پندرہ برس کی عمر میں راہیٔ ملکِ بقا ہو گئے۔

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بستان شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے گلہائے خوش رنگ و خوشبو کا تذکرہ ختم ہوا۔ مؤلف کو اپنی بے مائیگیٔ علم کا اعتراف ہے۔ لہذا ناظرین کتاب میری لغزشوں سے اغماض فرمائیں گے۔ اور جہاں شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان روحانی سے مستفیض ہونگے فقیر مؤلف کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہیں کریں گے۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ میرے قلم نے کسی صاحب کے ادب کو ترک نہیں کیا۔ ہاں اگر کسی کی مرتبہ شناسی کما حقہٗ نہیں کر سکا تو وہ میرے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ اپنے بندوں کا پورا پورا علم اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کو ہے۔ مجھ جیسا ضعیف البیان انسان پوری ماہیت کو کیا سمجھ سکتا ہے۔

Marfat.com

باب ہفتم حضور قبلۂ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے عظام

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بہت ارفع و اعلیٰ تھی۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے پورا پورا فیض اور آپ کے تمام معارف صرف ایک ہی وجود اقدس نے اپنے اندر جذب کئے۔ وہ جو کہ ماہ کامل کی طرح درخشندہ ہے جس کے متعلق کسی شرح و بیان کی کوئی حاجت نہیں۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

تاہم آپ کے دربار پُر انوار پر مئے وحدت کے بادہ خواروں کی بھیڑ عام تھی۔ جن میں سے کوئی بھی تشنہ کام نہیں رہا۔ اور اپنی اپنی استعداد و ظرف کے مطابق اس چشمۂ نور سے بہرہ حاصل کیا۔

آپ کے خلفاء تو بے شمار ہیں جن کے بیان کے لئے علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔ میں صرف چند خلفائے عظام کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت پیر محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا مسکن موضع بھڑتہ ضلع گورداسپور تھا۔ یہ ان منظورِ نظر خلفا سے تھے کہ جن کے متعلق حضرت مولوی فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنڈی شریف والوں نے فرمایا تھا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ محمد شفیع کو ایک شمع پُر ضیا ہاتھ میں دے گئے ہیں۔ یہ یہاں

Marfat.com

جاتا ہے روشنی کرتا جاتا ہے۔ اُن کے داخلِ طریق ہونے کا قصہ یوں ہے کہ ایک دن آپ حلقۂ طریق میں داخل ہونے والے یاروں کے ساتھ اس ارادے سے بیٹھ گئے کہ دیکھیں تو سہی کیا ہوتا ہے مگر قدرت کا منشا یہی تھا کہ ان کو جذب وسلوک کی منزلیں طے کرائی جاویں تاکہ بہت جلد اِن کو ان کا حصہ ملے۔ چنانچہ پہلی ہی صحبت میں وہ فیض حاصل ہوا جو بعضوں کو سالہا سال کی محنت وریاضت کے بعد شاید ہی نصیب ہو۔ مگران کو قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے نگاہِ اولیں ہی میں مالا مال اور منور کردیا۔ اور ساتھ ہی حضور نے فرمایا کہ محمد شفیع اِدھر میرا آنا جانا نصیب سے ہے۔ لہذا تم لوگوں کو اللہ کا نام بتایا کرو۔

داخلِ سلسلہ ہونے سے پہلے شاہ صاحب حقہ نوش۔ پہلوان طبیعت اور آزاد خیال تھے۔ ڈاڑھی کٹواتے اور مونچھیں خلافِ شرع رکھتے تھے۔ حضور کی نگاہ کی برکت سے ایسی توبہ نصیب ہوئی کہ پورے پورے متبع شریعت ہوگئے۔ اور صائم الدہر اور قائم اللیل کے مصداق ہوگئے۔ طبیعت میں اخلاص اسقدر آگیا کہ ایک دفعہ سفر میں جہاں کہ آپ کا قیام تھا۔ آپ کے ایک درویش نے گھر والی مائی کو کہا کہ سحری پکانا۔ کیونکہ شاہ صاحب نے روزہ رکھنا ہے۔ لہذا وہ مائی سحری کے وقت آپ کے لئے کھانا پکالائی۔ کیونکہ نور محمد درویش نے کہا تھا کہ آپ نے روزہ رکھنا ہے۔ یہ سن کر آپ نے درویش کو بہت ڈانٹا کہ تو مجھے رسوا کرتا پھرتا ہے۔ اُن کے بھتیجے لطیف شاہ صاحب بھی نہایت پرہیزگار اور مجاہد تھے۔ بہت ہی حسین اور جمیل تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی حضور سے مستفید ہوکر صاحبِ ارشاد ہوئے۔ اور کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوگئے۔ تبارک تعالیٰ جوارِ رحمت میں داخل کرے۔ آمین

حضرت میاں احمد دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا مسکن موضع لنگاہ ضلع گورداسپور تھا۔ یہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفۂ

Marfat.com

اوّل تھے۔ نہایت ہی باکمال اور اہلِ دل بزرگ گذرے ہیں ۔متشرع۔پاک باطن۔اور وفا شعار انسان تھے۔ عابد و زاہد اور شب بیدار تھے۔اعلیٰ طبقہ کے اولیاء سے تھے۔ حضور قبلہ عالمؒ کے متوسلین کو یہ آداب طریقت فرمایا کرتے تھے۔خوش خلق اور سادہ مزاج تھے۔کشف قبور میں دسترس رکھتے تھے۔ اگرچہ سب خادموں سے اعلیٰ و برتر تھے مگر ہر درویش کی خدمت کو عزیز سمجھتے۔حضور کے ساتھ سفر میں اگر کسی دوست کی جوتی ٹوٹی ہوئی دیکھتے یا پھٹا کپڑا دیکھتے تو اُسے خود درست کر دیتے۔ اپنے اوراد و وظائف کے بہت پابند تھے۔

خداوند کریم جنت الفردوس عطا فرماوے۔ آمین

الحاج پیر سید چراغ شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مولد و مسکن مقام مراڑہ متصل ظفروال ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ صحیح النسب سید ہیں۔علم و فضل و تقویٰ و حضورِ رضا میں اپنی مثال آپ ہیں۔ نہایت اعلیٰ پایہ کے بزرگ ہیں۔طبیعت حلیم۔گفتار نرم۔رحمدل اور سادہ مزاج ہیں۔شریعت کے بہت پابند ہیں۔ان کا فیض بہ نسبت اور خلفاء کے بہت زیادہ ہے۔ علاقہ گجرات و لائلپور۔ اضلاع ہوشیارپور۔گورداسپور۔امرتسر وغیرہ میں اِن کے متوسلین بہت زیادہ ہیں۔علم ظاہری و باطنی میں وسیع دسترس ہے۔نہایت پرہیزگار ہیں۔ہر وقت باوضو اور ذکرِ الٰہی سے سرشار رہتے ہیں۔حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے نہایت ہی اعلیٰ خدمت گذار ہیں۔ اور باادب ہیں۔ آپ کے ادب کی ایک مثال یہ ہے کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مویشی بھی اگر وہاں جاتے تو یہ اُن کے پاؤں چومتے۔ایک دفعہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ایک درویش کا گذر وہاں سے ہوا۔جن کے ساتھ ایک مویشی بھی تھا۔جب شاہ صاحب نے مویشی کو دیکھا تو اُسے اپنے رہائشی مکان کے

Marfat.com

ہر کمرہ میں پھرایا تاکہ اس کے قدموں کی برکت سے ہمارے ہاں بھی برکت ہو۔ حضور قبلہ عالمؒ کی نظرِ شفقت سے اِن کے آبا و اجداد کے جو متوسلین تھے۔ انھوں نے بھی ان سے دوبارہ بیعت کی۔ اور مستفید ہوئے۔ خداوند کریم اُن کے وجود سے خلق کو فیض عمیم بخشے۔ آمین

حضرت قبلہ سیّد امیر حسین شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مسکن موضع جہانیاں تحصیل نارووال ہیں ہے صحیح النسب سید ہیں خاندانی طبیب بھی ہیں۔ حضور قبلہ عالمؒ کی خدمت بابرکت میں کافی عرصہ رہے۔ نہایت پرہیزگار اور متورع ہیں۔ علم ظاہری و باطنی میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ ادیب اور نکتہ سنج انسان ہیں۔ تجربہ کار حکیم اور اہلِ دل بزرگ ہیں۔ عالم وزاہد اور صاحب کشف ہیں۔ آپ کے دستِ بابرکت پر بہت سے لوگ بیعت ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کا بہت رابطہ و اتحاد ہے۔ دربار شریف کے اعلیٰ خدمتگاروں اور خیر اندیش انسانوں میں سے ہیں۔ حضور کی اِس سوانحعمری کو کامیاب کرنے میں آپ بھی کافی ممد ہوئے۔ اور وقتاً فوقتاً مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ ان کے صاحبزادے صاحب سید ظہور حسین شاہ صاحب بھی حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہیں۔ لائق وفاضل اور مدرس اعلیٰ ہیں۔ ادیب اور خلیق انسان ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ یعنی خلعت خلافت سے موزوں فرمادیا تھا۔ خداوند کریم اِس خاندان کے کمالات کو دن بدن زیادہ کرے۔ آمین

حضرت میاں محمد اسمٰعیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا مسکن موضع بھڑتھ ضلع گورداسپور تھا۔ عمر کا پہلا حصہ سرکاری

Marfat.com

ملازمت میں گذرا۔ پھر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کو مقدم کیا اور سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ رہے۔ بہت ہی مودب و خدمت گذار اور عابد و زاہد تھے۔ وقت کی قدر اُن کے نزدیک بہت تھی۔

در دست فقیر نقد بنست جز وقت
آں نیز اگر از دست رَوَد وائے برد

اگر سفر میں ہوتے اور وظائف کچھ رہ جاتے تو منزل چھوڑ کر اپنے مقررہ وظائف پڑھ کر پھر سفر کرتے۔ طبیعت سادہ اور خوش مزاج تھے۔ لباس سادہ زیب تن رکھتے اور ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ ان کا لڑکا میاں محمد اسحاق بھی صاحب اجازت ہے۔ خداوندکریم ان کی قبر کو روشن کرے۔ آمین

حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ حضرت امیر حسین شاہ صاحب جہانوی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کا مولد و مسکن بھی دراصل موضع جہانوی ہے۔ مگر اب پہاڑی پور ضلع لاہور میں سکونت پذیر ہیں پرہیزگار متشرع۔ ذکر و فکر میں سرشار رہتے ہیں۔ شب بیدار اور سخی طبیعت ہیں۔ کم گو اور سادہ مزاج ہیں۔ علم دین میں بھی وسیع دسترس رکھتے ہیں۔ پاکباز اور راست گو انسان ہیں۔ ان کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ یہ سلف صالحین سے ہیں۔ آپ کے حقیقی بھائی جناب سید لطیف شاہ صاحب کو بھی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرمائی تھی۔ اللہ کریم آپ کو ترقی و فروغ بخشے۔ آمین

حضرت مولانا مولوی عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ان کا مسکن موضع الہڑ تحصیل پسرور میں تھا۔ نہایت عالم و فاضل تھے۔ علم لدنی

Marfat.com

سے بھی آراستہ تھے عقیل اور فہیم تھے۔ ذہین اس قدر رکھتے تھے کہ کتابوں کے اوراق اور جزوں کو زبانی یاد رکھتے۔ کامل طبیب اور سخی تھے۔ خوش خلق اور معاملہ فہم تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے منظور نظر اور پسندیدہ خاطر تھے۔ حضور کی مجلس کے مقرب اور باعث رونق تھے۔ حضور اپنے اوقات امراض میں ان ہی کے علاج کو پسند فرماتے۔ ان کے حلقہ میں حضور کی توجہ سے اثر اور گرمی اتنی تھی کہ کہیں اور نہ دیکھی گئی۔ باوقار اور وجیہہ مرد تھے۔ عمر کے اول حصہ میں سرکاری ملازم بھی رہے۔ مگر غلبۂ عشق نے آخر پیر مغاں کے در کا بنا کے چھوڑا ان کے حقیقی بھائی مولوی عبدالکریم صاحب بھی حضور سے مستفیض ہو کر خلعت خلافت سے آراستہ تھے۔ نہایت عابد و زاہد اور شب بیدار تھے۔ نیز پرہیزگار انسان تھے۔ خداوند کریم اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا مولوی محمد مسعود صاحب رحمتہ اللہ علیہ

یہ مولوی عبدالغنی صاحب کی برادری میں سے بھائی تھے۔ عالم و فاضل اور محدث تھے علم حدیث کے سند یافتہ عالم تھے۔ مرزائیوں اور وہابیوں سے مناظرہ کرنے میں یگانہ تھے کوئی مرزائی یا وہابی ان کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکتا تھا۔ حلیم الطبع، خوش خلق اور خوبصورت مرد کامل تھے۔ عالم باعمل تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ پاک میں ان کی قدر و منزلت بہت تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ مولوی محمد مسعود سے بڑا عالم کون ہے۔ خداوند کریم مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

حضرت مولانا مولوی فضل الٰہی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی رہائش موضع بوعہ تحصیل شکر گڑھ میں ہے متشرع اور پرہیزگار بزرگ ہیں۔ آپ نے اپنی تمام عمر حضور پرنور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بسر کی ہے۔

Marfat.com

آپ حضور کے ساتھ بہت ہی مؤدب اور وفا شعار رہے ہیں۔ خوش خلق اور معاملہ فہم بزرگ ہیں۔

باوجود وسیع تجربہ کار ہونے کے نہایت منکسر المزاج اور حلیم الطبع ہیں۔ فنِ طب میں مہارت تامہ ہے۔ علوم ظاہری میں بھی وسیع دسترس رکھتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے دونوں طریق یعنی قادری اور نقشبندی کی انھیں اجازت ہے۔ ان کے دو فرزند ہیں ایک تو طبیب اور مولوی ہیں اور دوسرے ملازمت کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں آپ کے جمع کردہ مسودہ نے بہت مدد دی ہے۔ میں اس لحاظ سے آپ کا بہت ہی ممنون ہوں۔ اب آپ حضرت سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ کے حلقہ میں رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں فائز المرام فرمائے۔ آمین

شمس العلما حضرت حاجی محمد غوث صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا مسکن مقام سکھو چک ضلع گورداسپور تھا۔ یہ بزرگ بہت ہی بڑے عالم و فاضل۔ ادیب اور شاعر گذرے ہیں۔ شب بیدار۔ پُر درد واعظ اور حبِ اہل بیت میں سرشار تھے۔ مناظر اعلیٰ درجہ کے تھے۔ پیروانِ فرقہ وہابیہ اور شیعہ آن کے نام سے ترساں و لرزاں رہا کرتے۔ ضلع گورداسپور میں ان کے پایہ کا کوئی اور عالم نہ تھا۔ ان کی بیعت قادری سلسلے میں حضرت مولانا مولوی نجم الدین رحمتہ اللہ علیہ دوکوہا والوں سے تھی۔ آن کے انتقال کے بعد نقشبندیہ طریق میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ اور خلعتِ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ نہایت خلیق۔ ذی شعور اور اہلِ دل بزرگ ہوئے ہیں۔ اللہ کریم جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

واقفِ اسرارِ طریقت و حقیقت حضرت مولینا سید منظر حسین شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مولد و مسکن مقام کھنڈی شریف ضلع گورداسپور میں ہے صحیح النسب سید ہیں۔

Marfat.com

مرد کامل اور بے ریا ہیں۔ آپ کی طبیعت جلالی ہے۔ پرہیزگار۔ متورع۔ عابد و زاہد اور صوفی منش ہیں۔ عبادات الٰہیہ میں بہت مستحکم ہیں۔ وظائف میں اکثر مشغول رہتے ہیں۔ سیفی شریف۔ دلائل الخیرات۔ حزب البحر۔ درود مستغاث۔ تلاوت قرآن کریم کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے اوراد وظائف و نوافل میں مشغول رہتے ہیں۔ احکام شریعت میں بہت ہی محتاط ہیں۔ دل منور ہے۔ ان کی مجلس میں اگر کوئی شریعت کے خلاف ذراسی بھی لغزش کرے تو یہ برداشت نہیں کرتے۔ فوراً مناسب تادیب کر دیتے ہیں۔ طہارت میں بھی بہت ہی محتاط ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ آب رواں سے طہارت کی جاوے۔ اگر نہ مل سکے تو پھر دوسرا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ مرد خدا صحیح النسب سید بھی ہے۔ اور امین بھی۔ ان کے عملیات نہایت با اثر ہوتے ہیں۔ علم میں بھی کافی تجربہ کار ہیں۔ اللھم زد فزد۔ آمین۔

حضرت مولینا نبی بخش صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مسکن لاہور تھا۔ آپ عالم بے بدل اور قرآن و حدیث و فقہ کے پورے پورے ماہر تھے۔ قرآن کریم کی تفسیر "تفسیر نبوی" ان ہی کی تصنیف ہے۔ تصوف میں بھی اعلیٰ درجہ رکھتے تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے بہت ہی عقیدت رکھتے تھے غیر فرقوں کی وہ کتابیں جو انھوں نے اہل سنۃ کے خلاف لکھی ہیں اُن کا معقول جواب دیتے سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے درجات کے بارے میں اگر کوئی ذرا سی بھی لغزش یا گستاخی کرتا تو یہ برداشت نہ کرتے تھے۔ فوراً کافی ووافی جواب دے دیتے۔ الغرض بہت ہی باکمال انسان گذرے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حضرت سائیں مہر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا مسکن چھنی فتووال ریاست جموں تھا۔ آپ حضور کے نہایت مقرب اور خادم خاص تھے۔ عین عالم شباب میں ہی حضور کی خدمت اختیار کر لی۔ اور خوب دربار حضوری میں رہ کر وہ قرب حاصل کیا کہ محرم راز ومخزن اسرار اور آپ کے ڈیرے کے محافظین گئے۔ سفر وحضر میں جو خدمت آن سے ہوئی وہ آج تک کسی اور سے نہ ہو سکی۔ گھر کے اندرونی وبیرونی کام آن کے سپرد تھے۔ امین اس قدر تھے کہ کوئی چیز حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی بغیر اجازت کے استعمال نہ کرتے۔ خواہ خراب ہی کیوں نہ ہو جاوے۔ مسکین طبع اور کم گو تھے۔ لباس سادہ ومو ٹا اور رنگین استعمال کرتے تھے۔ تہوہ بکثرت استعمال کرتے۔ حضور قبلہ عالم سے اتحادی رابطہ تھا۔ ایک دفعہ حضور رحمتہ اللہ علیہ سرہند شریف سے واپس آتے ہوئے بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ زندگی سے مایوسی ہو گئی تو آپ نے مولوی فضل الٰہی صاحب کو بلا کر یہ چند وصیتیں کیں کہ میری اولاد کو کہنا کہ کسی نہ کسی بزرگ سے بیعت ہوتے رہیں۔ اپنا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مطابق رکھیں۔ اور سائیں صاحب کو میری جا بجا سمجھیں۔ آپ کا انتقال چھپاڈنی سیالکوٹ میں مائی صاحبہ غلام آمنہ بی بی کے ہاں ہوا۔ اور چھپاڈنی ہی میں آپ کی مرقد مبارک ہے۔ اللہ کریم ان کی مرقد روشن فرمائے۔ آمین۔

حضرت حافظ سید فضل شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کی رہائش قاضی باقر ضلع گجرات میں ہے۔ بہت ہی عالم وفاضل اور اعلیٰ درجہ کے قاری ہیں۔ خوش خلق اور حلیم الطبع وراست گو آدمی ہیں۔ رمضان شریف میں حضرت قبلہ عالمؒ ان سے دس دس یا بارہ بارہ سپارے ایک ایک رات میں

Marfat.com

سنا کرتے تھے۔ اور ان کی قراءت کو بہت پسند فرماتے تھے۔
اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ آمین۔

حضرت میاں فضل صاحب سلمہ الرحمٰن

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت باؤلی شریف والوں کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اور آپس میں پیر بھائی تھے۔ حضرت باؤلی شریف والے حضور کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے۔ اور ہر معاملہ میں حضور کی رائے کو ترجیح دیتے گویا کہ درمیان میں دوئی کا پردہ نہ تھا۔ میاں فضل صاحب حضرت باؤلی شریف والوں کے حلقۂ ارادت اور خاصانِ خاص میں سے ہیں۔ چونکہ حضرت باؤلی شریف والوں کی اولادِ نرینہ نہ تھی۔ لہٰذا حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اُن کو حضرت باؤلی شریف والوں کا بمنزلہ فرزند سمجھتے ہوئے فیوضاتِ ظاہری و باطنی سے نواز کر اجازت بھی عطا فرما دی۔ اور آپ کی نگاہِ پاک اور توجہ خاص سے باؤلی شریف کی سجادہ نشینی کا شرف ان کو حاصل ہو گیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ آمین۔

حضرت سید ہاشم علی شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کی سکونت تخت پور ضلع سیالکوٹ ہے۔ منکسر المزاج اور دیانتدار آدمی ہیں۔ دربار شریف کے خادمانِ خاص سے ہیں۔ بہت خدمت گذار اور وفا شعار ہیں۔ صحیح النسب سید ہیں۔ پابند شریعت۔ اہلِ علم اور واقفِ طریقت ہیں۔ انجمن تعمیر روضہ شریف کے سکرٹری اور خزانچی کا کام نہایت عمدگی اور دیانتداری سے کر رہے ہیں۔ اللہ کریم آپ کو ترقی بخشے۔ آمین

Marfat.com

معلیٰ القاب حضرت میاں محمد شریف صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ موضع فتو وال ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ حضور کے منظورِ نظر خلفا سے ہیں۔ اہلِ علم اور اہلِ دل بزرگ ہیں۔ صاف دل، حلیم الطبع اور کم گو ہیں۔ عابد و زاہد ہیں۔ ان کا فیض زیادہ تر پہاڑی علاقہ میں جاری ہے۔ سخی اور فیض رساں ہیں۔ روحانی کیفیت بہت اچھی ہے۔ باا ثر اور باکمال بزرگ ہیں۔ ان کے والد صاحب حضرت میاں احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سید چتن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آلو مہار والوں کے اَجلّ خلفاء میں سے تھے۔ اور بہت باکمال بزرگ ہو گذرے ہیں۔ خداوند کریم ان کا فیض جاری وساری رکھے۔ آمین

حضرت صوفی محمد دین صاحب سلمہ الرحمٰن!

آپ کا مسکن رام داس ضلع امرتسر بن ہے۔ یہ حضور کے خلفائے عظام سے ہیں۔ حضور کے بہت ہی منظورِ نظر ہیں۔ ان کی طبیعت نرم اور بُردبار ہے۔ معاملہ فہم اور دانا انسان ہیں۔ ہر سال حضور کے لختِ جگر صاحبزادہ سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف کرواتے ہیں۔ اور اچھے اچھے علماء و نعت خواں اور صوفیائے کرام کو مدعو کرتے ہیں۔ ان ہی کی کوششوں سے اس علاقہ میں حنفیت پھیلی۔ دینِ حق کی تبلیغ میں ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ اپنی سال بھر کی کمائی عرس شریف پر صرف کر دیتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ پاک کی برکت سے کامیاب اور اہلِ دل بزرگ ہیں۔ اللہ کریم اور بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حضرت پیر سید ماہی شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

ان کی سکونت علی پور سیداں ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت منظورِ نظر خلفاء سے ہیں۔ باوجود حضور کی برادری اور ہم سکونت ہونے کے آپ کی غلامی کو فخر کا باعث سمجھتے ہیں۔ نہایت متقی۔ خدا یاد اور پاکباز بزرگ ہیں۔ خداوند کریم اپنا سایہ رحمت رکھے۔ آمین۔

حضرت مولانا مولوی حافظ ظفر علی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مسکن خاص شہر پسرور ضلع سیالکوٹ تھا۔ آپ کے والد اشرف علی صاحب نہایت پابند صوم و صلوٰۃ اور خادمِ شریعت تھے۔ علامہ حافظ صاحب نے نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ پندرہ سولہ برس کی عمر میں انٹرنس پاس کر کے ریاست کشمیر میں امیدوار نائب تحصیلداری پر کام کرتے رہے۔ ع گر تو نے پسندی تغییر کن قضا را" کے مصداق بن کر آپ کے والد ماجد نے آپ کو دربار علی پوری محلہ شرقی میں پیش فرمایا لیکن کچھ مدت کے بعد آپ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت فرمائی۔ آپ نے والہانہ عشق و محبت کے ذریعہ حضور کی نگاہ پاک کو اپنی طرف اسقدر مبذول کر لیا کہ حضور نے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مقامات طے کرائے جو کہ کسی دوسرے کو عرصہ دراز کی محنت شاقہ کے بعد بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ مجاہد اعظم نے چھ سال متواتر بعد نماز صبح پسرور سے روانہ ہو کر دربار عالیہ میں حاضری دی۔ اور بعد نماز عصر اجازت لے کر ہر روز واپس پسرور چلے جاتے تھے۔ اس چھ سال کے عرصہ میں بارش۔ آندھی۔ گرمی۔ طوفان بھی آپ کے سدِ راہ نہ بن سکے

Marfat.com

ایک دفعہ راستہ میں عبور کر کے جانے والے نالۂ ڈیک میں پانی کا سیلاب بہت آیا ہُوا تھا۔ آپ بلاخوف و تامّل پانی میں اُتر گئے۔ جب درمیان پہنچے تو ڈوب گئے۔ اتنے میں غیب سے آواز سنائی دی۔ کہ ہاتھ پکڑو۔ دیکھا کہ ایک مبارک ہاتھ پانی کے اوپر لٹک رہا ہے۔ آپ نے اُسے پکڑ لیا اور پار ہو گئے۔ جب دربارِ سرکار میں حاضر ہوئے تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے متبسّم ہو کر پوچھا کہ حافظ صاحب زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی۔ اس مدّتِ مجاہدہ کے ختم ہونے پر آپ کو سلسلہ عالیہ کی اجازت ہو گئی۔ عمر کا اوّل حصّہ تو امیرانہ طور پر گذرا۔ لیکن حضور کی صحبت میں رہنے سے ایسا اثر ہوا کہ باقی عمر فقیرانہ طور پر گذار دی۔ سفید کرتہ۔ سفید یا سیاہ ململ کی ٹوپی نیلا تہ بند استعمال کرتے۔ تسبیح۔ مسواک وغیرہ کے لئے ایک نسواری رنگ کا تھیلا رکھتے تھے۔

ایک دفعہ حضور قبلہ عالم کے ساتھ گجرات (پنجاب) میں تشریف لے گئے۔ اُن دنوں وہاں سماع موتٰی کے مسئلہ کا چرچا تھا۔ دربار شاہ دولہ رحمتہ اللہ علیہ میں حضرت قاضی سلطان محمود صاحب آوان شریف والے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کسی نے شہر میں مجاہدِ اعظم کی منادی کرا دی۔ وقت مقررہ پر لوگ مسجد شاہ دولہ میں جوق در جوق جمع ہو گئے۔ منبر شریف کے ایک طرف حضرت قاضی صاحبؒ اور دوسری طرف سرکار لاثانی رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما تھے فرمان کے بموجب منبر کے پیچھے کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی۔ آپ کا اپنا بیان ہے کہ مجھ سے اس قدر پُرجوش تقریر ہوئی کہ مجھے خود معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اختتامِ تقریر پر حضرت قاضی صاحب آوان شریف والوں نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ آپ تو بڑے "جرنیل ہیں" اس کے بعد تمام عمر اشاعتِ دین میں گذار دی۔ ہزاروں کے مجمع میں آپ کی تقریر کو مقدم رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت

Marfat.com

فکر۔ اوراد و وظائف میں گذرتا تھا۔ بعد نماز عصر حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ختم بذکر جہر تلاوت فرماتے باقی میں بیٹھ کر مراقبہ فرماتے۔ بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ کی تلاوت فرماتے۔ اور آخری لفظ عظیم کا تین مرتبہ تکرار کرتے۔ ستمبر ۱۹۱۸ء میں قصبہ رنبیر سنگھ پورہ میں نماز عید الضحیٰ پڑھ کر عازم لائلپور ہوئے چند دن دورہ فرما کر جلدی ہی در دولت پر رونق افروز ہوئے اور ۱۵ یوم بیمار رہ کر ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو بروز جمعرات وصال فرما گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین

جناب حضرت حافظ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کی رہائش خاص علی پور سیداں میں ہے۔ صحیح النسب سید ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اور بھانجے ہیں۔ حافظ قرآن پاک ہونے کے علاوہ عالم بھی ہیں۔ خداوند کریم اور ترقی بخشے۔ آمین

جناب حضرت پیر محمد شریف صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کا مولد رام داس ضلع امرت سر میں ہے۔ آپ محمد شاہ صاحب المشہور سکی والوں کی اولاد سے ہیں۔ بہت خدایاد۔ متشرع۔ پرہیزگار اور عابد و زاہد درویش ہیں۔ متوکل انسان ہیں۔ اپنی سال بھر کی کمائی حضور کے دربار اقدس پر نذرانہ پیش کر دینا انھیں کا معمول ہے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ دربار شریف پر حاضری کے وقت منصب امامت ان ہی کے سپرد رہا ہے اور آج تک ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں مرشبوں اور سائلوں کا کام عموماً ان کے سپرد کیا جاتا تھا۔ نہایت راست گو اور جمالی طبیعت کے بزرگ ہیں۔ حضور کے

Marfat.com

جلیل القدر خلفاء سے ہیں ۔ اللہ کریم اور زیادہ رحمت نازل کرے ۔ آمین

حضرت میاں نظام الدین صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کی رہائش مقام دیوبلی ریاست جموں میں ہے ۔ نہایت حلیم الطبع ۔ شریف بردبار اور ہنس مکھ انسان ہیں طبیعت جمالی ہے ۔ اور غصہ تو آتا ہی نہیں ۔ ذریعہ معاش کاشتکاری ہے ۔ نہایت عابد و زاہد ۔ متورع اور متقی مرد ہیں ۔ کم گو اور دربار عالیہ کے نہایت خیر اندیش فرد ہیں ۔ مسلک درویشانہ ہے ۔ مسائل فقہ کو خوب جانتے ہیں ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت ان پر بہت ہے میں نے تو ان کو باوجود دنیا میں رہتے ہوئے تارک الدنیا دیکھا ہے ۔ نفیس الخیال انسان ہیں ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے سایہ بابرکت کو تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

حضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا مسکن کوہالی ضلع امرتسر میں ہے ۔ شب بیدار اور صوفی منش انسان ہیں ۔ خوش خلق ۔ حلیم الطبع اور بردبار نوجوان ہیں ۔ باطنی کیفیت بہت ہی اچھی ہے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے ان کا فیض بھی جاری و ساری ہے ۔ اللہ کریم اور زیادہ رحمت فرمائے ۔ آمین

الحاج حضرت مولینا مولوی حافظ سراج احمد صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کی رہائش اچھرہ ضلع لاہور ہے ۔ بہت سادہ طبیعت ہیں ۔ زہد و ریاضت ۔ وظائف اور اوراد میں اکثر وقت صرف کرتے ہیں ۔ صوفی منش

Marfat.com

واعظ ہیں۔ ان کا وعظ حسبقدر موثر ہوتا ہے۔ بہت کم علماء کے مواعظ میں دیکھنے میں آیا ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اور دربار شریف میں کثرت سے حاضری کے سبب بہت ہی تھوڑے عرصہ میں حضور کے منظور نظر ہوگئے اور خلعت خلافت سے نوازے گئے۔ مثنوی شریف ایسے پُر درد انداز میں پڑھتے ہیں کہ سننے والے وجد میں آجاتے ہیں۔ آپ کی طبیعت میں سوز و درد اور اخلاص بہت ہی زیادہ ہے اللہ کریم آن کے درجات میں روز افزوں ترقی فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ غلام فرید صاحب سلمہ الرحمٰن

آپ کا مسکن نقبال شریف ضلع کیمل پور ہے اور حضرت ہادی نامدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ ہادی نامدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ تیراہی کے اجل خلفاء سے تھے۔ حضرت صاحبزادہ غلام فرید صاحب نہایت خوش خلق۔ حلیم الطبع نوجوان ہیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے دادا پاک یعنی ہادی نامدار رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے اندر صاحب مذکور کو بیعت کیا اور توجہ سے مسرور فرمایا اور تلقین روضہ شریف کے اندر ہی عطا فرمادی۔ صاحب علم اور فہم و فراست ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور زیادہ برکت عطا کرے۔ آمین

حضرت حکیم سید سردار علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی رہائش دوسوہا ضلع ہوشیارپور ہے۔ آپ کی طبیعت

Marfat.com

جمالی اور مسلک درویشانہ ہے۔ ہر وقت خندہ رو اور شگفتہ رہتے ہیں۔ علم طب میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ پاک سے ظاہری و باطنی علم سے مالا مال ہیں۔ شروع شروع میں متواتر کئی سال تک حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور دوران قیام میں جو بیمار اور سائل دربار شریف میں حاضر ہوتا تو اس کا علاج معالجہ ان کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ اللہ کریم آپ کی عمر میں برکت عطا کرے۔ آمین

حضرت سید نور اللہ شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ علاقہ رجوری کے رہنے والے ہیں۔ نہایت متقی۔ عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔ آمین

حضرت پیر حفیظ اللہ صاحب سلمہ الرحمن۔ آپ ملک کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ نہایت پارسا۔ صاحب باطن اور اہلِ علم بزرگ ہیں۔ خاندانی پیر زادے ہیں۔ اللہ کریم اُن کے درجات اور بلند کرے۔ آمین

حضرت سائیں مقصود علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ بمقام چھموسا ہنا ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی زمانہ میں سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہے طبیعت ملنگانہ تھی۔ نہایت شب بیدار اور خدا یاد تھے۔ لباس رنگین پہنتے تھے۔

تارک دنیا اور قانع تھے۔ بجز حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی سے

اُلس نہ رکھتے تھے۔ حق گوئی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ کریم ان کے مرقد کو روشن کرے۔ آمین۔ ابتداء زمانہ میں سائیں صاحب ننگ غیر شرع تھے حضور قبلہ عالم کی صحبت کی برکت سے ایسے پابند شریعت ہوئے کہ کوئی ان کا نظیر نہیں ملتا۔

سائیں جواہر خاں صاحب مرحوم ساکن موضع لنگاہ۔

حضرت سید امیر علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وڈالہ ضلع امرت سر

حضرت سید سردار فتح علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ چک باجرا ریاست جموں

حضرت سید سردار علی شاہ صاحب فتح پور ضلع امیر پور

حضرت قبلہ شاہ صاحب۔ حاجی سید عطر شاہ صاحب مرحوم۔ کھنڈی شریف۔ ضلع گورداسپور

حضرت سید امام علی شاہ صاحب مرحوم ساکن قصبہ کوٹلہ

حکیم عبدالعزیز صاحب پٹھان کوٹی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

سید الطاف حسین شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن ضلع گورداسپور از مغلپورہ

جناب چودہری ارشد خانصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از موضع کنگرے

حضرت پیر صدر الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن دریا۔

حضرت میاں حسین بخش صاحب ملی پوری مرحوم۔

حضرت حافظ محمد دین صاحب مرحوم ساکن بھجیوالی۔

جناب شاہ صاحب سید حافظ سلطان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ رتن گڑھ

جناب حافظ مشتاق احمد صاحب مرحوم میبر لکھی۔

جناب حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۶۷ جنوبی سرگودھا۔

جناب میاں محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن میاں محمد اسمٰعیل صاحب [illegible]

Marfat.com

حضرت جناب نبی بخش صاحب ساکن موضع کنگرے مرحوم

جناب مولوی شیر محمد صاحب مرحوم جکراور

جناب مولوی احمد بخش صاحب سلم اللہ تعالیٰ ۔ از کوٹ مہتاب خان المعروف بھجیر

چوہدری خان محمد صاحب قطھرووال ضلع لائل پور سلم اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ از بہار اڑیسہ

حضرت عبد السمیع صاحب ضلع نواب شاہ ملک سندھ

حضرت قاضی پیر محمد صاحب مرحوم ساکن نواں شہر ضلع جموں

حضرت حکیم حاذق محمد شریف صاحب سند یافتہ طبیہ کالج لاہور سلم اللہ تعالیٰ ۔ حال وارد موضع عالمیانہ ضلع سیالکوٹ ۔

حضرت مولینا مولوی حکیم و حافظ فتح محمد شفیع صاحب سلم اللہ تعالیٰ از شکیم قادیان ضلع سیالکوٹ ۔

جناب چوہدری حکیم دین صاحب نفیر انوالی ضلع بھاول نگر ریاست بھاولپور سلم اللہ تعالیٰ

حضرت جناب سید لطیف شاہ صاحب ساکن موضع جہانیاں حال وارد موضع پہاڑی پور ڈاکخانہ سانگلہ سلم اللہ تعالیٰ

حضرت جناب سید ظہور حسین شاہ صاحب بن سید امیر حسین صاحب جہانیاں حال پہاڑی پور سلم اللہ تعالیٰ

حضرت حافظ جلال دین صاحب ساکن موضع قصبہ ضلع گجرات سلم اللہ تعالیٰ

جناب چوہدری لعل دین صاحب

جناب ملک محمد اقبال صاحب وزیر آبادی

حضرت سید لعل شاہ صاحب مقام سالم ضلع سرگودھا ۔

حضرت حفیظ اللہ شاہ صاحب ملک کشمیر

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء ہیں ۔ مگر ان سب کے تفصیلی ذکر کے لئے یہ کتاب متحمل نہیں ہوسکتی ۔ لہذا جن صاحبان کے اسمائے

Marfat.com

گرامی سہو و خطا کی وجہ سے رہ گئے ہوں وہ معاف فرمائیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے لئے بعض صاحبوں کو اجازت مرحمت فرمائی تھی لہٰذا اس اجازت و خلافت کو اپنے ذاتی کمال کی سند سمجھ کر ترقی اور عمل کرنے سے نہ رہ جائیں۔

"ایں چمن دارد بسے شاخ بلند"

مقاماتِ سلوک کو تمام و کمال حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے۔

مقربین و خادمانِ خاص

بھائی کریم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی سکونت علی پور سیداں ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت ہی منظورِ نظر خادم ہیں۔ چونکہ حضور کے پروردہ ہیں۔ لہٰذا آپ ان کو بمنزلہ فرزند سمجھتے تھے اللہ کریم ان پر اپنی مہربانی نازل کرے۔ آمین۔

جناب مستری حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ ضلع کیمبل پور کے رہنے والے تھے۔ بیعت تو آن کی للہ شریف تھی لیکن حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت تھی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کو باعثِ فخر سمجھتے تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف

Marfat.com

کے لبعد روضہ پاک کی تعمیر کا کام انھوں نے اپنے ہاتھ سے کیا ہے۔ اور تعمیر بھی اس طریقہ سے کی کہ ایک اینٹ بھی بغیر وضو روضہ پاک پر نہ لگائی۔ روضہ پاک کے آمد و خرچ کا حساب انھیں کے سپرد تھا۔ جس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت دیانتداری اور امانت سے کیا۔ فن صنعت میں ایسے کامل تھے۔ کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ پاک ان کے اس فن کا شاہد ہے۔ افسوس! کہ روضہ پاک کی تعمیر سے پہلے پہلے ہی ان کی عمر کا جام لبریز ہوگیا۔ اور واصل بحق ہو کر بھی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں ہی رہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا مزار قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ پاک سے چند گز کے فاصلہ پر جانب جنوب واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مرقد کو روشن کرے۔ آمین

جناب چوہدری صاحب علی محمد موضع رتن گڈھ۔ چوہدری شیر محمد صاحب گھٹ والے میاں نواب دین صاحب موضع کرلوپ۔ مستری محمد دین صاحب بھاٹھاں والے۔ یہ چاروں صاحبان خاندانی شریف آدمی ہیں۔ اور حضور پُر نور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خاص الخاص خادموں میں سے ہیں۔ دربار شریف کی خدمت دل و جان سے کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو اور بھی توفیق اطاعت فرمائے۔ اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی روح مبارک ان پر ہمیشہ خوش رہے۔ آمین

(میاں رحیم بخش صاحب مرحوم۔ میاں روشن دین و طالع مند صاحب و میاں حسین بخش صاحب۔ محمد خان۔ شیر محمد۔ علی احمد۔ محمد صادق۔ میاں الف دین صاحب۔ نیاز علی صاحب مرحوم)

یہ سب بزرگ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خادمانِ خاص سے ہیں۔ کیونکہ ان کو دن رات حضور کی خدمت میں رہنے کا فخر حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور جملہ یارانِ طریقت کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

Marfat.com

(میاں فضل الٰہی صاحب۔ جعفر دین۔ سراج دین۔ عبدالعزیز۔ ابراہیم۔ اللہ دتا۔ میاں نبی بخش۔ بابا قاری۔ چوہدری خیر الدین۔ جلال دین۔ دین محمد) یہ سب صاحبان حضور کے بہت وفادار اور کاروبار کاشتکاری میں جانفشانی سے کام کرنے والے اور لنگر کے خاص خدمتگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور خدمت کو قبول فرما کر دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ آمین

میاں نظام الدین صاحب مرحوم موضع بوعہ۔ بابو محمد عثمان مرحوم راولپنڈی۔ میاں تاج الدین صاحب رسول پور۔ چوہدری اسمٰعیل سنگھڑیال۔ میاں خدا بخش و منشی بشیر احمد موضع جوتیاں۔ کرم الدین۔ غلام قادر۔ میراں بخش صاحب بوعہ۔ چوہدری حکیم غلام رسول صاحب سدو وال۔ مستری لال دین جو ئیکے۔ مولوی تاج الدین بھرڑی۔ مستری نواب دین لنگوٹیاں۔ صوفی عبد العزیز جموں۔ حضرت مولوی تاج الدین صاحب کھاریاں ریاست جموں۔ میاں نظام الدین بھیٹے کلاں۔ میاں نظام الدین مسینیاں۔ حکیم خدا بخش صاحب۔ حاجی علم الدین۔ شیخ گل محمد۔ صوفی چراغ دین۔ شیخ محمد علی۔ عبد المجید شاہ صاحب لاہور عاقل حسین لاہور۔ مرزا اللہ رکھا ایریاں۔ حضرت سید محمد صدیق شاہ صاحب بھوپری۔ حاجی محمد روڑ اوالا بابو رحیم بخش اچھرہ لاہور۔ حاجی محمد لطیف صاحب لاہور۔ رحمت علی مالو کے۔ سائیں لال دین لنگیاں۔ منشی نذر محمد جینڈر کے۔ شیخ نور محمد ڈیرہ بابا نانک۔ چوہدری حیات محمد آچھ گوچھ۔ چوہدری خدا بخش صاحب مراڑہ۔ صوفی نذیر احمد ولد محمد شریف ماڑی کوٹلی لوہاران شرقی۔ شکر دین نڑولیاں۔ بابو اللہ بخش قصور۔ رستم علی سر لیعہ۔ محمد علی لغت خواں طوطی ہند ٹرپٹی۔ مولوی دین محمد۔ میاں بدر الدین چھجو کھیوا۔ راانجھا کہلی مستری محمد شریف زنگپورہ۔ منشی حسین بخش چھاؤنی سیالکوٹ۔ میاں رحمت علی ساہنا ضلع گجرات۔ چوہدری شیر علی صاحب عزیز پور بوہڑی۔ چوہدری فتح الدین بھولیوہ۔ مولوی رحمت علی لنگیاں۔ سید سعادت علی شاہ صاحب پرنسپل لاہور۔ سید برکت علی

Marfat.com

شاہ صاحب سید پور کھنہ۔ سلطان احمد۔ میاں حیات محمد۔ محمد اسمٰعیل لوعہ۔ قاسم علی۔ مولوی عبدالکریم بیرال۔ مولوی غلام محمد بھوپال۔ مولوی محمود الحسن موضع الہڑ۔ الٰہی بخش بھیڑی۔ چوہدری چراغ دین پٹھوہے۔ چوہدری محمد فاضل خاں سینگوال۔ منشی عبدالرحمٰن و مستری مہرالدین چک محمد یار۔ محمد الدین و شرف الدین سرگ پور۔ چوہدری اللہ رکھا نواں شہر۔ منشی اللہ دتا دیولی۔ چوہدری عبداللہ ڑپٹی۔ چوہدری محمد صادق جودھے۔ فضل الٰہی کوٹلی پٹھاناں۔ نواب الدین و حکیم غلام نبی امرتسر۔ مستری ابراہیم۔ مستری شاہ محمد۔ کبیر خاں لنگاہ۔ منشی مقبول احمد بکنور۔ شاہ محمد حجام آہلووال۔ محمد سلطان حجام چندر کے۔ جان محمد حجام گگڑ۔ مہرالدین للیانہ۔ سائیں شاہ محمد جوئیاں۔ مستری محمد رفیق جوڑیاں۔ صوفی اللہ دتا صاحب۔ حافظ رحمت اللہ۔ محمد دین۔ محمد اقبال صاحب وزیر آباد۔

ان سب حضرات کو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے بہت ہی عقیدت ہے۔ خداوند کریم ان کو حضور کی معیت نصیب فرمائے۔ آمین۔

آپ کے خادم تو لاتعداد ہیں۔ جن کا شمار دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ لہٰذا چند نام تبرکاً درج کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

باب ہشتم

شجرہ شریفہ نقشبندیہ قادریہ مجددیہ عالیہ رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین

از تالیف حضرت بحرحقیقت فخر خاندان قادریہ و نقشبندیہ عالیجناب آفتاب ہند حافظ ظفر علی صاحب مرحوم پسروری۔ (ضروری ترمیم کے ساتھ درج کیا جاتا ہے)

شجرہ شریفہ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یا عمیم الفضل ذات با بقا کیواسطے — رحم کرنا مجھ پہ ختم الانبیا کے واسطے
اس شفیع المذنبین اور رحمۃ اللعالمین — صاحب عالی مناقب والضحیٰ کیواسطے
ہو عطا مسکین کو یارب ترک ماسوا — حضرت صدیق اکبر ذو العطا کیواسطے
فارسی سلمان قاسم جعفر صادق امام — بایزید بوالحسن ذوالاتقیا کیواسطے
نیش نفس سرکش بدکیش سے رکھ مجھے — بو علی اور یوسف صاحب صفا کیواسطے
اور خواجہ عبدالخالق خواجہ عارف بحق — خواجہ محمود عزیز الاتقیا کیواسطے
یعنی آں حضرت عزیزاں علی رامیتنی — • عالم اکمل شۂ جود و سخا کے واسطے
حضرت بابا سماسی خواجہ امیر کلال — اور بہاؤ الدین امیر خواجہا کے واسطے
خواجہ اکبر بخاری یعنی شاہ نقشبند — نور چشم اس شہید کربلا کے واسطے
عشق اپنے میں ترقی بخش مجھ کو ربنا — خواجہ یعقوب چرخی بے ریا کیواسطے
دن بدن ہو یا الٰہی اتحاد و رابطہ — پیر سے خواجہ عبید اللہ ہما کیواسطے
خواجہ زاہد محمد خواجہ درویش ولی — خواجہ امکنگی محمد مقتدا کیواسطے

Marfat.com

حضرتِ باقی باللہ خواجہ ہمت بلند   امرِ مجدد الف ثانی بادشاہ کے واسطے
جو اولو العزموں کی تھے پشت و پناہ نیک ماٰب   یعنی سرہندی شہِ کشور کشا کیواسطے
آتشِ حرص و ہوا کو سرد کر دل سے میرے   خواجہ معصوم تارکِ ما سوا کیواسطے
جملہ دشواری دنیا و حشر کی آسان ہو   حجت اللہ اور زبیر اولیا کیواسطے
شکر ہے لاکھوں کہ یہ سرچار قیوم زماں   بہرِ بخشے ہیں خدا اس بے نوا کیواسطے
یعنی فاروقی و سرہندی یہ چاروں غوث تھے   کان ہے فیضان کی خلقِ خدا کیواسطے
دولتِ صبر و قناعت ہو عنایت قادرا   خواجہ قطب الدین حیدر مقتدا کیواسطے
اے خدا تیری رضا کی التجا رکھتا ہوں میں   شاہ جمال اللہ آں صاحب صفا کیواسطے
یہ دلِ مردہ ہو زندہ یا شہِ کون و مکاں   سید عیسیٰ جو عیسیٰ فی السما کے واسطے
بہرِ بابا جی ولی اللہ جو فیضی اللہ تھے   اور شہِ نور محمد پارسا کیواسطے
قبلۂ عالم جنا ہے اور کعبۂ دنیا و دیں   واسطے تیرا وہ ذی نور و ضیا کیواسطے
یعنی آں حضرت کی نظرے شہِ عالی مقام   شاہِ بازِ اوجِ عرفاں باوفا کیواسطے
جن کا اصلی نام ہے نام فقیر محمدی   اور ساجی گل بھی مردِ خدا کیواسطے
سرخرو ہی دو جہاں یا رب ہوئے میرے نصیب   مالکِ ملکِ یقین داعی ہدا کیواسطے
قبلۂ دیں کعبۂ ایماں شہِ ثانی لقب   حضرت شاہِ جماعت مقتدا کیواسطے
قطبِ عالم غوثِ اعظم دستگیرِ بیکساں   قبلۂ اہلِ یقین اس رہنما کے واسطے
یا الٰہی ہے مبارک نام جنکا علی حسین   سید والا نسب نورِ خدا کے واسطے
فاطمہ کے لعل گل اور گلشنِ حضرت علی   لختِ جگر حسنین نورِ مصطفیٰ کے واسطے
فیض سے جن کے ہوئے سرسبز اور تازہ قلوب   ہو خاتمہ بالخیر اس نجمِ ہدا کے واسطے
پھر یہ عاصی پر معاصی بھی کریما بخش لے   حرمتِ حضراتِ شجرہ خواجہا کے واسطے
دل میرا کر پاک یارب الفتِ اغیار سے   قبلہ و کعبہ ولیِ باخدا کے واسطے
اللّٰہم اغفر جمیع المومنین والمومنات   انبیا و اولیا و اصفیا کے واسطے

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے ثنا و حمد ذاتِ کبریا کے واسطے
اور ذاتِ کبریا حمد و ثنا کے واسطے

گرچہ ہوں عاصی مگر شاہِ رسل کا ہوں غلام
ہاتھ اٹھاتا ہوں اسی سے مولا دعا کے واسطے

حشر میں رسوا نہ کیجو میری مشتِ خاک کو
یارب اپنی رحمتِ انتہا کے واسطے

دل عطا کر سوختہ عشق شہِ ابرار میں
آنکھ روشن دے جمالِ مصطفےٰ کے واسطے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
حیدرِ صفدر علی مشکل کشا کے واسطے

حضرتِ خاتونِ جنت قرۃ العینِ رسول
یعنی بی بی فاطمہ خیر النساء کے واسطے

ہو گئے دونو منور نورِ سرورِ پاک سے
مرتضٰے اور فاطمہ اہلِ ہدا کے واسطے

گلستانِ سیدِ عالم کے دو گلہائے تر
کان ہے فیضان کی خلقِ خدا کے واسطے

کشتۂ شمشیرِ تسلیم و رضا شاہِ حسن
گنجِ نورِ معرفت بدر الدجےٰ کے واسطے

مرتضٰے خاتون سے ہو گئے منور شاہ حسن
صاحبِ اہلِ شفا ہیں ہر بلا کے واسطے

کر کرم کی اک نظر اور دیکھ میرا حالِ زار
یا خدا حسن مثنیٰ مجتبیٰ کے واسطے

محض عبد اللہ کی برکت سے میرا دل شاد کر
اور موسیٰ الجون سید با خدا کے واسطے

بخش مجھ کو شاہِ عبد اللہ موارث کی طفیل
اُس شہِ موسیٰ امام با صفا کے واسطے

کر عطا اپنی محبت بہرِ داؤد دوے
خواجۂ شاہ محمد مورثا کے واسطے

مشکلیں حل ہوں مری ہر غم سے ہو جائے نجات
سید یحییٰ کہ زاہد بے ریا کے واسطے

دل میرے کو نورِ عرفاں سے منور رکھ سدا
شاہ عبد اللہ جیلی پیشوا کے واسطے

بخش توفیق عبادت دور ہوں دل کی حجاب
سید ابو صالح پیرِ ہدا کے واسطے

قبلۂ اربابِ عرفاں کعبۂ اہلِ یقیں
پیرِ پیراں غوثِ اعظم پیشوا کے واسطے

Marfat.com

دستگیر بیکسان و پیشوائے انس و جان   شاہ محی الدین امام الاولیا کیواسطے
کر عطا صدق و مقال و رزق دے مجھکو حلال   عبدرزاق ولی صاحب عطا کیواسطے
از طفیل پاک خواجہ سید عبدالوہاب   صاحب فیضان کامل ذوالعطا کیواسطے
کر مشرف مجھ کو تو دیدار پر انوار سے   شاہ شرف الدین امیر خواجہا کیواسطے
حشر میں زیر لوائے حمد ہو میرا مقام   خواجہ شاہ عقیل اہل ہدا کے واسطے
بہر شمس الدین صحرائے میرا دل شاد کر   اور گدا رحمن اول باصفا کے واسطے
کر عطا قلب سلیم از بہر شمس الدین ولی   اور گدا رحمن ثانی باصفا کے واسطے
ہادیٔ سلطان عالم پیر کامل شاہ فضل   اور کمال کیتھلی صاحب حیا کیواسطے
رحم کر مجھ پر طفیل شاہ سکندر قادری   اور مجدد الف ثانی پادشاہ کیواسطے
حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم حق   حجتہ اللہ اور زبیر اولیا کیواسطے
از طفیل شاہ اشرف یعنی قطب الدین ولی   شاہ جمال اللہ آں صاحب ضیا کیواسطے
درد دل کی تو دوا کر اے میرے مولا کریم   خواجہ عیسی ولی ذوالاتقیا کیواسطے
بہر فیض اللہ پیر و پیشوائے کاملاں   اور شہ نور محمد پارسا کے واسطے
قبلہ گاہ جان و دل شاہ فقیر محمدی   یعنی حاجی گل شہ مشکل کشا کیواسطے
بہر سلطان حقیقت سید عالی مقام   وارث تاج و سریر انبیا کیواسطے
قیصر دین کعبہ ایمان شہ ثانی لقب   مالک اقلیم تسلیم و رضا کے واسطے
سایہ حق بر زمیں فرزند ختم المرسلین   حضرت شاہ جماعت مقتدا کیواسطے
یا الٰہی ہے مبارک نام جنکا علی حسین   سید والا نسب نور خدا کیواسطے
دین و دنیا میں ظفر کی ہو ظفر یارب کریم   اہلبیت مصطفےٰ آل عبا کیواسطے
بخشدے حافظ گدا کو اور جو مومن تمام   برکت پیران شجرہ بابقا کیواسطے
یا الٰہ العالمین یہ عرض ہو میری قبول   رحمتہ للعالمین خیر الوریٰ کے واسطے

Marfat.com

فقر اور زہد کے بیان میں

معلوم ہو کہ فقیر اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو اپنی ضرورت کی چیز کا محتاج ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ آدمی کو سب سے پہلے ضرورت اور حاجت اپنی ہستی اور زندگی کی ہے۔ اس کے بعد زندگی کے ثابت اور ہمیشہ رہنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد غذا اور مال اور اس کے سوا اور بہت سی چیزوں کی ضرورت اور حاجت رہا کرتی ہے۔ اور یہ بات نور روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ ان تمام چیزوں میں سے کوئی چیز اس انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہ انسان ان تمام چیزوں کا محتاج ہے۔ اور غنی اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو اپنے سوا دوسرے سے بے نیاز ہو۔ اور یہ صفت بجز اللہ پاک کے اور کسی میں نہیں ہے جل جلالہٗ

اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ تمام مخلوق کہ جو جن اور فرشتے اور انس اور شیاطین وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ہستی اور زندگی ان کی ذات کے ساتھ قائم نہیں ہے اور جب زندگی ذات کے ساتھ قائم نہ ہوئی تو وہ محتاج ٹھیرا۔ یہاں سے ثابت ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ سب مخلوق فقیر اور محتاج ہے چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے واللّٰہ الغنیُّ واَنتُم الفقراء یعنی خدا تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم سب فقیر ہو۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فقیر کے معنی یہ فرماتے ہیں ۔ اصبحتُ مرتہناً بعملی والامر بید غیری فلا فقیراً فقرمنی یعنی میں اپنے عمل میں پھنسا ہوا ہوں ہوں اور بات یہ ہے۔ کہ میرا کام دوسرے کے اختیار میں ہے۔ پھر کون ایسا فقیر ہوگا۔ کہ جو مجھ سے زیادہ عاجز اور لاچار ہو۔ اور اللہ رب العزت نے بھی اس مطلب کو یوں بیان فرمایا ہے۔ وَربک الغنی ذوالرحمۃ ۔ ان یشأ یذھبکم ویستخلف من بعدکم مّا یشاءُ۔ یعنی تیرا پروردگار غنی ہے رحمت والا ہے۔ اگر چاہے۔ تو سب کو ہلاک

Marfat.com

دوسری قوم کو پیدا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب لوگ فقیر ہیں۔ لیکن اہلِ تصوف کی اصلاح میں فقیر اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو اپنے میں محتاجی و لاچاری کی صفت دیکھے اور اس بات کو یقین کرے کہ خود سر سے لے کر پیر تک محتاج ہے۔ اور دنیا و آخرت میں کسی چیز کی ہستی اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

اس جگہ فقیر کے وہی معنی مراد ہیں۔ کہ جو حضرات صوفیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بیان کئے ہیں۔ اب یہاں اتنی بات سمجھ لی جائے۔ کہ اگر کوئی مال عمداً چھوڑ دے اسے زاہد کہتے ہیں۔ اگر خود مال ہی نہیں ملا۔ تو اسے فقیر کہتے ہیں۔ اور فقیر کی تین حالتیں ہیں۔ ایک حالت یہ ہے کہ اس کے پاس مال نہ ہو۔ مگر حتی المقدور مال کو ڈھونڈتا ہے۔ تو ایسے فقیر کو حریص کہیں گے دوسری حالت یہ ہے کہ مال کو طلب نہ کرے۔ اور اگر اس کو دیویں بھی تو نہ لے۔ اور مال سے بیزار رہے۔ ایسے فقیر کو زاہد کہیں گے تیسری حالت یہ ہے کہ مال نہ ڈھونڈے اور نہ طلب کرے۔ لیکن اگر دیویں تو لے لیوے۔ نہیں تو قناعت اختیار کرے۔ ایسے شخص کو فقیر قانع کہتے ہیں۔ اوّل ہم درویشی کی فضیلت اور بعد میں زہد کی خوبیاں ذکر کریں گے۔ کہ مال نہ ہونے میں بھی ایک بزرگی ہے۔ اگرچہ آدمی حریص اور طلبگار ہو۔

Marfat.com

درویشی اور فقیری کی فضیلت کا بیان

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تنگدست پارسا کو دوست رکھتا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے بلال! تو اس بات کی کوشش کر اور اس فکر میں لگا رہ کہ جب تو اس جہان فانی سے کوچ کرے۔ تب تیری حالت درویشی کی رہو۔ نہ تونگری کی۔

اور آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمت کے درویش اور فقیر جنت میں پانچ سو برس پہلے تونگروں سے جائیں گے۔ اور آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمت میں سب سے بہتر درویش اور فقیر لوگ ہیں۔ اور آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میرے دو پیشے ہیں۔ اب جو کوئی میرے ان دو پیشوں کو اختیار کرے گا اور پسند کرے گا۔ اور محبوب رکھے گا۔ تو گویا اس نے مجھے پسند کیا اور محبوب رکھا۔ ان دو پیشوں میں سے ایک پیشہ درویشی اور فقیری ہے۔ اور دوسرا پیشہ جہاد ہے۔

روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر منظور ہو۔ تو تمام روئے زمین کے پہاڑوں کو سونا بنا دیں اور جہاں کہیں تمہاری مرضی ہو۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ وہ سونے کے پہاڑ بھی آیا کریں۔ تب آپ نے فرمایا اے جبرائیل دُنیا بے ثباتی کی جگہ ہے۔ اور اس کا مال بے مال والوں کے لئے ہے۔ اور دُنیا میں مال جمع کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ تب جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبحان اللہ آپ نے خوب فرمایا بیشک اللہ بالقول الثابت۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا۔ کہ وہ سو رہا تھا۔ آپ نے

Marfat.com

اسے سویا ہوا دیکھ کر فرمایا۔ اے بندۂ خدا اٹھ اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو یاد کر۔ تب اس نے کہا۔ کہ مجھے نہ چھیڑ کیوں کہ دنیا کو میں نے دنیا داروں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ اے بھائی اب فراغت سے آرام کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا۔ کہ جو اپنا سر اینٹ پر رکھ کر سو رہا تھا۔ آپ نے عرض کیا۔ کہ خداوندا تو اس اپنے بندے کو کیوں ذلیل کرتا ہے۔ کہ جو تکیہ کی اینٹ رکھی ہے۔ ارشاد ہوا۔ کہ اے موسیٰ تجھے کچھ خبر ہے۔ کہ جس کی طرف میں رجوع ہوتا ہوں۔ اس کو دنیا سے بالکل باز رکھتا ہوں۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مہمان آیا۔ اس وقت آپ کے نزدیک کچھ بھی موجود نہ تھا۔ تب آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ کہ فلاں یہودی جو چین کا رہنے والا ہے۔ اس کے پاس جا اور میرے لئے تھوڑا سا آٹا قرض مانگ۔ یہودی نے قسم کھائی۔ کہ جب تک کوئی چیز گرو نہ رکھو گے۔ وہاں تک آٹا نہ دوں گا۔ میں نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں آسمان اور زمین میں ہوں۔ اگر وہ قرض دے۔ دیتا تو بے شک اس کا قرض میں ادا کر دیتا۔ اب تو یہ میرا بکتر لے جا۔ میں نے اس بکتر کو لے جا کر گرو رکھا۔ تب یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے نازل ہوئی۔ ولا تمدن عینک الیٰ ما متعنا بہٖ ازواجاً منھم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنی یہی بات ٹھیک ہے۔ کہ تو دنیا اور دنیا داروں کی طرف آنکھ بھی نہ پھرائے۔ کیوں کہ یہ سب کچھ ان کے حق میں بھلاوا ہے۔ اور تیرے لئے اللہ پاک کے یہاں جو چیز رکھی ہے۔ وہ اس سے کئی درجہ بڑھ کر اور دیرپا ہے۔

کعب الاحبار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ جب تجھ پر درویشی اور فقیری اور محتاجی آوے تو اسے مبارک باد دے اور مرحبا کہہ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ بہشت میں کثرت سے مجھے درویش

اور فقیر نظر آئے۔ اور دوزخ میں کثرت سے مجھے تونگر اور امیر نظر آئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ عورتیں مجھے بہشت میں کم دکھائی دیں تب میں نے کہا کہ اس کا کیا باعث ہے اور کہاں ہیں تب جواب ملا۔ کہ ان کو زیور اور رنگین لباس نے قید کر ڈالا ہے

اور روایت ہے کہ کسی پیغمبر کا گذر دریا کے کنارے پر ہوا۔ وہاں وہ کیا دیکھ رہے ہیں کہ ایک ماہی گیر یعنی مچھلیاں پکڑنے والے نے خدا کا نام لیکر جال دریا میں پھینکا۔ مگر اس میں ایک مچھلی بھی نہ آئی اور دوسرے نے شیطان کا نام لے کر دام پھینکا اور پھینکتا ہی تھا۔ کہ بہت سی مچھلیاں دام میں آگئیں۔ تب پیغمبر علیہ السلام نے کہا کہ خداوندا میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ تیرا ہی کام ہے لیکن اس میں کیا حکمت ہے۔ تب اللہ رب العزت کی طرف سے فرشتوں کا حکم ہوا۔ کہ میرے پیغمبر کو ان دونوں شکاریوں کی اصلی جگہ بتا دو۔ چنانچہ جس نے خدا کا نام لیا اس کا ٹھکانا جنت ہے اور جس نے شیطان کا نام لیا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ شیطان کا نام لے کر دنیا کی کشادگی کو حاصل کیا ہے۔ اور رحمٰن کا نام لے کر آخرت کی نعمت کو حاصل کیا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز درویش اور فقیر کو لایا جائیگا اور جس طرح لوگ آپس میں معذرت کرتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کے روز اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ درویش اور فقیر سے معذرت فرمائیگا۔ کہ اے درویش اور اے فقیر دنیا کو میں نے تجھ سے دور رکھا۔ اس کا باعث یہ نہیں تھا کہ میرے نزدیک تو ذلیل و خوار ہے۔ بلکہ اس کا باعث یہ تھا۔ مجھے تجھ کو بہت ہی نعمتوں اور کرامتوں سے نوازنا مقصود تھا۔ اے درویش ان صفوں میں جا گھس۔ اور جس کسی نے تجھے میرے لئے ایک دن کھانا کھلایا ہو یا کپڑا پہنایا ہو۔ اس کی دستگیری کر۔ کیونکہ میں نے اس کو دنیا میں تیرے کام میں لگایا تھا۔ آج کے روز کہ لوگ پسینہ میں غرق ہیں۔ تو بھی اُن کے کام میں لگ۔ تب وہ درویش جاکر ایسوں کا ہاتھ پکڑ باہر نکالے گا۔ کہ جنہوں نے دُنیا میں اس پر احسان کیا ہوگا۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اے لوگو تم فقیروں اور

Marfat.com

درویشوں سے محبت اور دوستی پیدا کرو۔ اور ان پر احسان کرو۔ کیونکہ ان کی راہ میں دولت اور نعمت ضروری ہے۔ تب عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا دولت اور نعمت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز درویشوں اور فقیروں سے کہا جائیگا کہ دنیا میں جس کسی نے تم کو ٹکڑا یا ایک گھونٹ پانی کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا دیا ہو۔ اس کے ہاتھ پکڑ کے جنت میں لے جاؤ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ مخلوق جب ہمہ تن مال کے جمع کرنے اور دنیا کی عمارتوں کی طرف مائل ہوگی۔ تب اللہ پاک ان کو چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اول قحط کی بلا دوسری ظالم بادشاہ کی بلا۔ تیسری قاضیوں کی خیانت۔ چوتھی کافروں اور دشمنوں کی شوکت کی بلا

اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ان لوگوں پر لعنت ہوگی۔ کہ جو درویشی اور فقیری کے سبب سے کسی کی حقارت کرے اور تونگری کے باعث اس کو عزیز رکھے۔

اور بزرگوں نے کہا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں تونگر اور مالدار لوگ ذلیل ہوتے تھے۔ کیونکہ آپ مالداروں اور تونگروں کو آخری صف میں بیٹھنے کا حکم فرماتے۔ اور درویشوں اور فقیروں کو اپنے پاس بٹھاتے تھے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ اے بیٹے جب کسی کا جامہ اور کپڑا پرانا ہو۔ تو اسے حقیر مت جان کیونکہ تیرا اور اس کا خدا ایک ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز فقیر اور تونگر دونوں اس بات کی آرزو کریں گے۔ کہ کیا ہی خوب ہوتا کہ دنیا میں ہم کو اپنی قوت اور غذا سے زیادہ نہ ملتا۔

Marfat.com

حق تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر وحی بھیجی۔ کہ اے اسمٰعیل مجھ کو ان دلوں میں پائے گا۔ کہ جو شکستہ اور ٹوٹے ہوئے ہوں۔ تب آپ نے عرض کیا۔ کہ خدایا وہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ وہ سچے فقیر ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُنیا ایک روز نظر آئی۔ نظر آتے ہی آپ نے فرمایا۔ اے مکار مجھ سے دور ہو جا

حضرت ابو سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آہ نامرادی کی جو درویشی کی حالت میں نکلے۔ وہ تونگر کی ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی عیال دار اور لاچار نے عرض کی کہ حضرت میرے لئے کچھ دعا فرمایئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ جب تیری عورت تجھ سے کہے۔ کہ روٹی اور آٹا نہیں ہے۔ اور تجھ میں اس وقت لانے کی طاقت نہ ہو۔ اور دل میں دُکھ اور رنج پیدا ہو۔ اس وقت میرے حق میں دعا کیجیو۔ کیوں کہ ایسے وقت میں تیری دعا میری دعا سے کئی درجہ بہتر ہو گی۔

Marfat.com

درویشی اور فقیری کے آداب میں

معلوم ہو کہ درویشی اور فقیری کا ادب یہ ہے۔ کہ آدمی اپنے باطن میں راضی برضائے الٰہی رہے۔ اور ظاہر میں گلہ نہ کرے۔ اور فقیر کا باطن تین حالت سے خالی نہ ہوگا۔ ایک حالت یہ ہے کہ درویشی اور فقیری میں شاد اور شاکر اور خوش رہے۔ اور آگاہ رہے۔ کہ درویشی اور فقیری تو حق تعالےٰ کی کمال عنایت ہے۔ کہ جو اپنے دوستوں اور پیاروں کو عنایت کرتا ہے۔ اور دوسری حالت یہ ہے کہ اگر شاد اور خوش رہنے کا حوصلہ نہ ہو۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کام سے کراہت نہ رکھے۔ اگرچہ درویشی سے بیزار رہے۔ مثلاً کوئی شخص حجامت کے درد سے ناخوش رہتا ہے۔ مگر حجام سے ناخوش نہیں رہتا ہے۔ یہ بڑی بات ہے۔ تیسری حالت یہ ہے۔ کہ اللہ رب العزت کے کام سے کراہت رکھے یہ بات نعوذ باللہ حرام ہے۔ اور درویشی کے اجر کو باطل کر دیتی ہے نظاہر میں فقیر کو لازم ہے۔ کہ شکایت نہ کرے۔ اور محنت اور سختی میں تحمل کرے۔ حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ درویشی اور فقیری کبھی عذاب کا سبب ہو جاتی ہے۔ باعث اس کا یہ ہے کہ بدخوئی اور شکایت کیا کرے۔ اور حکم الٰہی پر راضی نہ ہو۔ اور درویشی اور فقیری کبھی سعادت کا سبب ہوتی ہے باعث اس کا یہ ہے۔ کہ نیک خوئی اور شکر گزاری کرے۔ اور شکایت سے باز رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ درویشی اور مفلسی کو مخفی اور پوشیدہ رکھنا خزانہ عامرہ کا حکم رکھتا ہے۔

اور فقیری کے [illegible] آداب یہ ہیں۔ کہ تونگروں کے ساتھ میل جول نہ رکھنے اور عاجزی سے پیش نہ آئے۔ اور حق گوئی میں ان کا لحاظ بالکل نہ رکھے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی درویش کسی تونگر کے پاس آیا کرے تو سمجھ لو کہ وہ درویش

Marfat.com

ریاکار اور مکار ہے۔ اور جب کسی سلطان سے ملا کرتو سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔ درویش اور فقیر کو لازم ہے۔ کہ بعض اوقات اپنی حاجت کو موقوف کر کے وہ چیز دوسرے کو خیرات کردے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کبھی ایک درہم ایسا ہوگا۔ جو لاکھ درم پر سبقت لے جائیگا۔ تب آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور ایسا کب ہوگا؟ تب آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو آدمی ایسا ہو۔ کہ اس کے پاس دو درم ہوں۔ وہ ایک درہم کسی کو خیرات کردے تو یہ افضل ہے۔ ان لاکھ درہم سے کہ جو کوئی بڑا مالدار ہو۔ اور وہ کسی کو لاکھ درہم خیرات کرے۔ اور درویش کو چاہئے۔ کہ ہمیشہ ذاکر اور شاغل رہے۔

چنانچہ فقیر عرض کرتا ہے۔ کہ کسی بادشاہ کا دربار بھرا ہوا تھا۔ اور اس دربار میں بادشاہ اور امیر و وزیر سب حاضر تھے۔ وہاں ایک درویش کامل اس خیال سے تشریف فرما ہوئے کہ اس بادشاہ کو دیکھا جائے۔ کہ یہ بادشاہ ہے یا فقیر ہے۔ دربار میں قدم رکھتے ہی آپ نے فرمایا۔

شاہی و امیری و وزیری ہمہ دوزخ!

یعنی بادشاہی اور امیری اور وزیری سب کا سب جہنم ہے۔ مگر بادشاہ چونکہ درویش اور فقیر تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے سردار اور پیشوا سن لیجئے ع

بے یادِ خداوند فقیری ہمہ دوزخ

یعنی فقیر اور درویش ہو۔ مگر ذکر خدا سے غافل ہو تو ایسی درویشی اور فقیری بھی دوزخ ہے۔

Marfat.com

زہد کی حقیقت کا بیان

معلوم ہو کہ زہد کی حقیقت کی مثال ہے ایک شخص گرمی کے موسم میں برف رکھتا ہو۔ اور اس برف کے رکھنے سے اس کی یہ مراد ہو کہ گرمی کے وقت پانی سرد کر کے پیا جائے۔ اب اس شخص سے کسی نے کہا ہو۔ کہ اس برف کو قیمت لے کر میرے ہاتھ بیچ دو۔ تب وہ شخص خیال کرے۔ کہ برف تو گھلنے والا ہے اور اس کی قیمت کہ جو نقد ہے وہ کچھ گھلنے والی اور ضائع ہونے والی نہیں ہے۔ اسی لئے برف کہ جو گھلنے والا ہے۔ اس کو بیچ دو اور نقد کے جو باقی رہنے والا ہے اس کو لے لو۔ خیر اس بیچنے میں اگر دیر کے لئے گرم پانی پینا ہو گا۔ تو پی لیں گے۔ اس خیال سے برف کو بیچ کر پیسے ہاتھ میں لے لے اب پیسے کے سبب سے برف کی طرف جو بے رغبتی پیدا ہوئی۔ اس کا نام زہد ہے۔

سبحان اللہ عارف کا معاملہ دنیا کے ساتھ بعینہ ایسا ہی ہے کیوں کہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دنیا فانی اور ناپائدار مثل برف کے ہے کہ جب اجل کے آفتاب کی حرارت اس برف پہ گرے گی۔ تو فوراً مر جائے گا اور گھل جائے گا اور جب آخرت کو اور نقد کو دیکھتا ہے۔ تو وہ باقی اور پائدار ہے اس خیال سے یہ دنیا چونکہ مانند برف کے ہے اس کی نظروں میں حقیر نظر آتی ہے۔ اس لئے دنیا کو دے کر آخرت کا سودا کر لیتا ہے اس کو زاہد کہتے ہیں۔

چنانچہ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے کہ ان اللہ اشتریٰ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان اور مال بہشت کے عوض میں مول لے کر ارشاد فرماتا ہے۔ کہ یہ سودا تو نہایت ہی مبارک سودا ہے۔ تم اس سودے سے شاد اور خوش رہو۔ کیوں کہ

Marfat.com

تم کو آئندہ چل کر بڑا ہی فائدہ ہوگا۔

حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی حال تھا۔ کہ تمام روئے زمین کا مال آپ کے ہاتھ میں تھا۔ مگر آپ اس سے فارغ تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بھی ایک دن سو ہزار درہم صرف کئے اور اپنے واسطے ایک درہم کا گوشت نہ خریدا رہم آگاہ ہو جائیں۔ کہ انسان کا کمال اس بات میں ہے کہ اس کا دل دنیا سے بالکل متنفر ہو جائے۔ نہ اس کی طلب سے کام رکھے۔ نہ ترک سے نہ اس سے جنگ کرے نہ صلح نہ اس سے دوستی رکھے نہ دشمنی اور ماسوی اللہ سے سروکار نہ رکھے۔ اور باوجود قدرت کے دنیا کے مال سے دست بردار رہو۔

چنانچہ کسی نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا یا زاہد تب آپ نے فرمایا۔ کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ زاہد ہیں زاہد نہیں ہوں کیوں کہ وہ باوجود قدرت کے دست بردار ہیں اور میں مفلس اور لاچار ہوں مجھے زاہد کہنا مناسب نہیں۔ اللّٰھُمَّ اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبیّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

زہد کی فضیلت کا بیان

معلوم ہو کہ دنیا کی دوستی مہلکات سے ہے اور اس دنیا کی دشمنی منجیات سے ہے۔ اور زہد کی بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کو خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید میں اہل علم کی طرف منسوب کیا ہے۔ کہ جب قارون فوج اور حشم کے ساتھ باہر نکلا تو ہر ایک شخص کہتا تھا۔ کہ کاش یہ دولت مجھے میسر ہوئی وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی ان لوگوں نے کہا۔ کہ جو عالم تھے افسوس تم پر۔ خدا کا ثواب اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ جو ایمان لایا اور جس نے نیک کام کیا اس لئے کہا ہے۔ کہ جب کوئی آدمی چالیس روز زہد اختیار کرے۔ تو حکمت کے دروازے اس کے دل پر کھلتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اگر تو چاہتا ہے کہ خدائے پاک تجھے دوست اور محبوب رکھے۔ تو دنیا میں زاہد رہ اور جب حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا۔ کہ بیشک میں مسلمان ہوں۔ تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی کیا دلیل ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور میرا نفس دنیا سے ایسا بیزار ہے کہ میرے نزدیک زر اور پتھر دونوں مساوی ہیں اور میرا یقین ایسا کامل ہے۔ کہ گویا جنت اور دوزخ کو دیکھ رہا ہوں۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو سنکر ارشاد فرمایا۔ کہ اے حارثہ! تجھے جو ملنا تھا وہ مل چکا اس چیز کو حفاظت سے رکھ۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ایک بندہ ہے جس کا دل اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے روشن کر دیا ہے۔

اور جبکہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ط یعنی جس کسی کے ساتھ اللہ رب العزۃ ہدایت اور بہتری

کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ کہ حضور شرح صدر کا کیا مطلب ہے۔ اور وہ کس طور پر ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ ایک نور ہے۔ جو دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے باعث سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ تب عرض کیا گیا کہ حضور! اس کی کیا علامت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے اور عاقبت کی طرف دل رجوع ہو جاتا ہے۔ اور موت آنے کے پہلے موت کی تیاری کر لیتا ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ خدائے پاک سے شرم رکھو کہ جو شرم رکھنے کا حق ہے۔ تب عرض کیا گیا۔ کہ حضور ہم شرم رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ جب شرم رکھتے ہو تو پھر کیوں اتنا مال جمع کرتے ہو جو کھا نہ سکو اور کیوں ایسا گھر بناتے ہو جس میں ہمیشہ نہ رہ سکو۔

حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرے گا۔ تو حق تعالیٰ اس کے دل پر حکمت کا دروازہ کھول دے گا۔ اور اس کی زبان کو حکمت کی باتوں سے گویا کرے گا۔ اور دنیا میں رہنے سہنے کی تدبیر اس کو بتلائے گا۔ اور دنیا سے صحیح وسالم جنّت کو کوچ کر جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اگر آپ کا ارشاد ہو تو ایک عبادت خانہ ہم آپکے لئے بنا دیں۔ آپنے فرمایا۔ کہ جاؤ پانی پر گھر بناؤ۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ پانی پر گھر کس طرح بن سکے آپ نے فرمایا کہ دنیا کی دوستی اور عبادت یہ دونوں کیونکر جمع ہو سکیں۔

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اگر تجھے منظور ہو کہ اللہ پاک تجھے محبوب رکھے تو دنیا سے ہاتھ اٹھا لے اور اگر تجھے یہ منظور ہو کہ لوگ تجھے چاہیں۔ تو ان کے مال سے بے پرواہ ہو جا۔

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ رب العزۃ کی عبادت خلوص دل سے اس وقت ہو گی کہ جب آدمی چار چیز سے نہ ڈرے ایک گرسنگی دوسرے برہنگی تیسرے درویشی چوتھے خواری اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

Marfat.com

نیت کے بیان میں

معلوم ہو کہ تمام اعمال کا لُبِّ لباب اور روح نیت ہے۔ اور اعتبار نیت ہی کا ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی نظر ہر ایک عمل میں نیت ہی پر ہے۔

چنانچہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ تمہاری صورتوں اور کاموں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ ذات پاک تو دل اور نیت کو دیکھتا ہے۔ اور وہ پاک ذات دل پر اس لئے نظر کرتا ہے کہ دل نیت کی جگہ ہے۔ اور آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کاموں کا ثواب نیت پر ہے اور ہر ایک کو عبادت کا ثواب ایسا ہی ملتا ہے جیسی اس کی نیت ہو مثلاً اگر کوئی حج اور غزا کے لئے خالصاً لوجہ اللہ اپنے شہر کو چھوڑے گا۔ تو اس کی ہجرت خدائے پاک کے لئے ہے لیکن اگر کوئی مال یا عورت کے لئے ہجرت کرے تو وہ ہجرت خدائے پاک کے لئے نہیں۔ بلکہ مال اور عورت کے لئے ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ بندہ بہت سے نیک کام کرتا ہے۔ اور اس کام کو فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں۔ تب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کاموں کو اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دو۔ کیوں کہ اس نے میرے لئے نہیں کیا۔ اور فلاں فلاں کام لکھ لو۔ تب فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خداوندا! یہ کام اس بندہ نے نہیں کیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں اس کام کی نیت تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کہ مدینہ میں بہت سے لوگ ایسے رہ گئے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ مگر جو کچھ ہم تکلیف اور رنج اور بھوک اور غم سہتے ہیں۔ اس تمام ثواب میں وہ لوگ ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ عرض کیا

Marfat.com

گیا۔ کہ حضور وہ لوگ تو ہمارے ساتھ یہاں موجود نہیں ہیں۔ پھر ثواب میں کیسے شریک ہوئے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ عذر کے سبب ہمارے شریک نہ ہو سکے مگر ان کی نیت ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ ہماری۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص کا قحط کے زمانہ میں ایک بالو کے ڈھیر پر گذر ہوا اور کہنے لگا۔ کہ خداوندا اگر اس ڈھیر کے برابر مجھے گیہوں میسر ہوتے ایسے وقت میں خیرات کر دیتا۔ تب اس زمانہ کے رسول پر وحی نازل ہوئی کہ اس میرے بندے کو کہہ دو۔ کہ ہم نے تیری نیت کے موافق اتنا ہی ثواب دیا۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی نکاح کرے اور مہر ادا کرنے کی نیت نہ کرے تو وہ زانی ہے۔ اور جو شخص قرض سے کر اس کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھے تو وہ چور ہے۔ اور علما نے کہا ہے کہ پہلے عمل کی نیت سیکھو اس کے بعد عمل کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز نیتوں کے موافق حشر ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمیشہ کی نعمت اور بہشت چند روز کے عمل سے آدمی کو حاصل نہ ہوگی۔ بلکہ اچھی نیت سے حاصل ہوگی۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

نیت کی حقیقت کا بیان

معلوم ہو کہ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ آدمی سے جو کام صادر ہوتا ہے اور جس کام کو آدمی کرتا ہے۔ اس کام کا صادر ہونا اور ظہور میں آنا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تین چیزیں اس کام کے پہلے نہ ہوں۔ ایک علم یعنی جاننا اور سمجھنا۔ دوسری چیز ارادہ اور قصد۔ تیسری چیز قدرت اور طاقت۔ مثلاً جب تک آدمی کھانا نہ دیکھے نہ کھائے گا۔ کیوں کہ علم نہ ہوا یعنی اگر کھانے کو دیکھا مگر خواہش نہ ہوئی۔ تب بھی نہ کھائے گا۔ کیوں کہ ارادہ اور قصد نہ ہوا۔ پھر اگر کھانے کی خواہش تو ہے مگر ہاتھ ایسا مفلوج ہو گیا۔ کہ حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ تب بھی نہ کھائے گا کیونکہ طاقت اور قدرت نہیں ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا۔ کہ کسی کام کا ظہور میں آنا اور کسی فعل کا صادر ہونا تین چیز یعنی علم اور ارادہ اور قدرت پر منحصر ہے اور یہ بات بھی سمجھ لی جائے۔ کہ حرکت قدرت کے تابع ہے۔ اور قدرت ارادہ کے تابع ہے۔ کیونکہ اگر طاقت اور قدرت نہ ہو تو حرکت نہیں ہو سکتی اور ارادہ نہ ہو تو قدرت اور طاقت کام نہیں آسکتی جب ارادہ ہو گا تبھی قدرت اور طاقت کام آئے گی۔ اور علم و خواہش اور ارادہ کے تابع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ آدمی بہت سی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ مگر ان کو نہیں چاہتا۔ لیکن بغیر علم کے چاہنا دشوار ہے۔ کیوں کہ آدمی جس چیز کو جانتا ہی نہ ہو اُسے کیوں کر چاہے گا۔ اب ان تین چیزوں میں سے خواہش اور ارادے کا نام نیّت ہے۔ نہ قدرت اور علم اور خواہش وہ چیز ہے کہ آدمی کو کسی کام پر کھڑا کر دے اور اس کام پر لگا دے۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ نیـة المؤمنین خیرٌ من عملہ یعنی مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

اب یہاں ایک بات سمجھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس بات سے کوئی ناواقف

Marfat.com

نہیں ہے۔ کہ طاعت تن سے ہوتی ہے۔ اور نیت دل سے ان دونوں سے جو چیز دل سے علاقہ رکھتی ہے وہی بہتر ہے۔ کیوں کہ تن کے عمل سے یہی مقصود ہوا کرتا ہے۔ کہ یہ تن کا عمل دل کی صفت پر ہو جائے۔ اور بعض یہ سمجھتے ہیں۔ کہ نیت عمل کے واسطے درکار اور ضرور ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ عمل نیت کی خاطر ضرور ہے۔ اور یہ اس لیے ہے۔ کہ سب کاموں سے مقصود دل کی سیر ہے اور یہ دل اس جہان میں مسافرانہ آیا ہے۔ سعادت اور شقاوت۔ اس دل کے ساتھ ہے۔ اگرچہ تن بھی میدان میں رہتا ہے۔ مگر دل کا تابع ہو کر رہتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ بدوں اس کے حج نہیں کر سکتے مگر اس بات سے اونٹ حاجی نہیں ہو سکتا۔ اور دل کی سیر یہ ہے کہ دنیا سے آخرت کی طرف متوجہ اور رجوع ہو۔ بلکہ دنیا اور آخرت سے بے التفات ہو کر حق سبحانہ و تعالٰے کی طرف ملتفت ہو۔ اور سبحان اللہ تمام کاموں سے مقصود تو دل کی سیڑھی ہے۔ خیال کیجیے۔ کہ سجدہ سے مقصود یہ بات نہیں ہے۔ کہ پیشانی زمین پر دھری جائے بلکہ مقصود سجدہ سے یہ ہے۔ کہ دل میں فروتنی اور عاجزی اور خاکساری پیدا ہو اور دل سے تکبر اور غرور دور ہو جائے۔ اور اللہ اکبر کہنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ زبان حرکت کرے بلکہ اللہ اکبر کہنے سے یہ مراد اور مقصود ہے۔ کہ دل سے خودی اور میں ٹپنا دور ہو۔ اور اللہ رب العزۃ کی بزرگی اور عظمت دل میں سما جائے۔ اور حج میں سنگریزے اور کنکریاں پھینکنے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ وہ جگہ سنگریزوں اور کنکریوں سے بھر جائے بلکہ اس کے پھینکنے سے یہ مراد ہے کہ دل اللہ رب العزۃ کی فرماں برداری اور بندگی پر قائم رہے اور ہوا و ہوس کی پیروی دور ہو اور دل عقل کی اطاعت سے باز آ جائے اور اللہ رب العزۃ کا فرمان بجا لائے اور اپنے اختیار کو چھوڑ کر حکم الٰہی کا مطیع اور فرماں بردار بن جائے۔ اور قربانی سے یہ مراد نہیں کہ ایک بکرے کا خون گرایا جائے۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ دل سے بخیلی کی نجاست دور

Marfat.com

ہو جائے علیٰ ہٰذا القیاس تمام عبادتوں کو اس پر قیاس کریجیئے اور دل کی نمادٹ اور رشت اس طور پر ہے۔ کہ جب اس دل میں کچھ ارادہ پیدا ہوا اور بدن کی حرکت بھی اس ارادہ کے موافق ہو تو وہ صفت دل میں بہت ہی ثابت اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ مثلاً یتیم کو دیکھنے سے دل میں رحم آیا اس رحم کے آنے کے ساتھ اگر ہاتھ اس کے سر پر پھرا تو اس جگہ دل کی صفت کہ جو رحمت ہے مضبوط ہو گئی اور جب تواضع اور عاجزی کا خیال دل میں پیدا ہوا۔ اور اس خیال کے ساتھ سر کو زمین پر جھکا دیا تو اس جگہ دل کی صفت جو کہ تواضع ہے مضبوط ہو گئی۔ اور یہ بات بخوبی ذہن نشین کر لی جائے۔ کہ تمام عبادتوں میں طلب خیر کو نیت کہتے ہیں یعنی دنیا سے کام نہ رکھے بلکہ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہِ النبیِ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

Marfat.com

نیت کے سبب بعض اعمال کے بدلنے کے بیان میں

حدیث شریف۔ انما الاعمال بالنیات۔ یعنی اعمال کا نیتوں پر دارومدار ہے۔ اس سے کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ گناہ کا کام بھی اچھی نیت سے اچھا اور طاعت ہو جاوے گا بلکہ نیت خیر کو گناہ کے کام سے کچھ سروکار نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ بری نیت بد کام کو بدتر کر دیتی ہے۔

مثلاً کوئی شخص کسی کا دل خوش کرنے کے ارادہ سے غیبت کرے یا مال حرام سے مسجد اور مسافر خانہ اور مدرسہ بناوے اور خیال کرے کہ میری نیت خیر ہے۔ مگر یہ خیال سراسر غلط ہے کیونکہ بدی سے نیکی کا قصد کرنا خود بدی ہے۔ یہ کیا عقل کی بات ہے۔ کہ غیبت کر کے دل کو خوش کرنے کے ثواب کا طالب بنے اور مال حرام سے باقیات الصالحات کا امیدوار رہے۔ اگر اس بدی کو بدی جانے تب بھی فاسق ہے۔ اور اگر نیکی سمجھے تب بھی گنہگار ہے۔ یہ بات جہالت کے باعث پیدا ہوئی۔ اور اکثر لوگ جہالت کے دلدل میں پھنس گئے ہیں۔

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جہل سے بڑھکر کوئی معصیت اور گناہ نہیں ہے۔

اور ایسے شاگرد کو پڑھانا بھی حرام ہے۔ کہ جس کا مقصود علم پڑھنے سے یہ ہو۔ کہ عہدہ قضا ملے یا کہ مال یتیم یا مال وقف یا بادشاہوں کا مال ہاتھ لگے۔ یا کہ دنیا کمادے اور فخر و بحث اور جدال و ریا میں مشغول ہو۔ گو علم بہت اچھی شے ہے مگر اس کے ساتھ جو نیت ہے۔ وہ نیت بہت بری ہے۔ اب اگر مدرس اور استاد یہ کہے کہ پڑھانے سے ہمارا مطلب علم کا پھیلانا ہے۔ اگر شاگرد اس کو برائی میں خرچ کرے تو ہمارا اجر باطل نہ ہوگا۔ یہ جواب ناصواب نہیں کیوں کہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے

کہ ایک شخص رہزنی کرتا ہو۔ اس کے ہاتھ میں آبدار تلوار دیں یا ایک شخص شراب بناتا ہو اس کو انگور دیں اور کہیں کہ ہمارا مقصود تلوار اور انگور دینے سے سخاوت ہے۔ اور اللہ رب العزۃ سخی کو بہت ہی دوست اور محبوب رکھتا ہے۔ اب اس طور سے خیال رکھنا ایسا ہے جیسا کہ جو بو کر گیہوں کی اور گائے کے گوبر سے عنبر سارا کی امید رکھنا غرضیکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ اصحبہ و بارک وسلم۔

Marfat.com

توحید باری تعالیٰ

اے کہ تو سرچشمۂ تکوین بزمِ کائنات — تیری ہستی سے نمایاں جلوۂ رنگِ حیات
مایۂ ہستی کا سارا ساز و ساماں تجھ سے ہے — رونقِ ہنگامۂ بازارِ امکاں تجھ سے ہے
رونقِ باطن بھی تو ہے جلوۂ ظاہر بھی تو — یعنی بزمِ دہر کا اوّل بھی تو آخر بھی تو
رنگِ گلہائے چمن میں جلوہ آرائی تیری — پتے پتے سے عیاں ہوتی ہے رعنائی تیری
شعلۂ تاثیر ہے چاک قبائے گل میں تو — شورشِ آشفتگی ہے نالۂ بلبل میں تو
دار کے زینے میں تو ظاہر ہوا منصور پہ — تھا فرازاں شعلۂ آتش ہیں بام طور پہ
تھی یدِ بیضائے موسیٰ میں عیاں قدرت تیری — تھی دمِ اعجازِ عیسیٰ میں نہایت حکمت تیری
گرچہ حسنِ ظاہری سے ماہ کی تسخیر تھی — جنبشِ انگشتِ دستِ غیب کی تفسیر تھی
بے خبر حق سے ہے جو پابندِ وہم و دید ہے — ناشناسِ نکتہائی معنیٔ توحید ہے
جب تیرے ہی حکم سے گویا زبانِ حمد ہو — کیوں نہ پھر فردوسِ گوشِ دل بیانِ حمد ہو

در جنابت اعترافِ عجزِ خویش آوردہ ام
ہاں ہمیں یک تحفہ دارم کہ پیش آوردہ ام

Marfat.com

واقفِ اسرارِ حقیقت رازدارِ معرفت عالم علوم لدنی سیدنا و مولانا حضرت سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے ملفوظاتِ گرامی

دل تو چاہتا تھا کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے اوصافِ حمیدہ پر صفحوں کے صفحے لکھتا جاؤں۔ ہم جن کا نام لے کر جی رہے ہیں۔ ان کے وصف باکمال دل کھول کر بیان کروں مگر سمجھتا ہوں کہ کما حقہ عہدہ برآ نہ ہو سکوں گا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سپہر طریقت کے آفتاب تھے۔ جن کی ضیائے پاک نے چار دانگ عالم کو منور کیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حضور سے استفادہ کیا۔ حضور کی پاک نگاہوں نے نا اہلوں کو اہل کر دیا اور ہزاروں گمراہانِ راہ کو آسودۂ منزل فرما کر شاد کام کیا۔

اللہ اکبر۔ آپ کی سادگی اور شانِ استغنٰی دنیا کے لئے درسِ عمل تھی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حق گو تھے۔ فرقہ پرستیوں کی الجھنوں سے آزاد تھے۔ آپ کا مسلک صلح کن تھا (مذہبی) تعال صفحہ نمبر ۶۲ میں لفظ صلح کل کاتب کی غلطی سے لکھا جا چکا ہے اصل لفظ صلح کن ہے) حنفی المذہب تھے اور اسی طریقہ پر ہمیشہ کے لئے قائم رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔

اللہ اکبر۔ ایک بار مجھے فرمایا کہ اے علی حسین۔ تیرے دروازے سے مسافر بھوکا نہ جائے۔ لنگر کو بند نہ کرنا۔ خواہ اور ضروریات وغیرہ رہ ہی جائیں۔

میں آپ ہی کے نور کا گدا و محتاج ہوں۔ میری کوئی ہستی نہ تھی۔ آپ ہی کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوا۔ محبت اور خدمتِ شیخ میں لگے رہنا چاہیئے منزل مقصود کا یہی ایک راستہ ہے۔

اپنے شیخ کے الطاف و کرم اور مہربانی سے متمتع ہو کر اس سے بے تکلف نہ

Marfat.com

ہو جائے اور نہ اس کی تادیب سے دل برداشتہ ہو جائے خوف اور امید کے درمیان رہنا چاہیئے۔

نیک لوگوں کی صحبت کو اختیار کرو۔ گروہ اہلسنت والجماعت کے جو لوگ مخالف ہیں ان سے ضرور بچو!

اہل ظاہر اور بد باطن کی صحبت دل کو سیاہ کر دیتی ہے۔

تواضع اور انکساری کی عادت ڈالو۔ خود پسندی اور عُجب شیطانی فعل ہے۔

انکساری اور تواضع افضل عبادت ہے۔ خالص و بے ریا تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

ضرورت کے بغیر بولنا منع ہے۔ کلام صاف و سادہ اور مختصر کیا کرو۔

جب کسی سے وعدہ کرو تو اسے پورا کرنے کی کوشش کیا کرو۔

اپنے اخراجات اپنی آمدن سے نہ بڑھاؤ۔

ذکر و فکر اور مراقبہ میں تساہل نہ کرو۔ علم دین حاصل کرتے رہو۔

اپنی آنکھوں کو روک کے رکھو اگر یہ آوارہ ہو گئیں۔ تو اطمینان دل غارت کر کے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو جاؤ گے۔

معاملات میں صفائی رکھو۔ ایثار اور احسان و مروت کی عادت ڈالو نکتہ چینی عیب بینی سے بچو۔

زیادہ ہنسنا دلیل حماقت ہے۔ بزرگوں کے پاس باادب بیٹھو نوجوان کو شرم و حیا بہت ہی ضروری ہے۔

حسد اور تعصب طمع و غضب بہت ہی بری خصلتیں ہیں۔

تلاوت قرآن مجید و دینی کتابوں کا مطالعہ دل کو منور کرتا ہے۔

دل کو حسد سے نہ جلاؤ عشق آلہی کی آگ روشن کرو۔

اپنے بزرگوں اور مشائخ کی خدمت میں جان و مال سے دریغ نہ کرو۔

Marfat.com

(مولف محمد رفیق) ایک معاملہ کے متعلق میں نے عرض کیا۔ کہ شاید حضور اس کو سرانجام نہیں کرنا چاہیے۔) تو فرمایا۔ میرے بدن پر جب تک قمیض بھی ہے ۔ میں حضور قبلہ عالمؒ کی خدمت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

دل کو وساوس اور خطرات سے پاک رکھو اور ذکر الہٰی سے آباد کرو۔

اپنے شیخ کے ساتھ مخلصانہ تعلق پیدا کرو۔ نمود وریا اور بناوٹ سے بچو خدا کے ساتھ لو لگاؤ۔ خدا سے انحراف نہ کرو۔ مردہ ہو جاؤ گے قبر دل میں جا کر پچھتاؤ گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہر محبت پر فائق ہے۔

جن لوگوں کو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چوں وچرا ہے ان سے دور بھاگ جاؤ۔ ان کی بدبو سے بچو۔ گفتگو تک نہ سنو۔

اگر تم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اہل بیت کی محبت میں سرشار ہو تو سب کچھ ہے۔ اگر اس میں نقص ہوا تو کچھ بھی نہ رہا۔

اللہ کی رضا پر راضی رہو۔ صبر اور حوصلہ اور شکر کی عادت ڈالو۔

اپنے نفس اور دل کا روزانہ جائزہ لیا کرو کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔

جو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین ہو کر حقہ نوشی سے باز نہ آئیں ان پر افسوس ہے۔ کاش وہ آپ کے ارشاد کو سمجھیں۔

اللہ والوں کا ذکر کرنا حقیقت میں اللہ کا ذکر ہے۔

جس نے بدعقیدہ لوگوں سے میل جول رکھا سمجھ لو اس نے آگ پر بستر ڈال لیا۔

خدا سے ڈرنے والے کا دل نرم اور عقل کامل اور فہم سلیم ہوتا ہے۔ عبادت کی کنجی فکر ہے۔ ذکر کی حلاوت تواضع اور خاکساری ہے۔

علم کی باتیں سنو اور ان پر دھیان لگاؤ اور عمل کی کوشش کرو

Marfat.com

دوست اس کو سمجھو جو تمہیں نیک دیدے آگاہ کرتا ہے۔

خدا کی محبت کی علامت یہ ہے کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہو۔

جب تک خدا سے ڈرتے رہو گے راہ راست پر رہو گے جب اُس ذات پاک کا خوف دل سے نکل گیا گمراہ ہو جاؤ گے۔

ہر نئی تہذیب اور نئے فرقے کی طرف مت لپکو۔ دین حنیف ہی پر قائم رہو۔

عشق الٰہی کا باغ ہمیشہ تازہ ہے چمنستانِ محمدی کو دنیوی بہار اور خزاں سے کوئی علاقہ نہیں اپنا گھر اس سدا بہار باغ میں بناؤ۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کو غور سے پڑھو اور عمل کرو۔

حضورؒ کی پاکیزہ زندگی تمہارے لئے درس عمل ہے۔ راہبر ہے۔

کتب دینی کو نہایت ادب واحترام سے رکھنا چاہیے۔

برے آدمیوں کی صحبت تمہیں نیکوں سے بدظن کرے گی۔

قوت فکر انسان کے پاس ایک آئینہ ہے جس میں ہر بھلائی و برائی کو دیکھ سکتا ہے۔

قناعت اور توکل کر صبر و رضا بہترین خصلتیں ہیں۔

جھوٹ سے بچو۔ قلم ربانی جھوٹے کو لعنتی لکھتی ہے۔

شریف آدمی حلیم اور بردبار صادق اور اپنے وعدہ کا پکا ہوتا ہے۔

خاموشی میں اللہ اللہ کہو۔ اس کی برکت سے دل گویا اور زبان مؤثر ہو جائے گی۔

اللہ اکبر۔ اس دنیا میں اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرم رکھو۔ اس جہان میں خدا تم سے شرم رکھے گا۔

اللہ کی یاد میں رہنا بادشاہت سے بہتر ہے۔

Marfat.com

جب تک تو طالب دنیا ہے دنیا نہ ملے گی بلکہ تجھ پر سوار رہے گی۔ جب تو اس طرف سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف مشغول ہوا تو تو دنیا پر بادشاہ بنا۔

بحر معرفت میں ہزاروں سفینے غرق ہوئے۔ تجربہ کار اور واقف راہ و رسم منزلہا ناخدا کو ڈھونڈ اور اس کے پیچھے قدم بقدم سفر کر۔

کم ہنسو زیادہ رو۔ کم بولو بہت خاموش رہو۔ داد و دہش زیادہ کرو اور کم کھاؤ کم سوؤ۔ آخر میں راحت سے رہو گے۔

پاکیزگی اختیار کرو۔ اللہ پاک ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہیں اور پاک کو دوست رکھتے ہیں۔

اللہ اکبر۔ جوان آدمی کی تین صفتیں ہیں۔ ایک سخاوت۔ دوسرے مخلوق خدا پر شفقت۔ تیسرے مخلوق سے بے پروائی اور اللہ تعالیٰ سے آشنائی۔

نوجوان شرمیلا اور حیادار ہونا چاہیے۔

فضول بحث اور سوچ بچار سے آدمی اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور اپنے ہی خیال میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔

عافیت تنہائی میں پاؤ گے اور سلامتی خاموشی میں۔

اللہ اکبر۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہونے والے بڑے مضبوط اور اچھے عقیدہ سے حاضر ہو اور دامن دل نور سے بھر کر لے جا۔ ضعیف العقیدہ انسان فائز المرام نہیں ہوتا۔

کوشش کرو کہ تم سے مسلمان بھائی خوش رہیں مسلمانوں کو بہتری کی طرف لے جانے کی کوشش کرو۔

خدا کی اطاعت خوشی سے کرو۔ محبت و شوق و ذوق سے کرو۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاک دل میں وہ نور اور آتش عشق موجود تھی۔

Marfat.com

کہ آپ کے پاس بیٹھنے ہی سے اُس نور کی شعاعیں دل پر اثر انداز ہو جاتی تھیں۔

تہجد کی مداومت کرو جس نے کچھ پایا ہے تہجد ہی سے پایا ہے۔

انسان مر کر فنا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ صفت بدل جاتی ہے۔ گھر بدل جاتا ہے۔ نقل مکان ہو جاتی ہے۔ کوشش کرو۔ کہ مرنے کے بعد اچھے گھر میں جگہ پاؤ۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو قید خانہ ٹھہرایا۔ تو یہاں سے یہ بات روز روشن کیطرح ظاہر ہو گئی۔ کہ مومن موت کے وقت تنگی سے نکل کر کشادگی کی طرف جاتا ہے۔ اور اس منزل دنیا کو چھوڑنے کے بعد اس مومن کا حال بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

اللہ ہی اسے مشغول ہونا چاہئے۔ یہ دنیا بے وفا ہے۔ فانی ہے۔ اپنا تعلق باقی سے پیدا کرو تونگر وہ ہے جو دنیا کی غلامی سے آزاد ہو جائے۔ میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ کسب حلال سے ہاتھ اٹھا لو۔ مقصد یہ ہے۔ کہ حق تعالےٰ جل شانہٗ سے غافل ہو کر دنیا کی طرف نہ دوڑو۔ حریص نہ بن جاؤ۔

طلب ریاست و عزّ و جاہ میں دین ہاتھ سے نہ دیدو!

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اچھی طرح جان لو۔ کہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ پھر کیوں آخرت کو دنیا پر قربان کرتے ہو۔

جو شخص ذکر خدا میں ڈوبا ہو۔ وہ سوائے ضرورت معیشت کے دنیا کی طرف التفات نہیں کرتا۔

ادب سیکھو۔ عقلمند آدمی جاہل اور بے ادبوں سے بھی ادب سیکھ جاتا ہے یعنی ان کی حرکات کو خلاف سمجھ کر اجتناب کرتا ہے۔

جو تمہیں نصیحت کی بات کہے اسے فوراً قبول کر لو۔ بزرگانِ دین کا احترام کرو۔ اخلاقِ بد

Marfat.com

اور بری عادتیں بچھو اور سانپ کے مانند ہوتی ہیں۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا چاہیے۔

عیب بینی اور پردہ دری سے بچو عیب پوشی اور حسن ظن اختیار کرو۔

کوشش کرتے رہو کہ تم سے اخلاقِ خبیثہ بدخلقی بدگوئی دور ہو جائے۔ اور اخلاقِ حمیدہ خوش خلقی صاف گوئی تمہارا شعار بن جائے۔

حسب ونسب پر فخر کرنا اور خود عمل نہ کرنا محرومی کی دلیل ہے

درود شریف باادب اور انکساری ذہنیت کے ساتھ پڑھا کرو۔

ہر وقت پاک وصاف رہنے کی کوشش کرو۔

علمائے کرام سے مسائل شرعیہ سیکھتے رہا کرو

خدمت والدین اہم فریضہ ہے۔ جس نے اس سے انحراف کیا اس نے اپنا دین برباد کیا۔

انسان ہمت اور استقلال سے بڑے بڑے کام کر جاتا ہے۔ بہترین طریقہ سے زندگی بسر کرو۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی لوگ تمہیں اچھے طریق سے یاد کریں۔

یاوہ گوئی۔ لغویات اور مسخرہ پن سے انسان ذلیل ہو جاتا ہے۔ متانت اور سنجیدگی انسان کو باوقار بنا دیتی ہے

کھانے سے پہلے معلوم کرو۔ کہ کھانا کہاں سے آیا۔ مشکوک کھانوں سے دل پراگندہ ہو جاتا ہے۔

خود فروشی و خود نمائی سے بچو۔ اپنے کشف وخواب وغیرہ کا تذکرہ ہر کہ ومہ سے نہ کرو۔

اپنے مرشد کے حضور سے انسان خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ نور کی کرنوں سے دامن مراد بھر لاتا ہے۔

کامل طور پر شریعت کا اتباع کرو۔ یہ نہ ہو کہ بعض احکام مان لیے اور بعض

Marfat.com

چھوڑ دیئے۔ اس طرح طریقت و حقیقت کے مسائل کو لازم پکڑو۔
بزرگوں کے عطا کردہ تبرکات کو عزت سے رکھو۔ فقراء اور غرباء کو حقارت سے نہ دیکھو بعض اوقات ان میں بہت بلند پایہ ہستیاں پوشیدہ ہوتی ہیں

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

شیخ کی توجہ کئی قسم پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہ مرید کے ظرف اور استعداد کے مطابق تربیت کرتا ہے۔ بعض اوقات انعکاسی توجہ کارفرما ہوتی ہے بعض اوقات انعکاسی اور بعض اوقات القائی اور بعض اوقات اتحادی۔ لہذا خاموش ہو کر فیضان حاصل کرتے رہو۔

جب تم کسی اہل دل کے پاس جاؤ۔ تو خاموش رہو اور دل کو بھی دلیلوں سے پاک و صاف رکھو۔ کیونکہ صاف دل پر اللہ کا بندہ کچھ لکھتا ہے۔ اولیاء اللہ کو مردہ خیال نہ کرو۔ قرآن کریم کی نص سے ان کی حیات طیبہ ثابت ہے۔ اپنے آپ کو قرآن کریم کے تابع عمل بناؤ اور پھر کوشش کرو۔ تمام دنیا پر قانون الٰہی مسلط ہو جائے۔ تم خدا کے غلام ہو اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہو۔ تم پر لازم ہے۔ کہ خود دین الٰہی پر عمل پیرا ہو کر تمام روئے زمین پر دین الٰہی کی حکومت اور اللہ جل شانہ کا ذکر پھیلا دو۔ غوث الاقطاب قطب الاغیاث سید شاہ مولانا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کے متعلق کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں۔

ہر روز باشی صائماً ہر لیل باشی قائماً — در ذکر باشی دائماً مشغول شو در ذکر ہو
گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی در جہاں — ایں ذکر ہو ہر آں بخواں مشغول شو در ذکر ہو
سوے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت — در گور تنہا ماندنت مشغول شو در ذکر ہو
ہو ہو بذکرش ساز کن نام خدا آغاز کن — قفل ز سینہ باز کن مشغول شو در ذکر ہو

Marfat.com

علمے بخوانی یا عملی فردا بناشی تا خجل — دریپش قادر لم یزل مشغول شو در ذکر ہو
ہر دم خدا را یاد کن دلہائے غمگین شاد کن — بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو
مسکین احمد مرد شو وز جملہ عالم فرد شو — در راہ حق چوں گرد مشغول شو در ذکر ہو

میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ہم سب کو اپنی اطاعت اور محبت و اطاعت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم رکھے اور سیدنا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے نقش حیات پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مؤلف محمد رفیق عرض کرتا ہے کہ کتاب ہذا میں بعض مضامین بہت بڑی اور مستند کتابوں سے اقتباس کر کے اسلئے درج کئے گئے ہیں کہ یاران طریقت کی معلومات میں وسیع تر اضافہ ہو جائے اور تصوف کے اسرار و معارف سمجھنے میں دشواری نہ رہے۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اسرار و معارف بھی ایسے ہی ہوتے تھے۔ اور آپ کی پاک تعلیم بھی بالکل سلف صالحین کی تعلیم کا نمونہ تھی۔ اور آپکی حیات پاک دین الٰہی کی مجسم تفسیر تھی۔

اب میں حب جاہ اور ریا کی کچھ برائیاں بیان کرتا ہوں۔ حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ خود نمائی۔ حب جاہ۔ اور ریا کو بہت ہی برا سمجھتے تھے اور مندرجہ ذیل مضمون کے مطابق ہی آپ کے ارشادات تھے۔ حب جاہ۔ خود فروشی خود نمائی۔ اور ریا سے بچنے کی تلقین اس حد تک آپ کرتے تھے کہ بیان نہیں ہو سکتی لہٰذا خداوند کریم سے دعا ہے کہ ہم کو ان موذی امراض باطنی سے محفوظ رکھے اور اس کے بدلے قناعت۔ صبر و رضا۔ اور انکساری تواضع۔ اور اخلاص عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

جاہ کی برائی کے بیان میں

شہرت اور ناموری اچھی چیز نہیں ہے. بلکہ اس سے بہتر تو گمنامی ہے. ہاں اگر اللہ پاک اپنے دین پھیلانے کی بابت میں شہرت عنایت فرمائے تو اس شہرت میں دین پھیلانے والے کی شہرت کے لئے کچھ تدبیر نہ ہو۔ تو ایسی بے تکلف شہرت کا کچھ مضائقہ نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں. کہ کافی ہے آدمی کو اتنا شر. کہ اشارہ کریں اس کی طرف لوگ انگلیوں سے دین یا دنیا میں۔

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. کہ جس شخص نے شہرت کو چاہا اسے خدائے پاک کو نہ پہچانا حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں جب بہت لوگ ہوتے تو آپ شہرت کے خوف سے اٹھ جاتے. اللہ اکبر ہمارے قبلہ عالم حضرت شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی عادت مبارک تھی کہ جب ہجوم ہوا. کچہری لگی یا حلقہ بندھا آپ اٹھ جاتے! اور چلتے وقت عزیزوں کے درمیان چلتے. آگے چلنے سے گریز فرماتے تھے حضرت ابوالعالیہ کے پاس جب تین آدمیوں سے زیادہ بیٹھتے تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے حضرت ابو قلابہ اک شخص کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے. اتنے میں آپ کے سامنے ایک آدمی بہت سے کپڑے پہنے ہوئے آیا. تب آپ نے کہا کہ اس بولتے گدھے سے بچتے رہنا. یعنی طالب شہرت نہ ہونا۔

حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. کہ مجھے ایسا آدمی نظر نہیں آیا. کہ جسنے اپنا مشہور ہونا پسند کیا ہو اور پھر اس کا دین تباہ و برباد نہ ہوا ہو۔ آگاہ رہو کہ جو شخص اپنی شہرت اور ناموری چاہتا ہے وہ آخرت کی نعمتوں کا مزا ہرگز نہیں پاتا اور شراب توحید سے محروم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے

Marfat.com

ہیں کہ اگر کسی سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ مانگیں تو کوئی نہ دے۔ اور اگر اللہ رب العزۃ سے جنت مانگیں۔ تو اللہ رب العزۃ ان کو جنت عطا کر دے۔

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ کوئی تجھ کو نہ جانے تو تو ایسا ہی کر اور اسمیں کچھ حرج نہیں ہے۔ کہ کوئی تجھکو نہ پہچانے اور نہ اسمیں کچھ مضائقہ ہے کہ کوئی تیری تعریف نہ کرے اور نہ اسمیں کچھ برائی ہے۔ کہ تو لوگوں نزدیک برا ہو۔ اور اللہ کے نزدیک اچھا ہو۔ اور شہرت کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں جگہ کرنا اور لوگوں کی نظروں میں معزز ہونا، سو یہ بات تو سر فساد اور برائی کی جڑ ہے۔

معلوم ہو کہ آدمی کے دل کی چار طرح کی صفات کی رغبت اور خواہش ہوتی ہے۔ ایک چارپایوں کی صفات جیسے کھانا پینا اور جماع کرنا دوسری صفات درندوں کی جیسے مار ڈالنا ایذا دینا تیسری صفات شیطانیہ جیسے مکر اور فریب اور بہکانا چوتھی صفات ربانیہ جیسے کبر اور غرور اور شیخی اور جاہ اور مرتبہ و شہرت پسند کرنا بہرحال انسان اس جہت سے کہ اس میں امر ربانی بھی ہے اس لئے ربوبیت اور وجاہت کو پسند کرتا ہے۔ اسی جگہ سے بعض صوفیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے کہا ہے۔ کہ ہر ایک انسان کے باطن میں وہ بات چھپی ہوئی ہے کہ جس بات کو فرعون لعین نے کھلا کہا تھا۔ کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى لیکن فرعون نے کھل کر کہا۔ اور دوسروں کے دل میں یہ بات دبی ہوئی ہے اگرچہ اس دعویٰ کو زبان پر نہیں لاتے اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ وآلہ وسلم۔

آہ! جو چیزیں کہ موت کے جھونکنے سے فنا ہو جاتی ہیں۔ وہ زندگی کے مزے ہیں اور جاہ و مرتبہ اور شہرت یہ بھی ایسی ہی چیز ہے۔ کہ موت کے جھونکنے سے فنا و برباد ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ! وہ چیزیں۔ کہ جو موت کے جھونکنے سے فنا نہیں ہوتیں اور نہ موت کے آنے سے ان چیزوں کی موت آتی ہے۔ وہ چیزیں باقیات الصالحات ہیں۔ اب جاہ اور مرتبہ اور شہرت کو پسند کرنا ایک بے اصل بات ہے جیسے کہ پانی کی لکیر۔ جو کوئی اس کی طلب

Marfat.com

میں اپنی عمر ضائع کرے۔ وہ جاہل اور بے سمجھ ہے اور اپنی پیاری انمول زندگی کو ضائع کر رہا ہے۔ معلوم ہو کہ جاہ اور شہرت کا علاج دو طرح پر ہے ایک علم سے دوسرا عمل سے علم سے یہ علاج ہے کہ اپنے دل میں خیال کرے کہ یہ جو جاہ اور شہرت پسندی کی مہلک بیماری مجھ کو لگی ہے اسکا سبب تو یہی ہے کہ لوگوں کے دل اور بدن پر پوری قدرت حاصل ہو سو اگر حاصل بھی ہو گئی۔ تو اس کی انتہا موت ہے اور یہ بات کچھ باقیات صالحات سے نہیں ہے۔ فرض کیجیے کہ اگر مشرق سے مغرب تک سب لوگ ایک شخص کو سجدہ کریں اور سینکڑوں برس تک روئے زمین کے آدمی اس شخص کو سجدہ کرتے رہیں تب بھی آخر کو نہ وہ سجدہ کرنے والے رہینگے اور نہ وہ شخص رہیگا۔ جس کو سجدہ کیا گیا ہے تو ایسی چیز کے لئے جو فنا ہونیوالی ہے۔ اِس بات کو قبول نہ کریگا اللھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبیّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علاج عملی یہ ہے۔ کہ ایسے کام کرے کہ جن سے مستحق ملامت ہو۔ اور لوگوں کے دلوں سے اُتر جائے اور ان کی نظروں سے گر جائے۔ اور اپنے مقبول ہونیکا جو مزہ تھا وہ جاتا رہے اور مخلوق کے نزدیک برا رہے اور خالق کے نزدیک بھلا رہے۔

حکایت:۔ ایک بادشاہ نے ایک زاہد کے پاس جانا چاہا۔ جب زاہد نے سنا۔ کہ بادشاہ قریب آن پہنچا ہے تب اپنا کھانا اور ساگ منگا کر بڑے بڑے لقمے کھانے شروع کیے۔ تب وہ زاہد بادشاہ کے دل سے اُتر گیا۔ اور لوٹ آیا۔ زاہد نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جسنے بادشاہ کو مجھ سے دور کر دیا۔ اسی طرح بعض لوگ رنگین پیالوں میں شربت پیتے تھے تاکہ دیکھنے والوں کو گمان ہو کہ یہ شخص شراب خور ہے اور اس سے کنارہ کش رہیں۔

حکایت:۔ ایک بزرگ زہد میں مشہور ہو گئے تھے لوگوں نے انکے پاس ہجوم کرنا شروع کر دیا ناچار وہ ایک حمام میں گئے اور دوسرے شخص کے کپڑے پہن کر باہر نکلے اور

Marfat.com

عین راہ میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے کپڑے پہچان کر ان سے کپڑے چھین لئے اور کہا یہ شخص چور ہے اور پھر انکے پاس نہ گئے اَللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ریا کی برائی کا بیان

معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت اور بندگی میں ریا کرنا گناہ کبیرہ اور شرک کے قریب ہے کیونکہ ریا کرنے کا مقصود یہی ہوتا ہے۔ کہ لوگ اس کی عبادت سے واقف ہو کر پارسا سمجھیں اور جب عبادت سے مقصود لوگوں کا معتقد کرنا ہو۔ تو وہ عبادت نہ ہو گی بلکہ وہ خلق پرستی ہے۔ اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

یعنی جو شخص اللہ ربّ العزۃ کے دیدار کا آرزو مند ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اللہ ربّ العزہ کی عبادت میں کسی کو اس ذات پاک کا شریک نہ بنائے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے باب میں کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا کہ چھوٹے شرک سے عرض کیا گیا وہ کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ریا ہے اور قیامت کے دن اللہ رب العزت ارشاد فرمائیگا۔ کہ اے ریا کارو ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے دکھانے کو تم میری عبادت کرتے تھے۔ اب تم عمل کی جزا بھی ان ہی سے مانگو جن کے دکھانے کو عمل کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حُبُّ الحزن یعنی غم کے گڑھے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حُبُّ الحزن کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ ایک غار ہے جہنم میں کہ جو ریاکار عالموں کے لئے بنایا گیا ہے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃً وَّ فِی الاٰخرۃِ حَسَنَۃً ۝

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس عمل میں ذرّہ بھر ریا ہو حق تعالیٰ اس کو قبول نہ کریگا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اس روز کہ عرش کے سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ رہیگا۔ اس روز عرش کے سایہ میں وہ شخص رہیگا۔ کہ دائیں ہاتھ سے صدقہ دیا ہو اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ریا ادنیٰ شرک ہے اور قیامت کے دن ریاکار تین ناموں سے پکارا جائیگا۔ کہ اے ریا۔ اے مکار اے نابکار تیرا عمل برباد ہوگیا اور تیرا اجر باطل ہوگیا۔ جا اور مزدوری اسی سے مانگ کہ جس کی خاطر تو نے عمل کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو گردن جھکائے دیکھا۔ کہا کہ اے گردن جھکانے والے اپنا سر اٹھا خشوع کچھ گردنوں میں نہیں ہے۔ بلکہ دلوں میں ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں سجدہ کے درمیان روتے ہوئے دیکھا۔ تو کہا۔ کہ اے شخص یہ کام اگر تو اپنے مکان میں کرتا تو بہت ہی اچھا ہوتا۔

حضرت امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ ریاکار کی تین علامتیں ہیں جب اکیلا ہو تو سست ہو۔ اور جب مجمع میں ہو تو خوش ہو۔ اور جب کوئی اس کی تعریف کرے تو عمل زیادہ کرے اگر کوئی ندامت کرے تو عمل کم کرے۔

Marfat.com

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزۃ اپنے بندوں کو نیت پر اتنا دیگا کہ اتنا عمل پر نہ دیگا۔ اسلئے کہ نیت میں ریا نہیں ہوتی ہے۔ اور ریا کے اصلی معنی یہ ہیں۔ کہ لوگوں کو اچھے خصال اور اچھی عادتیں دکھا کر دلوں میں منزلت اور مرتبہ حاصل کرنا اور یہ بات عبادات میں ہوتی ہے ان افعال سے بندہ اپنے اللہ کریم سے دور ہو کر رسوا و ذلیل ہو جاتا ہے۔ دوجہان کا خسارہ اسکے نصیب ہو جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احفظنا۔

جب انسان اس رسوائی میں فکر اور غور کریگا۔ تو ریا سے دل اُٹھ جائیگا۔ اور دل اللہ رب العزۃ کی طرف متوجہ ہو جائیگا۔ عملی علاج ریا کا یہ ہے۔ کہ نفس کو عبادات کے مخفی رکھنے کی عادت ڈالے۔ اور نیکیوں کو ایسا چھپائے جیسا کہ اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔ مگر ایسی نیک خصلتوں کی توفیق اہل اللہ اور اپنے شیخ کامل کی صحبت سے میسر ہوتی ہے۔ مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق　　　گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

یعنی بغیر مہربانی اللہ تعالیٰ اور اہل اللہ کے سیدھا راستہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور حق اور خاصان حق کی عنایتیں شامل حال نہ ہونگی تو تمام عبادات وغیرہ بیکار ہو جائینگی اور باوجود فرشتہ صفات اور فرشتہ خصلت ہونیکے انسان کا نامہ اعمال سیاہ ہو جائیگا۔ یہی سبب ہے کہ کوئی فراخی ریاضت وعبادت سے کوئی اخروی فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو دنیا میں بری عادتیں چھوڑ کر فرشتہ ہی کیوں نہ بن گیا ہو۔

اے خدا قادر بے چند و چوں　　　واقفی بر حال بیروں و دروں

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

دُعائے مجرّب در قضائے حاجات مشتمل بر تضرّع و مناجات از حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اے دعا کے سننے والے وَیَا دَآئِمَ الْبَقَآءِ اے ہمیشہ رہنے والے	وَیَا رَافِعَ السَّمَآءِ اور اے آسمان کے بلند کرنیوالے وَیَا وَاسِعَ الْعَطَآءِ اور بڑی بخشش والے
لِذِی الْفَاقَۃِ الْعَدِیْمِ غریب فاقہ مست کے لئے	
وَیَا عَالِمَ الْغُیُوْبِ اے عالم الغیوب وَیَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ اے عیوب کے چھپانے والے	وَیَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ اے گناہوں کے بخشنے والے وَیَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ اور اے مصائب کے دور کرنیوالے
عَنِ الْمُرْھَقِ الْکَظِیْمِ مصیبت زدہ غصہ پینے والے خاموش سے	

م اے ازالہ کنندہ غم و غصہ پیش والا

Marfat.com

وَيَا فَائِقَ الصِّفَاتِ
اے اعلیٰ صفات والے
وَيَا جَامِعَ الشَّتَاتِ
اے متفرق کے جمع کرنے والے

وَيَا مُخْرِجَ النَّبَاتِ
اے گھاس پیدا کرنے والے
وَيَا مُنْشِئَ الرُّفَاتِ
اور ریزہ ریزہ سے پیدا کرنیوالے

مِنَ الْاَعْظُمِ الرَّمِيْمِ
بوسیدہ ہڈیوں سے

وَيَا مُنْزِلَ الْغِيَاثِ
اے بارش نازل کرنیوالے
عَلَى الْحُزُنِ وَالدِّمَاثِ
سخت اور نرم زمین پر

مِنَ الدُّلَّحِ الْحِثَاثِ
چلنے والے ابر سے
اِلَى الْجُوْعِ الْغِرَاثِ
بھوکے اور سخت بھوکے کیلئے

مِنَ الْهُزَمِ الرُّزُوْمِ
مجتمع بادلوں سے

وَيَا خَالِقَ الْبُرُوْجِ
اور اے برجوں کے پیدا کرنیوالے
مَعَ اللَّيْلِ ذِي الْوُلُوْجِ
مع اس رات کے جو چمکتی ہوئی

سَمَاءً بِلَا فُرُوْجٍ
یعنی اُس آسمان کے پیدا کرنے والے جسمیں شگاف نہیں ہے
عَلَى الضَّوْءِ ذِي الْبُلُوْجِ
روشنی پر داخل ہو جاتی ہے

يُغَشِّيْ سَنَا النُّجُوْمِ
جو تاروں کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے

وَيَا فَالِقَ الصَّبَاحِ
اور اے صبح کے پیدا کرنیوالے
وَيَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ
اے ہوا کے چلانے والے

وَيَا فَاتِحَ النَّجَاحِ
اور کامیابی کا دروازہ کھولنے والے
بُكُوْرًا مَّعَ الرَّوَاحِ
صبح وشام

۱؎ رفات، ریزہ ریزہ ٹکڑے ٹکڑے ۲؎ عظم، ہڈی جمع اعظم، ہڈی جمع اعظم ۳؎ دالح، از دلح بمعنی کھینچنا حیثیت ابھارنیوالا ۴؎ دمث، نرم جگہ غرث، غرثان جمع بھوکا ۵؎ ہزم، الواحد ہزیم بمعنی ابر مانند نیشق بالمدر

Marfat.com

فَيُنْشَانُ بِالْغُيُوْمِ
جو ابر باراں کو پیدا کرتی ہے

وَيَا مُرْسِيَ الرَّوَاسِخِ
اور اے مضبوط پہاڑونکو گاڑھنے والے

اَوْتَادُهَا الشُّوَامِخُ
جس کی میخیں بلند ہیں

فِيْ اَرْضِهَا السَّوَائِخِ
اس کی مضبوط زمین میں

اَطْوَادُهَا الْبَوَاذِخُ
جسکے ٹیلے گویا پہاڑ ہیں

مِنْ صُنْعِهِ الْقَدِيْمِ
یہ سب اسکی قدیم صنعت کا کرشمہ ہے

وَيَا هَادِيَ الرَّشَادِ
اور اے رشد و ہدایت کے رہنمائی کرنیوالے

وَيَا مُلْهِمَ السَّدَادِ
اور اے صواب کے الہام کرنیوالے

وَيَا رَازِقَ الْعِبَادِ
اور اے بندوں کو روزی دینے والے

وَيَا مُحْيِيَ الْبِلَادِ
اور اے ملکوں کو حیات بخشنے والے

وَيَا فَارِجَ الْغُمُوْمِ
اور اے غموں کو دور کرنے والے

وَيَا مَنْ بِهٖ اَعُوْذُ
اور اے وہ ذات جسکے پاس میں پناہ لیتا ہوں

وَيَا مَنْ بِهٖ اَلُوْذُ
اور اے وہ ذات جسکو میں اپنا ملجا بناتا ہوں

وَمَنْ حُكْمُهُ النُّفُوْذُ
اور جس کا حکم نافذ ہوتا ہے

فَمَا عَنْهُ لِيْ شُذُوْذُ
پس میں اس سے الگ نہیں ہوسکتا

تَبَارَكْتَ مِنْ حَلِيْمٍ
بڑی برکت والا ہے تو اے صاحب حلم

وَيَا مُطْلِقَ الْاَسِيْرِ
اور اے قیدی کے رہا کرنیوالے

وَيَا جَابِرَ الْكَسِيْرِ
اور اے ٹوٹے ہوئے جوڑنے والے

وَيَا مُغْنِيَ الْفَقِيْرِ
اور اے فقیر کو غنی کرنیوالے

وَيَا غَاذِيَ الصَّغِيْرِ
اور اے بچے کے پرورش کرنیوالے

Marfat.com

وَيَا شَافِيَ السَّقِيْمِ
اے بیمار کو شفا بخشنے والے

وَيَا مَنْ بِهٖ اعْتِزَازِيْ اے وہ ذات جس سے میری عزت ہے	وَيَا مَنْ بِهٖ احْتِرَازِيْ اور اے وہ ذات جس سے میری حفاظت ہے
مِنَ الذُّلِّ وَالْمَخَازِيْ ذلت اور رسوائی سے	وَالْاٰفَاتِ وَالْمَرَازِيْ[1] آفات اور مصائب سے

اَعِذْنِيْ مِنَ الْهُمُوْمِ
مجھ کو غم سے پناہ دے

وَمِنْ جِنَّةٍ وَّاِنْسٍ اور جن وانس سے پناہ دے	لِذِكْرِ الْمَعَادِ مُنْسٍ سلئے کہ یہ آخرت کے بھولنے کا باعث ہوئے ہیں
لِلْقَلْبِ عَنْهُ مُقْسٍ سلئے کہ معاد سے غافل اور سخت دل کر دیتے ہیں	وَمِنْ شَرِّ غَيِّ نَفْسٍ اور نفس کی گمراہی سے پناہ دے

وَشَيْطَانِهَا الرَّجِيْمِ
اور اسکے رانده شیطان سے

وَيَا مُنْزِلَ الْمَعَاشِ اور اے انسان اور جانوروں پر	عَلَى النَّاسِ وَالْمَوَاشِيْ[2] روزی کے بھیجنے والے
وَالْاَفْرَاخِ[3] فِي الْعِشَاشِ اور چڑیوں کے بچوں پر ان کے گھونسلوں میں	مِنَ الطُّعْمِ وَالرِّيَاشِ خواہ کھانا ہو یا پر اور لباس

تَقَدَّسْتَ مِنْ عَلِيْمٍ
تو پاک ہے اے علیم

وَيَا مَالِكَ النَّوَاصِيْ اور پیشانیوں کے مالک	لِلْمُطِيْعَاتِ وَالْعَوَاصِيْ خواہ وہ مطیع ہوں یا نافرمان

[1] مرازی۔ مصائب [2] ماشیہ جمع مواشی، چارپایہ [3] فرخ، جمع افراخ، بچہ مرغ
گھونسلا۔ ریش، پر

Marfat.com

فَمَا عَنْهُ مِنْ مَنَاصٍ
اسلئے کہ اس کسی بندے کو

لِعَبْدٍ وَّلَا خَلَاصٍ
رہائی اور چھٹکارا نہیں ہے ۔

لِمَاضٍ وَّلَا مُقِيمٍ
گذرے ہوئے اور باقی رہنے والے

وَيَا خَيْرَ مُسْتَعَاضٍ
اور اے عوض ڈھونڈنے کے بہترین مرجع

لِمَحْضِ الْيَقِينِ رَاضٍ
محض یقین پر راضی ہونیوالے

بِمَا هُوَ عَلَيْهِ قَاضٍ
اے اپنے احکام جاریہ میں سے

مِنْ أَحْكَامِهِ الْمَوَاضِي
جو ضروری ہے اسکو جاری کرنیوالے

تَعَالَيْتَ مِنْ حَكِيمٍ
تو برتر ہے اے حکیم ۔

وَيَا مَنْ بِنَا مُحِيطٌ
اور اے وہ جو ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہے

وَعَنَّا الْأَذَى يُمِيطُ
اور ہم سے تکلیف دور کرتا ہے

وَمَنْ مُلْكُهُ الْبَسِيطُ
اور جسکا ملک لمبا چوڑا ہے

وَمَنْ عَدْلُهُ الْقَسِيطُ
اور جسکا انصاف بالکل ٹھیک ہے

عَلَى الْبَرِّ وَالْأَثِيمِ
نیک اور بد دونوں پر

وَيَا رَاعِيَ اللُّحُوظِ
اور اے نظر کو دیکھنے والے

وَيَا سَامِعَ اللُّفُوظِ
اور اے لفظوں کے سننے والے

وَيَا قَاسِمَ الْحُظُوظِ
اے حصوں کے تقسیم کرنیوالے

بِإِحْصَائِهِ الْحَفِيظِ
اور اپنے محفوظ ترین شمار سے

بِعَدْلٍ مِّنَ الْقُسُومِ
عادل تقسیم کے ساتھ

وَيَا مَنْ هُوَ السَّمِيعُ
اے وہ ذات جو سننے والی ہے

وَمَنْ عَرْشُهُ الرَّفِيعُ
اور جس کا عرش بلند ہے

۱ مستعاض - جس سے عوض چاہا جائے ۲ لحظ دیکھنا

وَمَنْ خَلْقُهُ الْبَدِيعُ اور جسکی مخلوق عجیب وغریب ہے	وَمَنْ جَارُهُ الْمَنِيعُ اور جس کا پڑوسی محفوظ ہے
مِنَ الظَّالِمِ الْغَشُومِ سخت ظالم سے	
يَا مَنْ حَبَا فَاَسْبَغَ اے وہ ذات جسنے دیا اور خوب دیا	مَا قَدْ حَبَا وَسَوَّغَ جو کچھ بھی دیا اور مناسب طریقے سے دیا
وَيَا مَنْ كَفٰى وَبَلَّغَ اور اے وہ ذات جسنے کفایت کی اور	مَا قَدْ كَفٰى وَاَفْرَغَ بقدر کفایت پہنچایا اور عنایت کیا
مِنْ مِّنَّتِهِ الْعَظِيمِ اپنے بڑے احسان سے	
وَيَا مَلْجَاَ الضَّعِيفِ اور اے کمزور کے ملجا	وَيَا مَفْزَعَ اللَّهِيفِ اور اے مصیبت زدہ کے جائے پناہ
تَبَارَكْتَ مِنْ لَطِيفٍ برکت والا ہے تو اے مہربان	رَحِيمٍ بِنَا رَءُوفٍ رحم کرنیوالا اور ہمارے ساتھ نرمی کرنیوالا
خَبِيرٍ بِنَا كَرِيمٍ ہم سے واقف اور بزرگ	
وَيَا مَنْ قَضٰى بِحَقٍّ اور اے وہ خدا جسنے تمام مخلوق کی جان	عَلٰى نَفْسِ كُلِّ خَلْقٍ کے متعلق حق فیصلہ کیا ہے
وَفَاةً بِكُلِّ اُفُقٍ ہر جانب موت کا	فَمَا يَنْفَعُ التَّوَقِّي پس ڈرنا کچھ مفید نہیں
مِنَ الْمَوْتِ وَالْحُتُومِ[1] موت اور قضا سے	

[1] حتم، قضا وقدر اس کی جمع حتوم۔

Marfat.com

تَرَانِی وَلَا اَرَاكَ
توجھکو دیکھتا ہے میں تجھ کو نہیں دیکھ سکتا

وَلَا رَبَّ لِی سِوَاكَ
تیرے سوا میرا کوئی رب نہیں

فَقُدْنِی اِلٰی هُدَاكَ
پس اپنی ہدایت کی طرف مجھ کو لے چل

وَلَا تُغْشِنِی بِرَدَاكَ
اور اپنی ہلاکت سے میرا احاطہ نہ کر

بِتَوْفِيقِكَ الْعَصُوْمِ
اپنی نگاہ رکھنے والی توفیق سے

وَيَا مَعْدَنَ الْجَلَالِ
اور اے جلال کے سرچشمہ

وَذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ
اور صاحب عزت جمال

وَذَا الْكَيْدِ وَالْمِحَالِ
اور تدبیر و حیلہ والے خدا

وَذَا الْمَجْدِ وَالْفَعَالِ
اور صاحب بزرگی و احسان

تَعَالَيْتَ مِنْ رَّحِيْمٍ
تو بزرگ اور برتر ہے اے رحیم

اَجِرْنِی مِنَ الْجَحِيْمِ
مجھ کو جہنم سے پناہ دے

وَمِنْ حَوْلِهَا الْعَظِيْمِ
اور اسکی بڑی ہیبت سے بچا

وَمِنْ عَيْشِهَا الذَّمِيْمِ
اور اسکی ذلیل زندگی

وَمِنْ حَرِّهَا الْمُقِيْمِ
اور اسکی دائمی آگ سے محفوظ رکھ

وَمِنْ مَّاءِهَا الْحَمِيْمِ
اور نیز اسکے گرم پانی سے بچا

وَاَصْحِبْنِی الْقُرْاٰنَ
اور قرآن کو میرا ہمنشین بنا

وَاَسْكِنِّی الْجِنَانَ
اور جنتوں میں میرا ٹھکانا کر

وَزَوِّجْنِی الْحِسَانَ
اور حسین حوروں سے میرا نکاح کر

وَنَاوِلْنِی الْاَمَانَ
اور مجھ کو امن دے

اِلٰی جَنَّةِ النَّعِيْمِ
جنت نعیم میں

Marfat.com

إِلَى نِعْمَةٍ وَّلَهْوٍ یعنی نعمت اور کھیل کود	بِغَيْرِ اسْتِمَاعِ لَغْوٍ بغیر اسکے کہ کوئی لغویات بات سنوں
وَلَا بِادِّكَارِ شَجْوٍ اور بغیر اسکے کہ کوئی رنج وغم یاد کروں	وَلَا بِاعْتِدَادِ شَكْوٍ اور بغیر اسکے کہ کسی شکوہ وشکایت کا شمار کروں

سَقِيمٍ وَّ لَا كَلِيمٍ
نہ بیمار ہوں نہ زخمی

إِلَى الْمَنْظَرِ النَّزِيهِ وہ مجھکو امان الٰہی جگہ دے جسکا منظر صاف اور ستھرا ہے	الَّذِي لَا لُغُوبَ فِيهِ جہاں ماندگی کا گزر نہ ہو
هَنِيئًا لِّسَاكِنِيهِ خوشخبری ہو اس کے رہنے والوں کو	فَطُوبَى لِعَامِرِيهِ اور مبارک ہو اسکے آباد کرنے والوں کو

ذَوِالْمَدْخَلِ الْكَرِيمِ
جو بزرگ مقام کے رہنے والے ہیں

إِلَى مَنْزِلٍ تَعَالَى بلند مقام میں	بِالْحُسْنِ قَدْ تَلَالَا جو حسن کی وجہ سے درخشاں ہو
بِالنُّورِ قَدْ تَوَالَا اس پر پے در پے نور نازل ہوتا ہو	تَلْقَى بِهِ الْجَلَالَا تم اس میں جلال پاؤ گے

قَدْ حُفَّ بِالنَّسِيمِ
وہ باد صبا سے گھرا ہوا ہے۔

إِلَى الْمَفْرَشِ الْوَطِيِّ نرم بستر عنایت کر	إِلَى الْمَلْبَسِ الْبَهِيِّ اور خوبصورت لباس
إِلَى الْمَطْعَمِ الشَّهِيِّ مرغوب کھانا	إِلَى الْمَشْرَبِ الْهَنِيِّ اور خوشگوار پینے کی چیز

مِنَ السَّلْسَلِ الْخَتِيمِ
اس پانی سے جو آسانی سے گلے کے نیچے اتر جاتا ہو اور اس پر مہر لگی ہو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

تخمیس از ظفر بادشاہ بر مناجات حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ

پئے دنیا یوں ہی بک بک کے عبث جان کھپائی　　نہ دیا منزلِ عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی
مگر اب جی میں ہے سب چھوڑ کے یہ ہرزہ سرائی　　ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی
نہ روم من بجز آں رہ کہ تو آں رہ بنمائی

نہ پھروں عہد سے جبتک کہ میرے دم میں رہے دم　　رہوں پیمانِ محبت پہ ترے ہیں یوں ہی محکم
طلبِ وصل تیری دل سے مرے ہو نہ کبھی کم　　ہمہ درگاہ تو جویم ہمہ درکار تو پویم
ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزائی

نہ چپ و راست سے گر ہووے تیری نصرت و یاری　　نہ تیرا عرش سے تا فرش اگر ہو فیض جاری
نہ کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجھے ساری　　تو خداوند یمینی تو خداوند یساری
تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

نظر آتی ہے جہاں میں جو سپیدی و سیاہی　　قلمِ صنع پہ دیوے ہے ترے دن رات گواہی
تری یکتائی مبرا ہے ہر اک شے سے الٰہی　　تو زن و جفت نہ جوئی تو خور و خفت نخواہی
احدا بے زن و جفتی ملکا کام روائی

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت　　نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسی کی نہ کسی کی ہے قرابت　　نہ نیازت بولادت نہ بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری　　جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کرے عذر پذیری　　تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری
تو معزی تو مذلی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی　　تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی

Marfat.com

کہ تو ستار ہے اور واقف اسرار نہانی — ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را عیب تو دانی
ہمہ را رزق رسانی کہ تو با رجود و عطائی

خرد و فہم سے گردوں نے کوئی بات تراشی — کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
مرے نزدیک سوا اس کے ہے سب سعی خراشی — نہ بارے خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی
نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی

رہی مصروف ثنا میں تیرے ہر چند خلائق — نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہے تیرے لائق
کہ وہ فوق اور تحت جس فوق سے ہی سب تو فائق — نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق
نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپائی

رہ توصیف تری رکھتی نہایت سے درازی — نہ لگے ہاتھ یہ کوچہ تری ہے بندہ نوازی
نہ چلے کنہ حقیقت میں تیری نکتہ طرازی — بری از چون و چرائی بری از عجز و نیازی
بری از صورت و رنگی بری از عیب و خطائی

نہ تجھے دوست کی حاجت ہے نہ اندیشۂ دشمن — نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تیر اشیون
نہ تجھے جائے ماویٰ نہ تجھے چاہیے مسکن — بری از خوردن و خفتن بری از تہمت مردن
بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلائی

نہ رہا عالم طفلی و جوانی ہوئی پیری — غم دنیا کی ہوس میں مجھے ہوگی یہ اسیری
نہ روا رکھ میرے حق میں تو یہ خواری و حقیری — تو علیمی تو حکیمی تو خبیری تو بصیری
تو نمائندہ فضلی تو سزاوار خدائی

ترے اوصاف بیان کرنے کی باندھے ہے دھن جی — دم تقریر ہے گنگی دم تحریر ہے لنجی
مری گو نوک زبان گنج معانی کی ہے کنجی — نہ توان وصف تو گفتن تو در وصف نہ گنجی
نہ توان شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہے یہ قدرت کہ تیری دیکھے تجلی — نہ خرد کو ہے یہ طاقت کہ تجھے پائے ذرا بھی

Marfat.com

متحیر ہوں میں اسمیں کہ صفت کیا کروں تیری　　اَحَدٌ لَیسَ کَمِثلِی صَمَدٌ لَیسَ کَفَضلِی

لِمَنِ المُلکُ تو گوئی کہ سزاوارِ خدائی

ظفرؔ اس وقت میں خاموش ہو گیا غنچہ کی مانند　　کہ یہ اشعارِ مناجات کے یاد آئے اسے چند

کرے توصیف میں کس طرح تری اپنی زبان بند　　لب و دندانِ سنائی ہمہ توحید تو گویند

مگر از آتش دوزخ بودشس زود رہائی

مدح مبارک

در شان غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔

اے واقفِ سرِّ خدا اے ہادی روشن ضمیر　　کوئی نہیں ہے آپکی تمثیل و تشبیہ و نظیر

اندوہ غم میں خلق کے ہوتے تمہیں ہو دستگیر　　ہو کر کھڑا آداب سے کہتا ہوں یا پیران پیر

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

ہیں جدِ امجد آپکے والله سلطان الولی　　دادا تمہارے ہیں حسنؑ نانا حسینؑ ابن علی

اکثر دعا سے آپکی تقدیر ربانی ٹلی　　ہیں راز میرے آپ پہ مکشوف مخفی و جلی

پہنچو میری امداد کو یا غوثِ اعظم دستگیر

رائی کے دانے کی طرح تم پر بلاد اللہ ہیں　　اس رمز کے ایسے شاہدیں واقف ولی اللہ ہیں

منکر جو ہو دیں آپکے مردود اور گمراہ ہیں　　جو فعل ہیں گے آپکے وہ سب باذن اللہ ہیں

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

ہے تمہاری ذات سے قائم یہ سب کون و مکان　　زیر نظر ہیں آپکے والله یہ دو نو جہان

نافذ تمہارا حکم از تحت الثریٰ تا لا مکان　　تم غوث ہو ثقلین کے حاجت روائے انس و جان

Marfat.com

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

تم نے ہی اپنا قدم ولیوں کی گردن پر رکھا ہے کونسا ایسا ولی جسکو یہ رتبہ ملا
تم نے ہی اے غوث حق سے لاتفتشونی کہا بعد انبیا اصحاب کے کوئی نہیں ہے آپ سا

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

پشت حسنین کو ایک دن تھے چومتے خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم بولیں یہ حضرت فاطمہؓ ہے کیا سبب اے باخبر
اس پشت میں اے فاطمہ فرزند ہے والا گہر تھا نور ان میں آپکا اے بادشاہ بحر و بر

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

تم پر بھی ختم ہے اے نائب خیر البشرؐ آیا جو چوری کے لئے اسکو کیا قطب دہر
تو باج پارس سے نکا در ہوگیا یارب د نظر اے بادشاہ دوسرے للہ بحالم کن نظر

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

ہے یہ خبر مشکواۃ میں چالیس ہیں ابدال شام بارش زراعت اور مدد ہے انکی برکت سے تمام
ہے تکملے میں یہ لکھا ہو آپ ان سبکے امام منہ کر طرف بغداد کی ہے وردِ میرا صبح و شام

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

غمخوار ہو غمگین کے اے مونس افتادگاں دلدار ہو بیدل کے تم۔ اے مشفق دلدادگاں
فریاد اس مظلوم کے باری دہ آوارگاں مرہم نہ دلریش ہو اے چارۂ بیچارگاں

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

تم بہترین خلق ہو دانندۂ علم الیقین اور برترین خلق ہو بینندۂ عین الیقین
تم پیشوائے خلق ہو اور کامل حق الیقین ہے عرض میری آپسے اے رہنمائے ضالین

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

اندھیر ہے اس دور میں ہیں سرکشی میں ظالمین ہو کر عزوم قاتل آئے ہیں پئے اعداے دین
جلدی کرو اسلام میں کیونکہ ہو تم [illegible] الدین کرنی ترحم کی نظر ایسی کہ ہووے فتح دین

Marfat.com

پہنچو میری امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

(یہ مدح حضرت مولوی فتح محمدؒ صاحب بنڈی شریف والوں کی تصنیف ہے۔ اور حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ بہت پسند فرماتے تھے)

قصیدہ

در شانِ پاک حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

مئے وحدت پلا مینوں علی پور دالیا شاہا — خدا سے جا ملا مینوں علی پور دالیا شاہا
تیرے دار الشفا تے میں کھڑا بیمار روحانی — عنایت کرو دوا مینوں علی پور دالیا شاہا
نکالا ڈاکٹر روحانیاں نے ہسپتالاں تھیں — سمجھ کے لا دوا مینوں
مسیحائی تیری دا ہے جہاں میں گھر بگھر شہرہ — نہ ہو کیونکر شفا مینوں
خدا کے واسطے حضرت مجدد پیر کا صدقہ — دلادے مدعا مینوں
ہزاروں مردہ دل تیری نگاہ سے ہوگئے زندہ — ہووے بہر عطا مینوں
جو چوڑے پاک تھیں نعمت نساں گھر نوں لیاندی اے — ادسے تھیں خیر پا مینوں
کرادے کار بد میں تھیں سدا یہ نفس امّارہ — اہدے ہتھوں چھڑا مینوں
خدا دے نام جو کیمیا اندر تیرے سینے — میں عاجز ہاں سکھا مینوں
کوئی ایسا نہیں ملدا گوادے روگ جو دلدا — بنا دیوے سفا مینوں
خزانے فیض دے تیرے کھلے ہیں جا بجا سارے — غنی دلدا بنا مینوں
میں ہاں ناچیز کیمڑی تو سلیمان زمانہ ہے — سر عزت پہنچا مینوں
جیوں اک نائی رنگیاں سی خواجہ باقی نے — توں ہی رنگ جا مینوں

Marfat.com

توقع میں ترے دربار تھیں امید کامل ہے ملے گا مدعا مینوں علی پور والیا شاہا

کرے سو شاں تیرے دربار پر محمد غوث ہو مضطر

نہیں مردہ ہوں جو امینوں علی پور والیا شاہا

(از نتیجہ فکر مولانا مولوی محمد غوث صاحب سکھو چک ضلع گورداسپور)

۲

قبلۂ عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی
ہر گلی کوچے میں دیکھی ہے دہائی آپ کی

غیر سے کیا کام مجھ کو ہوں تیرے در کا گدا
تخت اسکندر سے بہتر ہے گدائی آپ کی

رات دن آنکھیں ترستی ہیں زیارت کے لئے
ہو کہیں مولا مرے جلوہ نمائی آپ کی

ظلمت عصیاں نے مرے دلکو کر رکھا سیاہ
دور ہوتی ہے۔ اگر ہووے رسائی آپ کی

عفو عصیاں کر کے اسکو خلد میں بھیجے کریم
جسکے دلمیں اے شہا الفت سمائی آپ کی

بن کرے تیری زیارت آگ دوزخ ہو حرام
عجب مولا نے ہے یہ صورت بنائی

تم ہو حل المشکلات اور دافع رنج و بلا
ہے دو عالم میں شہا عقدہ کشائی

آیۂ تطہیر ہے قرآن میں نازل ہوئی
مشتہر عالم میں ہے کیا دلربائی

یا جماعت شاہ علی خدمت میں تو للہ بلا
سخت مشکل ہے مرے حق میں جدائی

اس لطیف پُر خطا کو مدح کی طاقت کہاں
شیفتہ سو جان سے ہے ساری خدائی آپ کی

شجرہ شریف

(مرتبہ سید نذیر علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی پانی پتی
وکیل چیف کورٹ بیکانیر راجپوتانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اس خالق ارض و سما کیواسطے — ہیں سبھی رطب اللسان اُسکی ثنا کیواسطے
تیری قدرت کے لئے اور تجھ خدا کیواسطے — سب مناسب ہے تیری شان علا کیواسطے
کبر زیبا ہے جناب کبریا کیواسطے

جلد تر لیجو خبر اب مصطفےٰ کیواسطے — میرے مالک شافع روز جزا کیواسطے
عترتِ احمد اسیران بلا کیواسطے — ملتجی ہوں روز و شب عفو خطا کیواسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کیواسطے

لختِ جگر مصطفےٰ وہ سیدہ بنت رسول — جنکو ادب و پیار سے جبریل کہتے تھے بتول
واسطے سے جنکے آدم کی ہوئی توبہ قبول — جنکی عصمت آیۂ تطہیر کا شان نزول
یعنی حضرت فاطمہ خیر النسار کیواسطے

جنکو فرمایا امیر المومنین تو نے خطاب — پیار سے اکثر کہا کرتے تھے احمد بوتراب
اور اسد کہتی تھی جنکو مادرِ عصمت مآب — اور جنکی شان ہر مومن کے مولا لاجواب
حیدر و صفدر علی المرتضیٰ کیواسطے

قاسم و عباس کے زخمی بدن کا واسطہ — اور لاشہ اصغر تشنہ دہن کا واسطہ
قبۂ صد پارۂ حضرت حسن کا واسطہ — زخم حلقوم حسین بے کفن کا واسطہ

Marfat.com

سید الشہدا شہید کربلا کیواسطے

واسطہ اکبر کے خون آلود سر کا اے کریم
واسطہ سبطِ نبی کی چشم تر کا اے کریم

واسطہ پیاسی سکینہ بے پدر کا اے کریم
ہو معالج تو میرے دردِ جگر کا اے کریم

سید السادات آں زین العبا کیواسطے

کعبہ و مکہ میں جن کا نام ہے عبدالولد
جنکو پہلے آسمان پر کہتے ہیں عبدالاحد

دوسرے گردوں پہ جو مشہور ہیں عبدالصمد
اُن کے صدقے سے غمِ ہجراں میں کر میری مدد

حضرتِ باقر عزیز الاتقیا کیواسطے

بخش دے میرے گناہ ای مالکِ دنیا و دین
عفو کر عصیاں میرے اے مالک عرش بریں

اے میرے داور ہے مجھکو ذات سے تیری یقین
ہو عطا باغ صداقت سے مجھے بوئے یقین

جعفرِ صادق امام الاصفیا کیواسطے

بہر ابراہیم و اسمٰعیل و عیسیٰ اے خدا
بہر شیث و آدم و ادریس و موسیٰ ای خدا

بہرِ یعقوب و شعیب نوح و یحییٰ اے خدا
کر میری حاجت روا تو بہرِ آقا اے خدا

بایزید خواجہ صاحب رضا کیواسطے

یا الٰہی بے بضاعت ہوں دل افگار ہوں
مضطر و غمگین ہوں ناشاد ہوں بے یار ہوں

چارہ سازِ دردمنداں تو ہے میں لاچار ہوں
دے شفا بیماریِ ہجراں سے میں بیمار ہوں

بوالحسن شیخ زمن پیرِ ہدا کیواسطے

یا الٰہی نام اقدس ہے تیرا آمرز گار
تو ہے ستار معائب اور میں تقصیر وار

بخش دے اپنے کرم سے میرے جرم بیشمار
نزع میں ایذا نہ ہو زنہار اے پروردگار

بوعلی کامل ولیِ حق نما کیواسطے

بختِ برگشتہ کا میرے رنگ گردش دیکھکر
چرخ سنو کھاتا ہے چرخِ چنبری شام و سحر

زورِ دوراں سے مجھے ہے عارضِ دوران سر
جلد تر پہنچا مجھے تو منزلِ مقصود پر

Marfat.com

یوسفِ صادق خلیل بانسا کیوا سطے

حضرت آدم ہوئے جب کھا کے گندم شرمسار — تو نے بالکل بخش دی انکی خطا انجام کار
میں ہوں تو وہی گنہگار اور تو آمرزگار — کر نہ تو میرے گناہوں پر نظر اے کردگار

عبدِ خالق عارف رہنما کیوا سطے

ہوں رضا کا تیری طالب اور میں امیدوار — کر بھل میری خطا کو میں تو ہوں تقصیروار
حشر کے دن مجھ پہ ہو رحمت تیری اے کردگار — کر میری مشکل کو تو آسان اے پروردگار

عارف راہِ حقیقت راہنما کیوا سطے

یہ نہیں کہتا مجھے دارا کی دارای ملے — یہ نہیں کہتا شکوہ شان کسریٰ سے ملے
یہ نہیں کہتا متاع حاتم طائی ملے — چاہتا ہوں طاقتِ تاب و توانائی ملے

خواجہ محمود صاحب باصفا کیوا سطے

یہ نہیں کہتا حیاتِ جاوداں تو بخشدے — یہ نہیں کہتا کہ ملک مالکان تو بخشدے
یہ نہیں کہتا کہ سب نال جہاں تو بخشدے — بخشدے میرے گناہ بیکران تو بخشدے

آن عزیزاں علی مشکل کشا کیوا سطے

یہ نہیں کہتا جہاں کی حکمرانی دے مجھے — یہ نہیں کہتا سریر خسروانی دے مجھے
یہ نہیں کہتا کہ تو چتر کیانی دے مجھے — ہاں در خیر البشر کی پاسبانی دے مجھے

حضرت بابا سماسی پارسا کیوا سطے

یہ نہیں کہتا نشست مسندِ ضحاک دے — یہ نہیں کہتا سیاوش کی مجھے پوشاک دے
یہ نہیں کہتا کمالِ رفعت افلاک دے — مجھ کو خاکِ آستانِ صاحب لولاک دے

سید میر کلالِ بادشاہ کیوا سطے

یہ نہیں کہتا مجھے اقلیم و بخت و تاج دے — یہ نہیں کہتا سکندر کی طرح سے راج دے
میں بہت محتاج ہوں تو رزق بامحتاج دے — اے میرے مولا جو کچھ دینا ہے مجھکو آج دے

شاہ بہاؤ الدین امیر خواجہا کیوا سطے

یہ نہیں کہتا علوِّ بادشاہی دے مجھے — یہ نہیں کہتا کہ تو عالم پناہی دے مجھے
یہ نہیں کہتا کہ شانِ کجکلاہی دے مجھے — قبر کی جا تو نجف میں یا الٰہی دے مجھے

Marfat.com

حضرتِ عطار علاؤ الدین ہما کیوا سطے

باغِ ہستی میں نہ سیر و جستجو مطلوب ہے ۔۔۔ بزم عیش افزا نہ صہبا و سبو مطلوب ہے
شیشۂ میگون نہ جام مشکبو مطلوب ہے ۔۔۔ پر مجھے دنیا و دیں میں آبرو مطلوب ہے

حضرتِ یعقوب چرخی بے ریا کیوا سطے

نرگسِ شہلا نہ نسرین و سمن درکار ہے ۔۔۔ عنبر سارا نہ اب مشک ختن درکار ہے
گوہر یکتا نہ یاقوت یمن درکار ہے ۔۔۔ صحتِ کلی سدا اے ذوالمنن درکار ہے

حضرت خواجہ عبید اللہ ہما کیوا سطے

امتی ہوں میں لحاظِ صاحبِ معراج کر ۔۔۔ کشورِ دل سے غنیم رنج کو اخراج کر
ہے مجھے پیدا کیا پیدا کیئے کی لاج رکھ ۔۔۔ اپنے اور بیگانے کا مجھکو نہ تو محتاج کر

حضرت زاہد محمد پارسا کیوا سطے

یا الٰہی میں گنہگار اور تو آمرزگار ۔۔۔ تو ہے ستار اور غفار اور میں تقصیروار
بخشدے اپنے کرم سے میرے عصیان بیشمار ۔۔۔ کیا عجب ہے مجھ پہ ہو رحمت تیری اے کردگار

خواجہ درویشِ حق مردِ خدا کیوا سطے

حشر میں مجھ پر کرم ہوئے میرے رب کریم ۔۔۔ رہبرِ کامل ہے تو اور مظہر فیض عمیم
ہو نہ مشکل مجھکو چلنا جادۂ اندوہ و بیم ۔۔۔ ہر قدم پر کیجو آسان صراطِ مستقیم

خواجہ امکنگی محمد مقتدا کیوا سطے

آشنا بحر تردد میں رہا میں اس قدر ۔۔۔ لختِ دل سے پائے یاقوت اشک سے پائے گہر
مثل ماہی ہوں تپاں میں جان بلب جاؤں کدھر ۔۔۔ تو غنی ہے دولتِ عقبیٰ عنایت مجھ کو کر

باقی باللہ خواجۂ پیر ہدا کیوا سطے

یہ نہیں خواہش کہ مثلِ کامراں ہوں کامراں ۔۔۔ بے محل مانگوں ہوس میں نوشیروانی کب مکاں
تیری درگاہِ معلیٰ چھوڑ کر جاؤں کہاں ۔۔۔ ہو رضامندی تو بخششوں میں رکھ با عزو شاں

حضرت مجدد الف ثانی بادشاہ کیوا سطے۔

بدرے خوانی میں تو مجھ کو نغمۂ بلبل کر عطا   بادۂ رنگین نہ دورِ جامِ قلقل کر عطا
تختۂ سوسن نہ مجھکو تختۂ گل کر عطا   ہاں ولائے احمدی کی تو مجھے مُل کر عطا

خواجۂ معصومؒ تارکِ ما سوا کیوا سطے

جان آسانی سے نکلے میری وقتِ آخری   سورۂ یٰسین زباں پہ لب پہ ہو نامِ نبی
رکھیو تو ایماں تمام صدقۂ آلِ نبی   جملہ دشواری و خواری حشر کی کھو دے میری

حجتہ اللہ بادشاہ باوفا کیوا سطے

قبرِ تیرہ میں جو کچھ خوف آئے اس رنجور کو   تو دکھا دینا محمدؐ کے رخِ پر نور کو
اور روشن کیجیو میری شبِ دیجور کو   تاکہ مدفن پہ ہو میرے رشکِ کوہِ طور کو

حضرتِ خواجہ زبیرِ اولیا کیوا سطے

عازمِ ملکِ بقا ہو جب یہ روحِ پُر الم   راہنمائی کے لئے درکار ہے تیرا کرم
راہ رسمِ دینِ احمدؐ پر ثابت قدم   دستگیری میری کرنا اے خدائے محترم

خواجہ قطب الدین حیدر مقتدا کیوا سطے

بخششِ روزِ قیامت کی بشارت دے مجھے   دولتِ دین از رہِ لطف و عنایت دے مجھے
فکرِ مکروہاتِ دنیا سے فراغت دے مجھے   طاقتِ صوم و صلوٰۃ و زہد و طاعت دے مجھے

شاہ جمال اللہ آں صاحب رضا کیوا سطے

جب فشارِ قبر کا ہو ڈر کنارِ قبر میں   مجھ پہ الطافِ پیمبرؐ ہو کنارِ قبر میں
میرے آقا میرے سر پہ ہوں کنارِ قبر میں   پائے مولا ہو میرا سر ہو کنارِ قبر میں

سید عیسیٰ چو عیسیٰ فی السما کیوا سطے

اے میرے مولا تو میری مشکلیں آساں کر   اے میرے داور توکل پورے میرے ارمان کر
در پہ تیرے آ پڑا ہوں دشت و صحرا چھان کر   تو ہی معالج ہے میرا اس درد کا درمان کر

فیض اللہ فیض دہ شاہ و گدا کیوا سطے

Marfat.com

اب تو دل میں ہے کہ درد دل کہوں حسنین سے — وہ کریں عرض اپنے نانا سید الثقلین سے
میرے حامی ہوں نبی تجھ مالک کونین سے — تو بچوں میں رنج و عسرت اور عذاب دین سے

خواجہ نور محمد پارسا کیواسطے

نوع بنوع چرخ کہن دکھلا رہا ہے پائمال — پنجۂ جور و ستم سے اسکے بچنا ہے محال
ہے دل سی پارہ قرآن کی قسم مخزون کمال — جلد تر فرما میرے زخم جگر کا اندمال

خواجہ نقی محمدی عزّ و علا کیواسطے

آتشِ دوزخ جو ہووے مشتعل روز جزا — پنجتن کے سائے میں وہاں جی ہو جاؤں کھڑا
اور پڑھوں لی خمسةٌ اطفی بہا حر الوبا — جب کہوں الفاطمہ تو فاطمہ خود لیں بچا

شاہ جماعت علی شاہ اُس راہنما کیواسطے

جنکو فرمایا امیر المومنین تو نے خطاب — پیار سے جنکو کہا کرتے تھے احمد بوتراب
اور اسد کہتی تھی جنکو مادرِ عصمت مآب — اُن کے صدقہ سے تو اس ناکام کو کر کامیاب

بحرمت حضرات شجرہ خواجہا کیواسطے

Marfat.com

خاتمۃ الکتاب

الحمدللہ علیٰ احسانہ کہ کتاب "انوار لاثانی" حسب دلخواہ انجام پذیر ہوئی۔ اگرچہ ایک عرصہ سے ہماری خواہش تھی کہ یہ کتاب جلدی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندان با اخلاص کے ہاتھوں میں پہنچ جائے تاکہ وہ حضور پُرنور کے دریائے فیض سے پورے طور پر سیراب ہو سکیں اور اپنی روحانی تشنگی کو دور کر سکیں مگر بمصداق کلُّ اَمرٍ مَرھُونٌ باوقاتِھا۔ یہ کام چند در چند موانع اور عوائق کے باعث اس سے پہلے تکمیل کی صورت نہ دیکھ سکا۔ اس وقت بھی اگرچہ بہت سی رکاوٹیں ہمارے راستے میں حائل تھیں۔ کہیں کاغذ کا حصول مشکل تھا تو کہیں لکھائی چھپائی اور دیگر ضروری اشیا کی گرانی ڈرا رہی تھی۔ لیکن خداوند پاک کے فضل اور حضور پُرنور کے روحانی تصرف سے یہ مشکلات کسی نہ کسی طرح دور ہوگئیں اور ہم اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے قابل ہو گئے۔ اب یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ مطالعہ فرمائیے۔ اور حضور پُرنور سے اپنی نسبت اور تعلق کو اور استوار کیجئے۔ خدا تعالیٰ کا انتہائی فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے ہمیں ایسے اہم کام کے انجام دینے کی توفیق بخشی۔ اگر یہ کتاب ہر ایک مرید با اخلاص کے ہاتھ میں پہنچ جائے اور وہ اس سے استفادہ کرتا نظر آئے تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت ٹھکانے لگ گئی۔ اور ہماری ناچیز خدمات بار آور ہوگئیں۔

حاصل عمر نثار غم یارے کردم
شادم از زندگیِ خویش کہ کارے کردم

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

تمت بالخیر

ناشر

حضرت سید علی حسین شاہ صاحب مد ظلہ العالی

سجادہ نشین دربار عالیہ شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

محلہ مغربی۔ علی پور شریف سیداں (سیالکوٹ)

مؤلف

اقل الخلیفہ بل لاشئی فی الحقیقہ محمد رفیق۔ ابن

محمد اسماعیل صاحب (کھوکھر) کوٹلی لوہاراں مشرقی (ضلع سیالکوٹ)

Marfat.com

تقریظ گرامی عارف باللہ الغواص فی بحار اسرار اللہ واقف حقائقِ شریعت عارف دقائق حقیقت عالیجناب حضرت سیّد مقبول احمد شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ○

میں نے کتاب " انوارِ لاثانی " کا جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ یہ کتاب صوفی محمد رفیق صاحب کی تین چار سال کی جانفشانی اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ سیّد علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی مسند آرائے دربار علی پور کی توجّہ اور نظرِ ثانی نے اس کتاب کی صحت اور برجستگی کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ کتاب غوث زماں قطب دوراں آفتاب ولایت شہسوار مضمار طریقت۔ شہبازِ اوجِ حقیقت حضرت قبلہ سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح حیات اور ملفوظاتِ طیّبات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آٹھ باب ہیں۔ باب اوّل ابتدائی حالات۔ باب دوم عادات و ملفوظات۔ باب سوم معمولات۔ باب چہارم کشف و کرامات۔ باب پنجم وصال شریف۔ باب ششم اولادِ نرینہ۔ باب ہفتم خلفاء اور باب ہشتم مختلف مسائل تصوف ہر ایک باب کو نہایت مناسب تمہید سے شروع کیا گیا ہے اور اس میں جو باتیں درج کی گئی ہیں اُن کی صحت اور درستی کے لئے انتہائی کوشش اور کاوش سے کام لیا گیا ہے۔ کتاب کا سرورق دیدہ زیب اور حضورؐ کے روضہ کی تصویر اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔

Marfat.com

اس قحط الرجال کے زمانے میں حضور ممدوح جیسی ہستیاں عنقا ہیں۔ اب جبکہ حضور اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرما گئے ہیں۔ آنجناب کے حالات و ملفوظات بھی مسترشدین کی رہنمائی کے لئے خصوصاً اور عامۃ المسلمین کے افادہ کے لئے عموماً از بس غنیمت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب جس محبت اور خلوص سے لکھی گئی ہے اس کا اثر مطالعہ کرنے والوں کے دلوں پر بھی اسی حیثیت سے ہوگا اور اس کتاب کی ایک ایک تحریر دلوں کو جلا بخشنے اور نفس کے تزکیہ کے لئے بے نظیر کام کرے گی۔ اور جیسا اس کتاب کا نام "انوار لاثانی" ہے۔ اس کے اثرات بھی اپنی مثال آپ ہوں گے۔ میرے خیال میں اس لامذہبی کے دور میں ایسی کتابوں کا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ تاکہ انسان مادہ پرستی سے بچ سکے اور روحانیت اور عرفان کی طرف توجہ رہے۔

آخر میں میں صوفی محمد رفیق صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کو اپنی کوشش میں کامیاب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور یہ معلوم کر کے مجھے از حد اطمینان ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو نہایت احسن طریقہ سے انجام دے رہے ہیں۔ خداوند پاک ان کا سایۂ ہما پایہ مدت تک عقیدتمندان اخلاص شعار کے سروں پر قائم رکھے۔ اور ان کے مدارج میں ترقی بخشے آمین۔

خلیفہ سید مقبول احمد سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجددیہ
سرہند شریف ریاست پٹیالہ

Marfat.com

تقریظ شریف۔ عالم جلیل و فاضل نبیل نجم سماء طریقت چراغ بزم شریعت مجمع فضائل منبع فواضل عارف دقائق حقیقت عالی جناب حضرت محمد معصوم بادشاہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار پر انوار چورہ شریف ضلع کیمل پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ حضرت صاحب قبلہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے اقوال و حالات زندگی بشکل کتاب شائع ہو رہے ہیں۔ جب کہ ایسے باخدا اور درویش مردوں کا زمانہ حاضرہ میں سخت قحط ہے۔ حضرت موصوف ان جملہ خوبیوں کے حامل تھے۔ جو کہ ایک مرد کامل میں ہونی چاہیئے تھیں تین چیزیں آپ میں جو نمایاں تھیں اور جو میری محبت کے اضافے کا باعث ہوئیں یہ ہیں۔

(۱) آپ حد درجہ کے مستغنی تھے۔ (۲) آپ سچ کہہ دینے میں کبھی باک نہ رکھتے تھے (۳) آپ ایک زبردست وفاشعار انسان تھے۔ جس کا ثبوت آپ نے عملاً دربار چورہ شریف کی آخری حاضری میں پیش کیا۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ آپ نے اپنی جان و مال و اولاد سے اپنے پیر کی اور دربار کی محبت کو مقدم رکھا۔ لہذا ایسے بے نظیر تحفہ کا ہر مسلمان کے پاس ہونا بالعموم اور یاران طریقت کے پاس بالخصوص لازمی ہے جس کے پڑھنے سے اپنے مقصد حیات کو سمجھ کر اپنے آپ کی اصلاح کر سکیں۔ اور اپنے محبوب پیشوا کے سوانح حیات سے واقف ہو سکیں۔ حق تعالیٰ کرے کہ اس دور ظلمت میں (جبکہ کفر و الحاد کی گھٹائیں ہر طرف سے چھا رہی ہیں) یہ کتاب مشعل راہ ثابت ہو۔ اور حضرت صاحب موصوف کے صحیح جانشین سید علی حسین

Marfat.com

زادہ صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ جنھوں نے زمانۂ جنگ میں جب کہ کاغذ صرف گراں ہی نہیں بلکہ نایاب ہو چکا ہے۔ سعیٔ بلیغ فرما کر اور اس کتاب کی طباعت و اشاعت کو انجام دے کر یارانِ طریقت پر زبردست احسان کیا۔ اور گذارش کے عنوان سے اس کتاب کی صحت و درستی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ سچ تو یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف بھی اپنے زمانہ کے ثانیٔ اثانی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو عمر خضر۔ بخت سکندر۔ رتبۂ بایزید عطا فرماوے۔ آمین۔ اور اس کارِ خیر کے بدلے جزائے خیر عطا فرماوے۔

جملہ معاون حضرات وخصوصاً صوفی محمد رفیق صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے بڑی کاوش و محنت اور تگ و دو کے بعد کتاب ہٰذا کے لئے واقعات و شواہد فراہم کئے اور اپنے فرائض منصبی کو پورا کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاءؕ

الداعی الی الخیر

محمد معصوم شاہ عفا اللہ عنہٗ۔ سجادہ نشین چورہ شریف۔

Marfat.com

تقریظ شریف۔ عمدۃ السالکین و زبدۃ العارفین ہادیٔ مراحل شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت۔ غواص بحر معانی عاشق محبوب یزدانی اعلیحضرت مولانا مولوی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی مسند آرائے دربار عالیہ چورہ شریف ضلع کیمبل پور

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علیٰ محمد سید الاولین والآخرین وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ اجمعین ۔

کتاب انوار لاثانی کو بغور دیکھا۔ کوئی شک نہیں۔ فخر طریقت قطب وقت کے حالات جو درج صوفی صاحب نے اپنی کوشش اور محترم صاحبزادہ علی حسین صاحب سجادہ نشین کے فرمان سے کئے ہیں نہایت عمدہ اور صحیح ہیں۔ جس نے تھوڑا وقت بھی شیخ المشائخ سید لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی سوانحعمری کو پڑھا انشاء اللہ ضرور وہ حضرات نقشبندیہ کے فیض سے بہرہ یاب ہوگا۔

ایک عالم مرد پارسا کے تقویٰ۔ زہد۔ عبادت۔ راستی سے واقف ہے۔ اس لئے دربار میں آپ کی مزید قدر تھی۔ حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد کے ہر ڈیرہ پر جب تشریف لے جاتے صاحبزادگان تعظیم کو کھڑے ہو جاتے۔ اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک آپ کو ممکن جگہ پر نہ بٹھا لیتے۔ آپ ہر بار وہاں

Marfat.com

تشریف رکھنے سے گریز فرماتے۔ اور ارشاد فرماتے کہ دربار آکر پیر بن جاؤں۔"
... آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جس پر توجہ مرشد ہو جائے اللہ اس کو پیر بنا دیتا ہے۔ کسی بناوٹ سے نہیں۔ یہ راستہ ہے مقصد پر پہنچنے کا۔

ایک دفعہ فقیر کی موجودگی میں علی پور یا ہر ڈیرہ پر ایک شخص سکنہ سادھو کے حاضر خدمت ہوا۔ اس نے عرض کی کہ مجھے حضور نے پہچانا ہے۔ آپ نے (ثانی صاحب) فرمایا نہیں۔ اس نے کیفیت حال بیان کی کہ مجھے چارپائی پر درد سے پریشان اپاہج پیش خدمت عالی کیا گیا تھا۔ آپ نے ازراہ کرم ید بیضا مجھ پر پھیرا اور دم فرمایا۔ اس وقت اٹھ کر چلتا گھر گیا۔ شکریہ بالا احسان فرمایا گیا۔

بس یہی کرتے ہیں مردانِ باخدا۔ یہ ان کا پرانا اسوہ و رسم ہے۔ اسی مسیحائی کو دنیا میں بھیجے گئے تاکہ ظاہری و باطنی روگ ہٹا دیں جو حضرت لاثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اسے جواب فرمایا وہ خاص اہلِ طریقت اور فقیر کے تازگیٔ ایمان کا سبق تھا ارشاد ہوا "دیکھو میاں پنجاب میں بزرگ نہ رہے تھے کہ اتنی دور پٹھان کے ہاتھ جا سر بیچا۔ اس میں یہی خوبیاں تھیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر"

آپ نے پھر حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی چند کرامتیں اس انداز محبت سے فرمائیں سبحان اللہ اس فقیر کے واسطے تو اکیرا اور چند صاحب اس وقت جو تشریف رکھتے تھے اُن کے لئے تازگیٔ ایمان کا باعث ہوئیں۔

یہ صورت نظر آگئی کہ مریدی اور کچھ حاصل کرنے کا یہی ایک واحد راستہ ہے۔

ایک کرامت حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی یہ فرمائی کہ میں سفر میں ہمراہ تھا۔ جب ملانہ پہنچے تو ایک شخص مجھے حضور کا مقرب سمجھ کر حضور میں سفارش کرنے کو ہمراہ لے گیا۔ عرض کیا گیا کہ یہ شخص قبلہ کی خدمت میں عرض کو لایا ہے کہ اس کو سسرال نے کافی عرصہ گھر جوائی رکھا کہ تمہیں رشتہ دیں گے۔ مگر اب دوسری جگہ کرنا نائی کردی

Marfat.com

آپ نے سن کر ارشاد فرمایا "یہ بھی برات اُس روز لے جائے" وہ سن کر متعجب ہوا۔ کہ شاید آپ افغانستان کے قیام فرمانے والے ہیں۔ اور میری بات سمجھے نہیں۔ دوبارہ ذرا تفصیل سے عرض کیا کہ کڑمائی اور گھر جوائی ہمارے ملک میں اسے کہتے ہیں۔ حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ چپ چپ عرض کو سنتے رہے۔ دوبارہ وہی ارشاد ہوا پھر سمجھے کہ ہم ہی نہیں سمجھے تھے کہ سفارش قبول ہوگئی۔ اس سائل کو پکڑ کر باہر لے آئے۔ اور کہا کہ اب تعمیلِ فرمان ضرور کرنا۔

چنانچہ وہ بھی اسی روز برات لے گیا۔ دوسرے براتیوں اور لڑکی کے والدین میں کسی معمولی سی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ لڑکی کے والد نے کہا کہ ضرورت ہی کیا ہے بے ایمان ہونے کی۔ سنا ہے کہ دائرہ میں پہلا جوائی بھی آیا ہوا ہے۔ لہٰذا اس نے برات کے روبرو پہلے جوائی سے لڑکی کا نکاح کر دیا۔

جب کامیاب ہو کر گاؤں پہنچا۔ لوگ فرید حیران ہو گئے۔ اور دریافت کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ "سید کی سفارش پٹھان نے قبول فرما کر با مراد کر دیا ہے۔"

اولیا راہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند زراہ

اور بہت دیر مجلس ہوئی۔ یاد ہے کہ سجادہ نشین علی حسین صاحب بھی اس وقت موجود تھے۔

نقیر۔ صوفی صاحب محمد رفیق و سجادہ نشین محترم علی حسین صاحب کی اس مقبول و عالی ہمت پر مبارکباد اور دعائے خیر کرتا ہے۔

فقیر محمد شفیع نقشبندی چوراہی

Marfat.com

تقریظ بے نظیر عمدۃ الادباء قدوۂ فصحاء جادو نگار عالم علوم شرقیہ واقف غوامض فروع و اصول عارج معارج بلند خیالی عالی جناب حضرت حافظ ظہور علی شاہ صاحب صفدر مدظلہ العالی چورہ شریف ضلع کیمل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اُصلی و اُسلم علٰی رسولہ الکریم

سچ پوچھئے تو صرف ان گلیم پوش درویشوں کی زندگیاں ہی اس قابل ہوتی ہیں جنھیں ہم اپنی حیاتِ اسلامی کے لئے نمونہ بنا سکتے ہیں آن کی رفتار و کردار نشست و برخاست غرضیکہ ان کے ہر عمل سے ہم درسِ سنت نبویہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب اللہ کے مفاہیم و معانی کو اگر سمجھے ہیں تو بس یہی لوگ سمجھے ہیں۔ صرف انہی کی زندگیاں قوانین و ضوابط الہیہ کی صحیح آئینہ دار نظر آتی ہیں۔ اسلامی تاریخ سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام آج تک محض انہی سعید وجودوں کی بدولت عالمگیر ترقی حاصل کر سکا ہے۔ ان کے اقوال و اعمال میں اصلاح کے عناصر تکمیل موجود ہوتے ہیں اسلام دنیا میں تلوار اور توپ کے ذریعہ سے ترقی پذیر نہیں ہوتا بلکہ ان متبرک نفوس کی مقدس زندگی ہی جو سنتِ سنیہ کی آئینہ دار ہوتی ہے اس انقلابی ارتقاع کا سبب ہوتی ہے

Marfat.com

انہی حقائق کے پیشِ نظر مسلمانوں کو اور خصوصاً حضرت مرحوم کے ارادتمندوں کو ضرورت تھی کہ اِس ہمہ تن رضائے الہٰی مردِ مجاہد کی حیاتِ وفا شعار قوم کے سامنے لائی جا سکے۔ میں اس کارِ خیر میں صوفی محمد رفیق صاحب کی مساعی جمیلہ کی داد دیتا ہوں جنہوں نے آپ کے حالات و واقعاتِ زندگی جمع کئے خدا صوفی صاحب کو دو جہان میں خوش رکھے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ اہلِ ذوق مسلمان اس کتاب کو اپنے اہم ترین مشاغل میں جگہ دیں گے۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب مہتمم کتاب ہذا کو عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

اشاعتِ کتاب کے سلسلے میں صاحبزادہ صاحب کی سعی قابلِ صد شکریہ ہے۔

الدّاعی الی الخیر

حافظ ظہور علی شاہ صفدر عفا اللہ عنہ، چورشریف

Marfat.com

تقریظ بے نظیر و رائے دل پذیر چکیدۂ خامہ علامہ ادیب نکتہ پرور جامع علوم و فنون صدر آرائے بزمِ خوش کلامی عزت افزائے اریکۂ بلند مقامی عالم علوم شرقیہ و غربیہ مجاہد ملت والدین اعلیحضرت سید فیض الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

قانونِ قدرت یونہی رہا ہے کہ الحاد و زندقہ کی تاریکیوں کو رفع کرنے کے لئے آفتابِ نبوت کی ضیا پاشیوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ولایت کے نیر درخشاں آسمانِ ہدایت پر چمکتے رہے۔ اور کروڑوں نفوس باطل کی ظلمتوں میں پھنسے ہوئے اُن کو مرکزِ نگاہ بنا کر فائز المرام ہوتے رہے۔ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے۔

الٰہی ضیائے نبوت سے مستنیر ستاروں میں سے ایک خاص الخاص ہستی غوثِ زماں حضرت لاثانی علیہ الرحمۃ کی تھی۔ جو فضائے پنجاب پر طلوع ہوئی۔ اور لاکھوں متلاشیانِ منزلِ وحدت کو منزل شناس بنا گئی۔ نابینا بینا بنے۔ اور گم گشتگانِ منزل رہبرِ راہ کی منزل پر پہنچے۔ ظاہری آنکھوں سے روپوشی کے باوجود دیدۂ باطن آج بھی اُسی طرح اس آفتابِ ولایت کی چمک دمک دیکھ رہا ہے۔

قابلِ مبارک ہیں جناب محمد شفیق صاحب جن کی محنتِ شاقہ سے حضور لاثانی

رحمۃ اللہ علیہ کے حیات مقدسہ کے حالات مربوط اور مطبوعہ شکل میں تشنگانِ حق کی تسکین کے لئے بہم پہنچ گئے ہیں۔ طریقت کی یہ خدمت قابلِ تحسین ہے۔ اور تمام اہلِ دل حضرات کی طرف سے محترم صاحبزادہ سید علی حسین صاحب سجادہ نشین بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کے عزم وہمت سے یہ گنج گراں مایہ عرصہ شہود میں کتابی شکل میں پہنچا ہے۔ حضرت موصوف کی توجہ صحت مضامین کی بھی ضامن ہے۔ طالبانِ راہِ طریقت کو چاہیئے کہ ہاتھوں ہاتھ اس کتاب کو لیں پڑھیں اور پڑھائیں سنیں اور سنائیں۔ اور حرزِ جاں بنائیں۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

مادیت کے اس زمانہ انہی حضرات کی صحبت اور ذکر سے روح کی سلامتی سے وابستہ ہے۔

صحبتِ روشندلاں یکدم دودم | آں دو دم سرمایۂ بودہ عدم
عشق را شوریدہ تر کرد وگذشت | عقل را صاحب نظر کرد وگذشت

اور آخر میں یہ یاد رہے ؎ کہ ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے۔

فقیر فیض الحسن غفرلہٗ
آلو مہاروی

Marfat.com

تقریظ شریف۔ راٗس المفسرین والمحدثین افقہ العلماء و اعلم الفقہاء ماہر علوم عقلی و نقلی الحاج حضرت مولانا مولوی محمد شریف صاحب مدظلہ العالی کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک دیکھا۔ نہایت صحیح پایا۔ اللہ تعالیٰ جناب صوفی محمد رفیق صاحب (مؤلف) کو جزائے خیر دے کہ آپ نے نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے حضور لاثانی علیہ الرحمتہ کے حالات و کمالات کو جمع کیا۔ اور بچپن سے وصال شریف تک نہایت احسن و ترتیب سے لکھا۔ اگرچہ یہ کام نہایت مشکل تھا مگر حضور قبلہ علیہ الرحمتہ کی نظر عنایت کی برکت ہے کہ حضور کے ایک خادم کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پایا۔ جسے دیکھ کر ہر اہلِ دل کی زبان سے بے ساختہ جزاہُ اللہ عنا وعن سائر المسلمین احسن الجزاء نکل رہا ہے۔

میں کیا عرض کروں قبلہ لاثانی علیہ الرحمتہ کے ساتھ فقیر کو پرانی عقیدت ہے جناب باواجی صاحب علیہ الرحمتہ چورا ہی جب کوٹلی لوہاراں میں تشریف لایا کرتے تھے تو حضور لاثانی علیہ الرحمتہ اُن کے ہمراہ ہوا کرتے تھے۔ یہ عاجز طفولیت کے زمانہ میں جب کہ مجھے کوئی خبر نہ تھی اپنے اخی المکرم حضرت مولانا محمد عبد اللہ مرحوم کے ایماء کے مطابق قبلہ باواجی علیہ الرحمتہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو کر مشرف بہ بیعت ہوا تو حضور عالی نے داخل سلسلہ فرما کر حضرت لاثانی علیہ الرحمتہ کی سپرد کیا کہ انھیں ذکر و مراقبہ کی تعلیم دیں اور توجہ باطنی سے مسرور کریں

قبلہ لاثانی علیہ الرحمتہ جو کہ ان دنوں میں ہر وقت ذکر و فکر مراقبہ میں رہتے تھے اور ریاضت نفس مجاہدہ میں ایسے مشغول تھے کہ ہم لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ خدایا یہ کیسا مقبول شخص ہے کہ کسی وقت بھی غفلت طاری نہیں ہوتی حضور لاثانی علیہ الرحمتہ نے نہایت محبت کے ساتھ فقیر کے حال پر نظرِ عنایت فرمائی اور توجہ باطنی سے ممتاز فرمایا اس کے بعد فقیر کی تربیت عالی جناب حضرت خواجہ عبدالکریم علیہ الرحمتہ راولپنڈی کی سپرد ہوئی ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

میں ایک دن ہمراہ جناب مولانا محمد مسعود الہڑوی رحمتہ اللہ قبلہ لاثانی کی خدمت میں علی پور شریف حاضر ہوا اور واقعہ بیعت یاد دلایا تو حضور عالی نے اٹھ کر گلے سے لگایا اور ذرہ بے مقدار پر نہایت شفقت فرمائی ۔ اس کے بعد ہمیشہ الطاف کریمانہ فرماتے رہے ۔ مجھے حضور عالی اور آن کے خاندان سے وہی محبت ہے جو کہ ایک غلام کو اپنے آقا سے ہونی چاہیئے ۔ دعا ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ حشر کے دن قبلہ لاثانی علیہ الرحمتہ کی معیت نصیب کرے ۔ آمین

ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہٗ

کوٹلی لوہاراں ۔ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

تقریظ دلپذیر۔ سالک مسالک طریقت زبدۃ المحققین و عمدۃ المدققین وعمدۃ المدققین واقفِ فنونِ عقلی و نقلی صدر آرائے بزم خوش کلامی عالی جناب مولانا مولوی حضرت حاجی حکیم خادم علی صاحب مدظلہ العالی کوٹلی لوہاراں مشرقی (سیالکوٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری انتہائے نگارش یہی ہے ٭ تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں۔

اسلاف کے سوانح حیات اخلاف کے لئے یقیناً خضرِ راہ کا کام دیتے ہیں خصوصاً صوفیائے عظام کی زندگی کا مطالعہ شرفِ صحبت کا مترادف ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ حضرت لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات بھی ہر لحاظ سے لاثانی ہونے ہی ضرور تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کو ایسے شخص کے سپرد کیا جو حضور اقدس ہی کے فیضِ نظر کا تربیت یافتہ ہے ؎

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی ... سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

میں مؤلف کے حالات سے اس امر کا اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ایک نیک دل اور پاکیزہ خیال حق پرست شخص کی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائیں گے۔ اس کتاب کو حصولِ فیض اور بزرگانِ دین سے سبق حاصل کرنے کے لئے پڑھنا چاہیئے۔ اس زمانہ میں جب کہ شریعت و طریقت کے ایسے جمیل مجسمے اور حقیقت

معرفت کے سچے نمونے مفقود ہو رہے ہیں۔ ان کے حالات کا مطالعہ ازبس ضروری ہے

شب کہ خورشید جہان تاب نہاں از نظر است   قطعِ ایں مرحلہ با نور ہے باید کرد

مجھے صاحب حالات کی ذات والاصفات سے نہایت مخلصانہ عقیدت تھی

اور میری خوش نصیب نگاہوں کو اس مردِ کامل کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔

الحمدللہ میں نے کتاب کو حالات کے مطابق پایا۔ اگرچہ سے

اونچے ہیں تخیل سے محبت کے مقامات   آسکتی نہیں لکھنے میں کیفیت حالات

یہ حضرت مؤلف صوفی محمد رفیق صاحب کی پیہم مشفقت اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے دور و دراز کے سفر طے کرکے نہایت تفصیلی اور معتبر چشمدید واقعات ان لوگوں سے بہم پہنچائے۔ جن کو جناب کمال انتساب سے سفر و حضر میں معیت کا موقعہ ملتا رہا۔ سلسلۂ کلام اور ربطِ باہمی نے اور مؤلف کے اخلاص عمل نے کتاب کو ایسا پرلطف بنا دیا ہے کہ ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ مولف کی اس محنت کو قبول فرمائے کہ اس نے اس کارِ خیر سے اپنے آپکو زندہ جاوید بنالیا ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(حافظ رحمۃ اللہ علیہ)

اگر میں سمجھتا کہ میں زورِ تحریر سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں تو صفحوں کے صفحے لکھتا چلا جاتا مگر

تحریر میں اسرار کی باتیں نہیں آتیں
اور قید میں احرار کی باتیں نہیں آتیں

حکیم خادم علی کوٹلی لوہاران مشرقی

Marfat.com

تقریظ بے نظیر ادیب اریب حبیب و نجیب فاضل جلیل عالم علوم شرقیہ و غربیہ حضرت سیّد محمد صدیق شاہ صاحب ایم اے بھویری ضلع گورداسپور مصحح کتاب انوار لاثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

خاکسار نے کتاب مستطاب "انوار لاثانی" کا بغرض اکتساب فیض بنظر امعان مطالعہ کیا۔ اس کتاب کے مصنف و مؤلف صوفی محمد رفیق صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میں اس کتاب کے متعلق اپنی رائے تحریر کر دوں۔ میں نے بر حیثیت اُن کی خدمت میں عرض کی کہ مجھ جیسے ذرّہ بمقدار اور ہیچ میرز کی رائے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ مجھے معذور رکھیں مگر اُن کا اصرار میرے انکار پر غالب آیا۔ اس لئے میں از راہِ امتثالِ امر چند الفاظ حیز تحریر میں لاتا ہوں۔

"انوار لاثانی" میرے آقا و مولا قبلۂ عالم حضور حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات۔ ملفوظات اور دیگر متعلقہ حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ صوفی محمد رفیق صاحب اس کے مصنف و مؤلف ہیں۔ جو اگرچہ کسی یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ نہیں۔ مگر حضور ممدوح نور اللہ مرقدہٗ کی نظر کیمیا اثر کے تربیت یافتہ ہیں۔ جس سے بڑھ کر

ہم عقیدت مندوں کے لئے کوئی سند نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ محاورہ اور روزمرہ کے اعتبار سے کوئی شخص اس کتاب کے کسی فقرے یا لفظ پر عیب چینی کی نگاہ سے دیکھنے کی صورت میں بغرض محال کہیں انگلی دھر سکے۔ مگر یہ ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے کسی واقعہ کو جھٹلا سکے۔ یا کسی بیان کی تردید کر سکے۔ اس کتاب کے حالات کی صحت اور درستی کی اس سے بڑھ کر اور کیا سند ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے شروع میں عالیجناب حضرت صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے "گذارش" کے عنوان سے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کا بڑا مقصد حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مشاغل زندگی کلماتِ طیبات اور ارشادات گرامی کا جامع صورت میں مریدان باخلاص تک پہنچانا ہے تاکہ اس کا مطالعہ اُن کو شریعت کا بیش از بیش پابند بنائے۔ اور طریقت۔ حقیقت و معرفت کی منازل کے طے کرنے میں اُن کے لئے مشعل راہ ہو۔ میں کتاب کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ صوفی صاحب موصوف اپنے اس خوش گوار فرض کی ادائیگی سے پورے طور پر عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ اور کتاب مندرجہ بالا مقصد کو بوجوہ احسن پورا کر رہی ہے۔

دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ صوفی صاحب کی مساعیٔ جمیلہ کو منظور فرماتے۔ اور اُنہیں دین و دنیا میں سربلندی و سرفرازی بخشے۔

"ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

نیاز کیش:۔ سید محمد صدیق ایم اے۔
ساکن بھوپر۔ ضلع گورداسپور

Marfat.com

منظوم تقریظ و مادہ تاریخ ریختہ خامہ مشکیں خنامہ و چکیدہ کلک جواہر سلک ادیب نکتہ ور عالم علوم شرقیہ جناب خدا بخش صاحب مضطر نظامی پسروری ضلع سیالکوٹ

ناظرین کتاب سے

مبارک ہو تجھے اے تشنۂ دیدارِ لاثانی
کہ ہے پیشِ نظر آئینۂ انوارِ لاثانیؒ

ضیاء افروزِ ایماں ہے دلیلِ راہِ عرفاں ہے
حیاتِ سادہ و پاکیزۂ سرکارِ لاثانیؒ

سماں الفقر فخری کا تری آنکھوں میں پھر جائے
نگاہِ حق نگر سے دیکھ تو دربارِ لاثانیؒ

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں[1]
مبارک صحتِ ایمان اے بیمارِ لاثانیؒ

شرابِ معرفت مطلوب ہو پینا تو بسم اللہ
کھلا ہے ہر گھڑی میخانۂ انوارِ لاثانیؒ

بذکرِ اولیاء اللہ نزولِ رحمت کا ہوتا ہے
مبارک، بندۂ حق بیں تجھے اذکارِ لاثانیؒ

خدا کا ذکر تھا لب پر نبیؐ کی یاد تھی دل میں
زہے اشغالِ لاثانیؒ زہے افکارِ لاثانیؒ

مشامِ جاں معطر ہے نسیمِ روح پرور سے
پھلا پھولا رہے یارب سدا گلزارِ لاثانیؒ

نظامی[2] ناز ہے کیا کیا مجھے حسنِ مقدر پر
کہ میں ہوں شاد کامِ چشمۂ انوارِ لاثانیؒ

[1] مصرع علامہ اقبالؒ [2] مراد عقیدت مند۔

قطعاتِ تاریخ طبع انوار الثانی

(از محبِّ باصفا محمد ظہور نظامی)

پاک نظر، پاک دل و پاکباز — صوفیِ حق دوست محمد رفیق
ناز مجھے اُن پہ ہے کیونکہ ہیں وہ — ہمدم فرزانہ و مخلص، شفیق
بندۂ مہر و وفا و نیاز — صاحبِ نگہِ رفیع و عمیق
لب کہتا ہے[١] ناظرِ انوار[٢] یوں — حسنِ نظر، ہر حرف ہے دُرِّ عقیق

سال کا جو فکر نظامی ہوا
آئی ندا یہ "وہ ہے خضرِ طریق"
١٩٤٥ء

رفیقِ حق پرست و حق نگر، حق مست کی کاوش
چراغِ خانۂ جاں ہے کتاب انوار الثانی
نظامی کو تھا فکرِ سال سو ہاتف نے فرمایا
لکھو تاریخ ہے "ایک آفتاب انوار الثانی"
١٣٦٤ھ

Marfat.com

تقریظ شریف

ناظم وناثر ماہر عمدہ اُدبائے اولی الابصار عالِم علوم فارسیہ وعربیہ حضرت مولٰنا مولوی محمد عبد الرشید صاحب محجوب الرقم علی دلی مقیم لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

الا اے طوطیٔ گویائے اسرار ؎
مبادا شکرت خالی زمنقار

کتاب **انوارِ لاثانی** کو میں نے جستہ جستہ جگہ سے پڑھا۔ نہایت برجستہ اور نورٌ علےٰ نور پایا۔ آقا و مولا قبلۂ عالم حضور پر نور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات۔ ارشادات۔ کرامات۔ عبادات۔ معمولات۔ ملفوظات وغیرہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اور اُن کی تقسیم آٹھ ابواب میں ہے۔ جس کے متعلق چشم بصیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرید کے لئے ہر دروازہ جنت ہی کا راستہ ہے ؎

ہشت ابواب کتاب ہشت ابواب بہشت
فادخلوا من ای شئت اے بہ نیکوئی سرشت

چونکہ ارادتمندوں کی کوشش تھی کہ آپ کی سوانح حیات کو جتنی اور جہاں سے بھی میسر آئے قلم بند کر لیا جائے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں اس سے سبق آموزی کرتی رہیں۔ الحمد للہ کہ یہ دیرینہ امید ایک حضور ہی کے سبق آموختہ سے سرانجام پذیر ہو کر کامل و اکمل طور پر منصۂ ظہور میں آئی

ع
للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پدید

اس خدمتِ بابرکت کو خداوندِ عالمین نے حضور پر نور نور اللہ مرقدہٗ کے ایک رفیق حضرت الطریق **صوفی محمد رفیق** خادم سے چار سالہ محنتِ شاقہ کے بعد پورا کرایا۔ اور بارشاد جناب صاحبزادہ حضرت علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی پبلک کے پیش کیا اور حسب ہدایت آنجناب سادہ پسندیٔ حضور قبلۂ عالم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کتاب کی عبارات کو بھی سادہ الفاظ میں بیان کیا۔ اور عام فہم طریق میں مطالب کو ادا کیا تاکہ ہر عام و خاص اس سے استفادہ کر سکے۔ اسی لئے کسی علامۂ دہر یا گرہ بجواب مضمون نگار ذہنی رشتی کے مؤلف یا مصنف سے مدد نہ لی گئی بلکہ ایک ہمدردی و محبتِ قلبی کے جذبہ سے یہ حکماً کام لیا گیا۔ اور اپنے مصداق انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال کے روایاتِ صحیحہ کی فراہمی میں جانثاری کی کوشش کی گئی ہے۔ تالیفی مراتب و مراسم سب آپ کی روحانی قوت و مدد سے سرانجام پذیر ہوئے کیونکہ ع

سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا

یہ اللہ والے عجیب شاہی کے مالک ہوتے ہیں ع (بزیر دلق مرصع کمندہا دارند) مشرق و مغرب شمال و جنوب کے ارادتمندوں سے وہ کام لیا جاتا ہے جس کا تعلق نہ دید سے ہے نہ شنید سے بلکہ روحانی تار برقی سے ہر قلبِ سلیم اپنے اپنے کام میں مصروف دیوانہ و مجنونانہ وار نظر آتا ہے لہذا ان اللہ والوں کی اللہ ہی جانے۔

اخیر پر حضرت صاحبزادہ عالی جاہ جناب **سیّد علی حسین شاہ** صاحب مدظلہ العالی کا نہایت شکریہ ہے کہ جن کی سعی وافرہ و خرچ کثیرہ سے تشنگانِ محبت و والہانِ مودّت کو یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ اب ہر بھائی کو توفیق عطا فرمائے کہ کتاب کے مطالعہ سے ہر وقت فیوضات و برکات حاصل کریں۔ آمین۔

ابو السعید محمد عبد الرشید حنفی نقشبندی عادلی

Marfat.com

ولہ ایضاً لتاریخ طبع الکتاب

چھپی جب یہ کتاب لاجواب از فیض رحمانی — کھلے سب خادموں کے جو لطائف ہائے روحانی
سوانح عمری عالی جناب قبلۂ عالم — پڑھو دیکھو تو ہے یہ تابع احکام قرآنی
اگر دیکھیں کہیں سے آپ ارشادات عالیہ — تو دل سے محو ہوں گے سب وسواسہائے شیطانی
نمونہ آپ کا ہر کام میں تھا اسوۂ حسنہ — کبھی لاتے نہ تھے دل میں توہمہائے نفسانی
تمام اقوال و اعمال اُن کے تھے خالصاً اللہ — مجاہد نفس کش اور پیروِ راہِ مسلمانی
سخی و متقی و زاہد و عابد ولی اللہ — نگاہ جذب القلوب باحرارتہائے ایمانی
شریعت اور طریقت اور حقیقت معرفت آگاہ — منازل سالکانہ بھی دکھا دیتے بآسانی
غرض خدام کی تھی آرزو اور خواہش قلبی — لکھے جاویں خوارق اور کرامت اُن کے شایانی
مریدوں خادموں کی اب یہ منظور ہوئی ہے — کہ نقشہ عمر بھر کا کھینچ گیا ہے خاص نورانی
وہ صاحبزادۂ عالی ہمم کے اک اشارے سے — ہے جنکا نام نامی علی حسین مرد ربانی
لکھے اور چھپ چکے پڑے جو حالات ضروری تھے — مصنف صوفی محمد رفیق ان کے ہوئے بانی
جزاک اللہ فی الدارین خیراً ہے دعا سب کی — عفاک اللہ تری تحریر کی رفتار مستانی
غرض نقشے است کز ما یاد ماند در جہاں یارب — بود بہرہ ہمہ یاراں زرحمتہائے یزدانی
طبیب خوش نصیب حسن طباعت میں ہوئے شامل — ہے فال نیک نام اُن کا خدابخش بآسانی
دعا ہے سب مریدوں کے گلے میں یہ حمائل ہو — خریدیں نقدِ دل دیکر ہے سب کچھ ہیچ اور فانی

جو تاریخ طباعت کے لیئے کی جستجو ہم نے

۱۳ ھ ۶۴

تو ہاتف نے کہا کامل کتاب از اِید لاثانی

Marfat.com

شکریہ

یوں تو اس کتاب کی تکمیل میں بہت سے یارانِ طریقت نے مدد دی ہے۔ کسی نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بہم پہنچائے ہیں تو کسی نے حضور کے ارشادات سے آگاہ کیا ہے۔ کسی نے حضور کی کرامات لکھ کر بھیجی ہیں۔ تو کسی نے حضور کے معمولات پر روشنی ڈالی ہے۔ غرضیکہ کسی نہ کسی رنگ میں ہر ایک نے ہاتھ بٹایا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ تمام حضرات شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے کتاب کے لئے ایسا ضروری مواد عطا فرمایا۔ بعض حضرات نے اپنا بلند پایہ کلام عطا فرما کر کتاب کی زینت کو دوبالا کرنے کا موقعہ دیا۔ ان کے اسماءِ گرامی ان کے کلام کے ساتھ درج ہیں۔ اور جن حضرات نے اس کتاب کو بنظرِ اصلاح دیکھا۔ اس کتاب میں جہاں ان کا ذکر ہے۔ وہاں ان کے اسمارِ گرامی کے ساتھ "مصحح کتاب انوار ثانی" لکھ دیا گیا ہے۔

وہ حضرات بھی شکریہ کے نہایت ہی مستحق ہیں۔ جنہوں نے کاغذ کی خرید اور لکھائی چھپائی کے معاملات میں مدد فرمائی۔ خداوند پاک ان کی مساعی جمیلہ کو منظور فرمائے اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی روحانی نسبت اس قدر پختہ ہو جائے۔ کہ وہ ہر لحظہ حضور ممدوح کے فیض سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

آخر میں ان حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تقاریظ ارسال فرما کر اس ناچیز کی خدمت کو سراہا اور صحیح معنوں میں حوصلہ افزائی فرمائی۔ چونکہ ان بزرگوں کے اسمارِ گرامی تقاریظ کے ساتھ ساتھ پوری تفصیل سے درج ہیں۔ اس لئے یہاں ان کا اعادہ موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ فقط

(مولف) **محمد رفیق** کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب انوار لاثانی

مضمون	صفحہ
نذر	۲
گذارش	۳
دیباچہ	۵
حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اجمالی پر نظر	۱۲
باب اوّل ابتدائی حالات شجرۂ نسب	۲۰
ولادت با سعادت	۲۳
قبلۂ عالم کا زمانۂ طفولیّت	۲۴
تحصیل علم	۲۶
حضور قبلۂ عالم کی مبارک جوانی	۲۷
نکاح مبارک	۲۹
بیعت	۲۹
عطائے خلافت	۳۲
باب دوم۔ عادات و ملفوظات حضور کی سادگی	۳۵
سیّد کا جلال اور استغنا	۴۰
حضور کی شانِ سخاوت	۴۱

مضمون	صفحہ
حب اہلبیت رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین	۴۵
نعت شریف	۵۱
مناقب	۵۵
قصیدہ	۵۷
نعت شریف	۵۸
قصیدہ درشان قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ	۵۹
سفر حج	۶۰
مذہبی تعامل	۶۲
اخلاق لاثانی	۶۳
حضور کا لقب لاثانی سے ملقب ہونا	۷۰
حضور کا سفر نامہ	۷۱
ملفوظات حضرت شاہ لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۷۴
حقہ نوشی سے نفرت	۸۱
حضور کے اقوال زرّیں	۹۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اقوال زریں	۹۹
آداب شیخ	۱۰۱
باب سوم معمولات	۱۰۵
کملی پوش سید کی رات	۱۰۶
خورشید ولایت کا دن	۱۱۱
شیوخ وسلاسل	۱۱۴
شجرہ عالیہ نقشبندیہ	۱۱۵
شجرہ عالیہ قادریہ	۱۱۶
حالات حضرت رسول اکرم نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۱۷
حالات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۲۳
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۲۳
حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضؓ	۱۲۴
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۲۴
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی " " "	۱۲۵
حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶
حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶

مضمون	صفحہ
حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ۔	۱۲۶
حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۷
حضرت خواجہ محمود انجیری فغنوی رحمۃ اللہ علیہ ۔	۱۲۷
حضرت علی رامیتنی قدس سرہٗ	۱۲۸
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ	۱۲۸
حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۹
حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیہ قدس سرہٗ	۱۲۹
حضرت خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہٗ	۱۳۰
حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۰
حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ	۱۳۱
حضرت مولانا محمد زاہد قدس سرہٗ	۱۳۱
حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہٗ	۱۳۱
حضرت امکنگی قدس سرہٗ	۱۳۲
حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب قدس سرہٗ	۱۳۲
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ	۱۳۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۴
حضرت خواجہ حجت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۴
حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۴
خواجہ محمد اشرف مدنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۵
خواجہ سید جمال اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۶
خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۶
حضرت خواجہ فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۷
حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۷
حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۸
حضرت قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۸
حضرت خواجہ سید علی حسین شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ	۱۳۹
باب چہارم	
کشف و کرامات	۱۴۰
قلیل طعام میں برکت	۱۷۰
مراتب عالیہ	۱۷۵
ارشادات گرامی	۱۷۷
باب پنجم	
وصال شریف	۱۸۱
یوم وصال شریف	۱۸۴

مضمون	صفحہ
حضور شاہ لاثانیؒ کے آخری ارشادات	۱۸۵
قطعات تاریخ و سن وصال قبلہ عالم حضرت شاہ لاثانی نور اللہ مرقدہٗ	۱۸۸
چند ابیات پنجابی	۱۹۳
وصال شریف شاہ لاثانی پر عقیدت کے پھول	۱۹۵
انسان کی پیدائش اور روح	۲۰۰
حلیہ مبارک	۲۰۳
حقیقت لطائف	۲۰۵
دربیان اخلاص	۲۱۰
اشعار	۲۱۱
قصیدہ	۲۱۲
اشعار مناجاتیہ	۲۱۲
مسدس نعتیہ	۲۱۴
باب ششم	
حضور شاہ لاثانی قدس سرہٗ کے فرزندان باکمال کے مختصر حالات	۲۱۶
حضرت قبلہ سید فدا حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور	۲۱۷
حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۱۸
حضرت علی اصغر شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۱۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت سید نثار قطب صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۱۸
حضرت قبلہ سید خادم حسین شاہ صاحب مرحوم غفور	۲۱۹
حضرت سید محمد عبداللہ شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۱۹
حضرت سید علی حسین شاہ صاحب متعنا اللہ من فیوضاتہ الی یوم المیزان	۲۲۰
حضرت سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۲۲
حضرت قبلہ سید غلام رسول شاہ صاحب مرحوم و مغفور	۲۲۳
حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب سلمہ الرحمٰن	۲۲۴
باب ہشتم	
حضور قبلہ عالم رح کے خلفائے عظام	۲۲۶
پیر محمد شفیع صاحب	۲۲۶
میاں احمد دین صاحب رح	۲۲۷
الحاج سید چراغ شاہ صاحب سلمہ	۲۲۸
حضرت سید امیر حسین شاہ صاحب جہانوی	۲۲۹

مضمون	صفحہ
سید نذر حسین شاہ صاحب	۲۳۰
حضرت مولانا عبدالغنی صاحب رح	۲۳۰
حضرت مولانا محمد مسعود صاحب رح	۲۳۱
حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب	۲۳۱
حضرت حاجی محمد غوث صاحب رح	۲۳۲
حضرت سید مظہر حسین شاہ صاحب رح	۲۳۲
حضرت مولانا نبی بخش صاحب حلوائی رح	۲۳۳
حضرت سائیں مہر شاہ صاحب رح	۲۳۴
حضرت حافظ سید فضل شاہ صاحب	۲۳۴
حضرت میاں فضل صاحب	۲۳۵
حضرت سید ہاشم علی شاہ صاحب	۲۳۵
حضرت پیر محمد شریف صاحب	۲۳۶
حضرت صوفی محمد الدین صاحب	۲۳۶
حضرت سید ماہی شاہ صاحب	۲۳۷
حضرت حافظ ظفر علی صاحب مرحوم	۲۳۷
حضرت حافظ سید غلام مصطفےٰ صاحب	۲۳۸
حضرت پیر محمد شریف صاحب	۲۳۹
حضرت میاں نظام الدین صاحب	۲۴۰
حضرت محمد اسمٰعیل شاہ صاحب	۲۴۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت قاضی سراج احمد صاحب	۲۴۰
صاحبزادہ غلام فرید صاحب	۲۴۱
سید نور اللہ شاہ صاحب	۲۴۲
اسماء گرامی خلفاء	۲۴۳
مقربین وخادمان خاص	۲۴۵
باب ہشتم	
شجرہ شریف نقشبندیہ	۲۴۹
شجرہ شریف قادریہ	۲۵۱
فقر اور زہد کے بیان میں	۲۵۳
درویشی اور فقیری کی فضیلت کا بیان	۲۵۵
درویشی اور فقیری کے آداب میں	۲۶۰
زہد کی حقیقت کا بیان	۲۶۲
زہد کی فضیلت کا بیان	۲۶۴
نیت کے بیان میں	۲۶۶
نیت کی حقیقت کا بیان	۲۶۸
نیت کے سبب بعض اعمال بدلنے میں	۲۷۱
توحید باری تعالیٰ	۲۷۳
حضرت سید علی حسین شاہ صاحب کے ملفوظات گرامی	۲۷۴
جاہ کی برائی کے بیان میں	۲۸۳
ریا کی برائی کا بیان	۲۸۶
دعائے مجرب از سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۲۸۹
تخمیس ظفر بادشاہ بر مناجات حکیم سنائی رح	۲۹۷
مدح مبارک	۲۹۹
قصیدہ	۳۰۱
شجرہ شریف مخمس	۳۰۳
خاتمۃ الکتاب	۳۰۹
تقاریظ	۳۱۱
شکریہ	۳۲۳
فہرست کتاب	۳۲۴
صحتنامہ	۳۳۹

Marfat.com

صحیحنامہ اغلاط کتاب انوار لاثانی

کتابت میں جلدی کیوجہ سے چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ناظرین براہ مہربانی پڑھنے سے پہلے درست کرلیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۷	لفظ رہ گیا ہے	ملک محمد یعقوب	۷۱	۴	اولی	اولیٰ
			صاحب (کھوکھر)	۷۲	۱۰	وہاں آپ	وہاں آپ نے
۱۵	۱۸	رہے ہیں	رہتے ہیں	۷۲	۲۰	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ علیہ
۱۶	۲	نفس کے زور الخ	یہ شعر تھا جو نثر کی طرح لکھدیا گیا ہے	۸۶	۱	خیر	خیبر
۱۷	۴	لفظ اڑ گیا ہے	کہہ دیتا ہے	۸۶	۸	نہ رجدا	دوبارہ لکھا گیا ہے
۱۷	۱۵	حسبنی	حسینی	۸۶	۱۰	پھرے	پرے
۱۸	۵	لے نیاز	بے نیاز	۸۹	۸	بھی تھی	بھی تھے
۲۲	۱۱	رہے ہیں	رہتے ہیں	۸۹	۱۱	نہ	دو دفعہ لکھا گیا
۳۹	۵	اسرار	اصرار	۸۳	۱	صاجزادہ	صاجزادہ صاحب
۵۷	۳	ہی	یہی	۴۷	۹	سپرہ چشم	شپرہ چشم
۵۸	۱	فرف	فرق	۸۹	۲	معصود	مقصود
۵۸	۱۱	ابرا	ابرار	۹۱	۱۳	گئی	کٹی
۵۸	۱۵	شک ثریا	رشک ثریا	۹۲	۳	اور	×
۶۲	۶	صلح کل	صلح کن	۹۳	۶	لفظ رہ گیا ہے	تو معرفت
۶۴	۴	لفظ اڑ گیا ہے	لٹکانے دیتے	۹۴	۱۴	حلق	خلق
۶۴	۱۶	کا	گا	۶۶	۱۵	لائے	لاتے

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٠	٤	قطب	قطب الدین
٩٥	١٩	دربان	درمان
١٠٣	١٣	جروی	جزوی
١١٣	٢٠	سیاہ	سپاہ
١١٩	٤	خاکسار	خاکساری
١٢٤	٤	جملہ رہ گیا ہے	حضرت علیؓ سے بھی استفادہ کیا
١٢٦	٢	دائمی اجل	داعئی اجل
١٢٦		خوبی	جونی
[illegible]	٩	امینن	راہبینن
١١٥	١٠	نام رہ گیا ہے	خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ
١٣٥	٢٠	ثمالی	فانی
١٤١	١١	چپے	چیلے
١٥٣	٢١	نہ	×
١٣٩	١٦	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ علیہ
١٥٣	١٨	جب	×
١٥٤	١٦	سرکت	برکت
١٥٨	٢٠	جملہ رہ گیا ہے	آپ نے اس پانی کے گلاس سے کچھ پانی پی کر
١٧٦	١٥	رواتی	روتی
١٧٦	١٧	اعتناز	اعتنا
١٩٣	٧	صدیق	صدق
٢٠٤	١٥	طازی	طاری
٢٠٩	١٠	بک نظر	یک نظر
٢١٥	٩	کہا ہے	کیا ہے
٢٥٢	١٦	لعبلی	بعملی
٢٥٥	٥	رہو	ہو
٢٧٣	٥	تاثر	تاثیر
٢٧٣	٩	نکتہای	نکتہائی
٢١٩	١٢	لفظ رہ گیا	کے
٢٢٩	١٣	صاحب	×
٢٣٠	١٢	جہانوی	جہانیاں
٢٣١	٨	نیز	اور
٢٨٥	٥	لفظ رہ گیا ہے	صالحات
٢٤٢	صفحہ	سلم	سلمہ
٣٠١	٤ تا آخر	جملے رہ گئے	علی پور والیا شاہا
٣٠٢	٥ تا آخر	" " "	آپ کی
٢٨٧	١	حبب الحزن	جب الحزن

تمّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com